دیدۂ بینائے قوم
محمد علی جناح

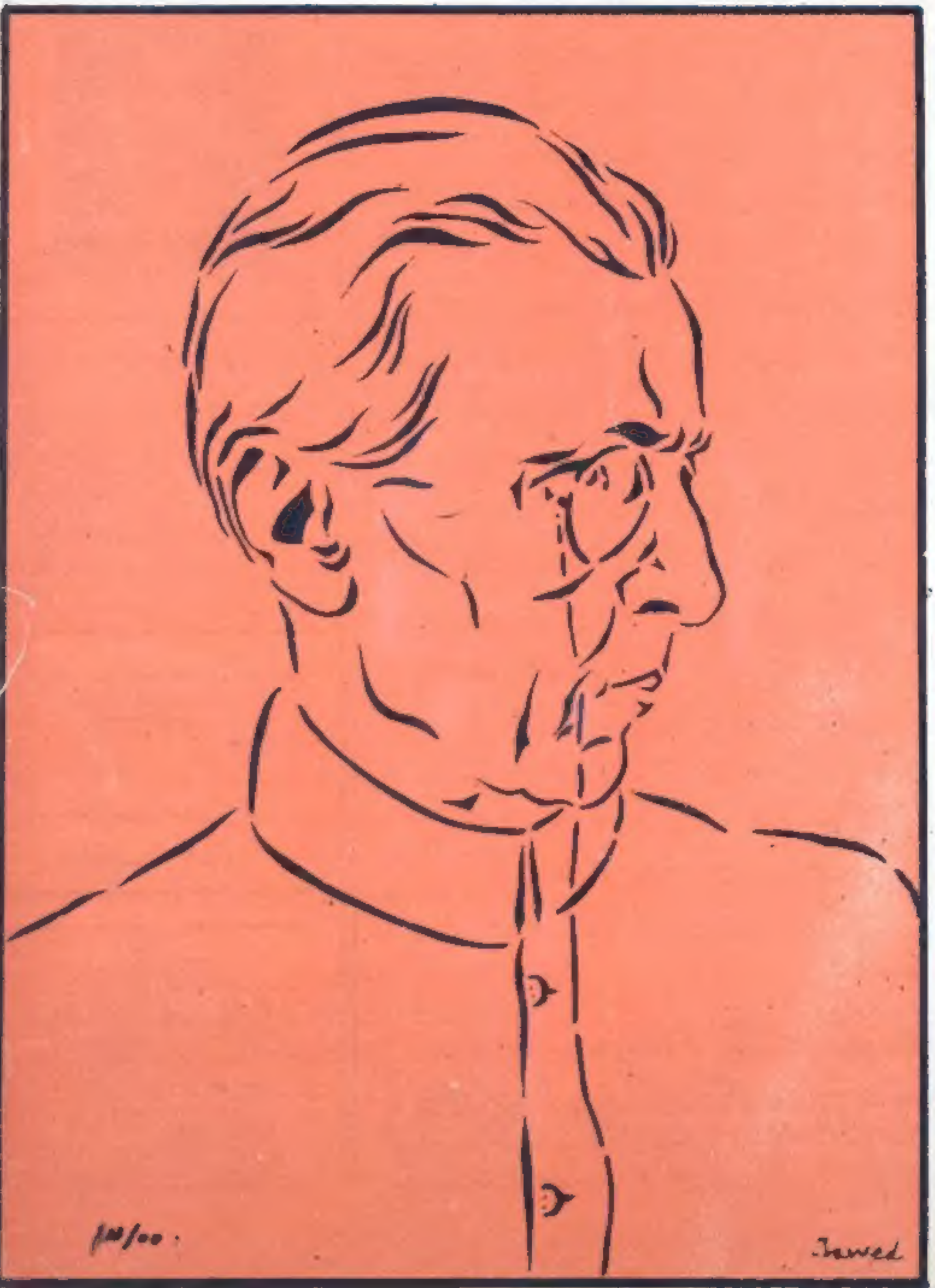

سالِ قائداعظم

محمد علی جناح
کے
موقع پر

درخشاں
جریدی کتاب
(۱۳)

یکے از مطبوعات
سلسلہ تاریخ و سوانح
(۲)

مکتبہ
میری لائبریری
لاہور

سب کچھ مہنگا ہو گیا   کتابیں سستی ہو گئیں

دیدہ بینائے قوم

محمد علی جناح

مؤلف : محمد سلیم ضیا
تہذیب و نظرثانی : زاہد حسین انجم
طابع : بشیر احمد چودھری
ناشر : آل بشیر پرنٹرز لاہور ۱۲
جدیدی صورت : سال قائد اعظم ۷۶ء

ترتیب

پہلا باب : حیات
دوسرا باب : فرمودات
تیسرا باب : خراجِ عقیدت

اگلی کتاب

معلومات کا انسائیکلوپیڈیا

روزمرہ سائنس

مرتب علی ناصر زیدی   قیمت ۳/۰۰

درخشاں جدیدی کتابوں کے سلسلہ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ہم آپ کے لئے آئے دن نئے نئے عنوانات پر کتابیں پیش کر رہے ہیں۔ درخشاں کتابوں کی پذیرائی سے یہ نتیجہ لیا جاتا ہے کہ ادارہ کا کام مستحسن نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔

سال قائد اعظم میں قائد کی سیرت پر مختصر مگر جامع کتاب پیش خدمت ہے ہم نے قائد اعظم کے سال میں ایک سے زیادہ کتابوں کی اشاعت کا انتظام کر رکھا ہے۔ قائد اعظم کے ہم نواؤں اور مخالفوں کے بارہ میں ایک کتاب "آزادی کے مجرم" کے نام سے اور "قائد اعظم کیسا پاکستان بنانا چاہتے تھے۔ ایک کتاب اس عنوان پر زیر اشاعت ہے۔

قارئین! آپ بھی ہمارے ساتھ بابائے ملت سے اس عہد میں شریک ہو جائیے

بابائے ملت

اگرچہ آپ ہمیشہ کے لئے ہم سے دور جا چکے ہیں۔ لیکن آپ کے عزم و استقلال تدبر و فراست، بے باکی اور راست گفتاری بلند کرداری، دیانتداری اور بلند حوصلگی کی درخشندہ مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ آپ کے ان زریں اصولوں کو مشعل راہ بنائیں گے اور آپ جنت کے جھروکوں سے دیکھتے رہیں۔ کہ آپ کی قوم جسے آپ آزادی کا جام پلا گئے ہیں۔ جس قوم میں آپ نے آزادی کی نئی روح پھونکی ہے، کس طرح پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بناتی ہے۔ آپ نے جو قوم کو زندہ رہنے کا راز سمجھایا ہے ملت اسلامیہ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

جب تک پاکستان زندہ ہے، آپ زندہ رہیں گے۔
قائد اعظم زندہ باد
پاکستان زندہ باد

محمد سلیم ضیا — زاہد حسین انجم — بشیر احمد چودھری

کتابیں شائع کرنا میری زندگی ہے اچھی اور ارزاں کتاب شائع کرنا میری عبادت — اب جدیدی صورت کتابوں میں سے منتخب کتابوں کو بیحد خوبصورت طریقہ پر کتابی صورت دی جا رہی ہے۔ کتب خانوں (لائبریریوں) کے لئے ان کی خریداری کا انتظام کیجئے۔

آپکا : بشیر احمد چودھری

میری لائبریری کی درخشاں جدید کتابوں کے سلسلہ میں

رہنمائے قوم

قائد اعظم محمد علی جناح

حیات — فرمودات — خراجِ عقیدت

مؤلف: محمد سلیم ضیا ✽ نظر ثانی اور تہذیب: زاہد حسین انجم

پہلا باب

حیات

قائد اعظم کی زندگی پر ایک نظر

جناح پونجا راج کوٹ کاٹھیاواڑ کے ایک معزز خوجہ خاندان کے چشم و چراغ تھے. کاروبار کی وجہ سے انہوں نے مستقل طور پر کراچی میں رہائش اختیار کر لی تھی. ان کا شمار بڑے بڑے سوداگران چرم میں ہوتا تھا. انہی کے گھر ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنی جنم بھومی کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کا دارالحکومت بنایا. آج اسی لڑکے کو ہر کوئی عزت، احترام اور خلوص و محبت کے ساتھ قائد اعظم کے نام سے یاد کرتا ہے.

ابتدائی تعلیم بمبئی کے گوکل داس تیج پرائمری سکول میں حاصل کی. کراچی واپس آنے پر سندھ مدرسہ ہائی سکول میں داخل ہوئے. اور بعد میں چرچ مشن ہائی سکول میں چلے گئے. اور یہیں سے سولہ سال کی عمر میں میٹرک کیا.

ان کے والد جناح پونجا چاہتے تھے، کہ محمد علی کو بھی کاروبار میں شریک کر لیا جائے، لیکن ان کی خداداد ذہانت دیکھ کر جناح پونجا کے ایک انگریز دوست مسٹر فریڈرک نے مشورہ دیا کہ محمد علی کو کاروبار میں شریک کرنا بہت بڑا ظلم ہوگا. انہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے ولایت بھیج دیا جائے. چنانچہ ان کے والد نے انہیں انگلستان بھیج دیا. ۱۸۹۶ء میں آپ نے اعزاز کے ساتھ بیس سال کی عمر میں بیرسٹری کا امتحان پاس کیا.

لندن کی آزاد فضا میں جہاں وہ اپنی تعلیم حاصل کرتے رہے، وہاں انہوں نے انگریز قوم کی عام عادات و اطوار، اُس کا قومی اور انفرادی کردار، اس کی خوبیوں اور کمزوریوں، اس کے طرزِ تکلم اور اندازِ فکر کا بھی گہرا مطالعہ کیا. یہاں تک کہ وہ انگریز کی رگ رگ سے واقف ہو گئے. انگریز کی سیاسی، قومی، معاشرتی، تمدنی اور سماجی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا، جو ان کی نظروں سے پوشیدہ ہو. اوائل عمر کے ان مشاہدات کا ان کے کردار کی تعمیر میں بڑا حصہ ہے.

اسی زمانے میں دادا بھائی نوروجی نے لندن میں انڈین سوسائٹی قائم کی تھی. اسی سوسائٹی کی بدولت تمام ہندوستانی طلباء جمع ہو کر سیاسیات پر تبادلۂ خیال کیا کرتے تھے. مسٹر جناح بھی اس سوسائٹی کی سرگرمیوں میں حصہ لیا کرتے، اور جب برطانوی پارلیمنٹ کے انتخاب میں دادا بھائی نوروجی بطور امیدوار کھڑے ہوئے تو مسٹر جناح کے دل میں حُبّ الوطنی کا جذبہ شدت سے اُبھرا اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ دادا بھائی کی قیادت میں عملی طور پر ملک و قوم کی بہتری کے لئے جدوجہد کریں. دادا بھائی نوروجی بھی محمد علی جناح کی قابلیت سے بے حد متاثر تھے.

وطن واپس آ کر انہوں نے کراچی میں وکالت شروع کی اور پھر اس خیال سے بمبئی چلے گئے کہ وہاں انہیں اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کا زیادہ موقع ملے گا. بمبئی کے قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل مسٹر میکفرسن نے ان کی ذات میں ایک جوہر قابل دیکھ لیا اور انہیں اپنے کتب خانہ سے استفادہ کرنے کی اجازت دے دی. اس واقعہ سے قانونی حلقوں میں ہلچل مچ گئی. تھوڑے ہی عرصہ میں صاحب کمشنر میں قائد اعظم کی مہارت اور شستہ فیصلوں سے متاثر ہو کر جوڈیشل سیکرٹری نے انہیں پندرہ سو روپے ماہوار ملازمت کی پیش کش کی،

مگر انھوں نے اس پیش کش کو قبول نہ کیا۔

محمد علی جناح نے باقاعدہ پریکٹس شروع کر دی اور اپنی انتھک محنت سے دو ڈھائی سال کے اندر ہی ایک زیرک قانون دان کی حیثیت سے نام پیدا کر لیا۔

۱۹۰۰ء میں مسٹر ہوشنگ دستور پریذیڈنسی مجسٹریٹ تین ماہ کی رخصت پر گئے تو محمد علی جناح کو ان کی جگہ مامور کر دیا گیا۔ تین ماہ بعد مسٹر ہوشنگ دستور تو واپس آ گئے لیکن ایک اور انگریز مجسٹریٹ سینڈر سیٹر چھٹی پر چلے گئے تو ان کی جگہ دستور نے لی اور درجہ سوم کے مجسٹریٹ کی اسامی پھر خالی ہو گئی۔ چنانچہ محمد علی جناح کا تقرر تین ماہ کے لئے اور بڑھ گیا۔

۱۹۰۹ء میں آپ سپریم امپیریل کونسل میں بلامقابلہ ممبر منتخب ہو گئے۔

۱۹۱۳ء میں گورنر جنرل نے خاص طور سے آپ کی رکنیت کی میعاد بڑھا دی تاکہ آپ مسلم اوقاف کے جواز کے مسودہ قانون کو ایوان میں پیش کر سکیں۔ اس وقت سے آپ برابر مرکزی اسمبلی میں بلامقابلہ ممبر منتخب ہوتے رہے۔

قائداعظم اپنی سیاسی زندگی کے آغاز میں کانگرس میں شریک رہے۔ انھوں نے اپنے والہانہ خلوص اور ذہانت کی وجہ سے کانگرس میں بڑا نام پیدا کیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے کی سرگرم مساعی کی وجہ سے ۱۹۱۶ء میں آپ ہندو مسلم اتحاد کے سفیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

اسی دوران بمبئی کے عوام نے ان کے اعزاز میں جناح ہال بھی تعمیر کیا۔ ۱۹۱۸ء میں قائداعظم پورے دس سال کے بعد کانگرس کی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر کانگرس سے مستعفی ہو گئے۔

• سائمن گو بیک کی تحریک کے بعد مارچ ۱۹۲۹ء میں قائداعظم نے اپنے مشہور چودہ نکات مرتب کئے۔ جو مسلمانوں کے کم سے کم مطالبات تھے۔ کانگرس نے انہیں منظور کر لیا لیکن پنڈت موتی لال نہرو نے انہیں تسلیم نہ کیا۔ انھوں نے جو رپورٹ مرتب کی وہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھی۔

۱۹۳۰ء سے اپریل ۱۹۳۴ تک قائداعظم نے پریوی کونسل میں وکالت کی اور دنیا کے بڑے بڑے وکلاء سے اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔

۱۹۳۵ء میں قائداعظم نے گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کے مطالبات کی وکالت کی، مگر یہ کانفرنس گاندھی جی کی مخالفت کی وجہ سے ناکام رہی۔ اسی سال اکتوبر میں آپ وطن واپس آئے تھے

۱۹۳۶ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھال لی۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک کے درمیانی عرصے میں مسلم لیگ نے بڑی ترقی کی۔ قوم متحد اور مضبوط ہو گئی۔ اس متحد قوم نے اپنی زندگی، اتحاد اور بیداری کا ثبوت پاکستان کے مطالبے کی صورت میں دیا۔ اور منٹو پارک لاہور (اقبال پارک) میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں قائداعظم نے مسلم قوم کی طرف سے ایک آزاد اور خود مختار ملک کا مطالبہ کیا۔ اس نعرے کے بعد کانگرسی رہنماؤں نے مسلم لیگ اور قائداعظم کی بڑی مخالفت کی۔ مگر قائداعظم کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔

جنوری ۱۹۴۶ء میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ہندوستانی مسلمان ہندو غلبے سے آزاد ہونے اور ایک آزاد وطن حاصل کرنے کے آرزومند ہیں۔ قائداعظم کا فیصلہ اٹل تھا۔ قوم جانتی تھی کہ پاکستان اس کے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اور آخرکار قائداعظم کی بے باک اور عظیم الشان شخصیت نے پاکستان حاصل کر لیا۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت معرض وجود میں آئی۔ اور قائداعظم پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ اور قائد ملت نوابزادہ لیاقت علی خان پہلے وزیراعظم مقرر ہوئے۔

مرکزی دستوریہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، اور ہر حصہ کو آزاد حیثیت دی گئی۔

قائداعظم نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو نئے انتخابات تک مرکزی قانون ساز اسمبلی کے فرائض بھی سونپ دیئے۔ اور قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں ملت اسلامیہ کا قافلہ تعمیر وطن میں مصروف ہو گیا۔

نوزائیدہ پاکستان کے قائد کے سامنے لاانتہا مسائل تھے، سب سے پہلا مسئلہ وسائل کی کمی تھی۔ نئی حکومت نے کراچی میں مرکزی دفاتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن انتظامی دفاتر کے لئے عمارتیں موجود نہیں تھیں، چنانچہ کافی دیر تک فوجی بارکوں اور خیموں میں ہی حکومت کے ضروری دفاتر کام کرتے رہے، یہاں تک کہ موزوں عمارتیں تعمیر کروائی گئیں۔

قائداعظم نے ایک مرکزی حکومت قائم کی۔ اور ایک مرکزی نظام بنانا پڑا۔ ملک دو حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان ان دونوں کے درمیان گیارہ سو میل کا فاصلہ تھا۔ یہ پورا فاصلہ، مخالف اجنبی علاقے پر شامل تھا۔ شروع میں انتظامیہ کی باگ ڈور ان افسروں کے حوالے تھی۔ جنہوں نے اپنے نام پاکستان کی خدمت کے لئے دیئے تھے۔ یہ لوگ تعداد میں بھی مرکزی انتظامیہ کی ضرورت کے مطابق نہ تھے۔ لیکن پہلے سال قائداعظم کی حوصلہ افزا قیادت کی برکت سے، پھر افسروں کے جوش حمیت کے باعث نئی مملکت کے تمام تقاضے مختصر سی جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ پورے کر دیئے۔

پھر آپ نے پاکستان کے لئے ایک مرکزی سول سروس منظم کی۔ بھرتی کے لئے انتظامات کئے گئے۔ تربیت کی سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔

امور خارجہ اور دولت مشترکہ کے ساتھ تعلقات کی وزارت نے نئے بین الاقوامی روابط کے مشکل میدان میں قدم رکھا۔ تو اس کے پاس کوئی تربیت یافتہ عملہ نہ تھا۔ بلکہ پرانے ریکارڈ بھی زیادہ تر بھارت ہی میں رہ گئے تھے۔ قائداعظم نے تمام ملکوں خصوصاً بھارت سے، جو ہمسایہ ملک تھا۔ دوستی کا اعلان کر دیا۔ اس کے اعلان کے مطابق مختلف ملکوں میں سفارت خانوں کا قیام شروع ہو گیا۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان انجمن اقوام متحدہ کا ممبر بن گیا۔ اور اس وقت سے جمعیت اقوام کے ساتھ امن عالم کے لئے خدمات انجام دے رہا ہے۔

قائداعظم کی سربراہی کے زمانے میں پاکستان کی پہلی کابینہ کے وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خان تھے۔ اور اس میں ملک غلام محمد (وزیر خزانہ)، سر ظفر اللہ خان (وزیر خارجہ)، خواجہ شہاب الدین (وزیر داخلہ)، چودھری نذیر احمد خان (وزیر صنعت)، جناب فضل الرحمٰن (وزیر تعلیم و تجارت)، سردار عبدالرب نشتر (وزیر مواصلات)، پیرزادہ عبدالستار (وزیر خوراک)، جوگندر ناتھ منڈل۔ ابراہیم اسماعیل چندریگر (وزیر بحالیات) اور مشتاق احمد گورمانی (وزیر امور کشمیر)

اس کابینہ کے تعاون سے قائداعظم محمد علی جناح نے مہاجرین کی عارضی آباد کاری کا فریضہ سرانجام دیا۔ ملکی نظم و نسق کو استوار کیا۔ یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو سٹیٹ بنک آف پاکستان قائم کیا، جس کے فرائض میں کرنسی نوٹ جاری کرنا، غیر ملکی زرمبادلہ پر کنٹرول اور دوسرے بنکوں کی شرح سود کو مناسب حدود کے اندر رکھنا شامل ہے۔

قائداعظم اس ریاست کی حکومت کے ہر شعبے کو اسلامی خطوط پر منظم کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اپنے قیام کے فوراً بعد ایک شعبہ اسلامی خطوط پر بنکاری کا مکمل منصوبہ وضع کرنے کے لئے قائم کیا اور ابھی ایک برس ہی گذرا تھا۔ کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کی رات مسلمانوں پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑی۔ دوسری صبح پاکستان کا ہر فرد ہمہ تن سکتے کے عالم میں تھا۔ اور کوئی بھی اس منحوس خبر پہ یقین نہیں کرتا تھا کہ قائداعظم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں۔

انھوں نے ۷۱ سال ۸ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر پائی۔ نماز جنازہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

نے پڑھائی۔ آپ کا مقبرہ کراچی میں ہے جس کا سنگ بنیاد سابق صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خاں نے ۳۱ جولائی ۱۹۶۰ء کو رکھا تھا یہ پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اس میں سب سے عجوبہ شئے چینی فانوس ہے جسے چینی مسلمانوں نے بطور تحفہ دیا ہے۔ اس کا وزن ۲۶۷۰ ٹن ہے۔

(یاد رہے کہ محمد علی جناح کو قائداعظم کا خطاب لاہور کے میاں فیروز الدین احمد نے دیا تھا جو میاں نورالدین کے بیٹے تھے)

قائداعظم کی تاریخ وفات

(سید ضیاء الحسن موسوی)

در ارض پاک قائد امت جناح بود
مقصود ملتش بقیادت جناح بود

در نور آفتاب شرافت جناح بود
خورشید ملک و بدر حکومت جناح بود

شمع خرد بائی سیاست جناح بود
گرید دلم برائے فضیلت جناح بود

دریائے علم و فضل و بصیرت جناح بود
پیدا شدہ خلاصہ حکمت جناح بود

از بہر استقامت و جرأت جناح بود
کوہ ثبات و عزم و جلالت جناح بود

شاہد حیات قوم کہ زندہ است نام آن
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام آن

قائداعظم اور اُن کا بچپن

محمد علی جناح ۸ افراد (۲ بھائی ۳ بہنوں، والد اور والدہ) پر مشتمل کنبے کے ایک فرد تھے۔ جو کراچی کی ایک معروف گلی میں واقع ۲ کمروں میں زندگی گزار رہا تھا۔ رات کو جب جناح اپنے ذہن کی پیاس بجھانے کے لئے لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوتے، اس وقت وہ اہل خانہ کی آنکھوں کو روشنی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے لیمپ پر گتہ چڑھا دیتے تھے۔

چودہ سال کی عمر میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس نے مستقبل کی زندگی کا سلسلہ رخ بدل دیا۔ انہوں نے بچوں کو گولیاں کھیلتے ہوئے دیکھا (ان میں ان کے دوست حاجی جعفر بھی تھے) "تم بھرے مٹی میں گولیاں مت کھیلو۔ اس سے تمہارا لباس اور پاؤں گندے ہو جاتے ہیں، آؤ ہم کرکٹ کھیلیں" یہ کہہ کر جناح اپنے گھر سے بلا اور وکٹیں لے آئے، اور لڑکوں کو گرد و غبار سے دور گھاس والی جگہ پر لے گئے۔ وہاں انہوں نے کرکٹ کھیلا۔

ان کی ساری زندگی کی داستان اسی بچپن کے عظیم جملے کے گرد گھومتی ہے کہ مٹی سے نکل آؤ تاکہ تمہارے کپڑے خراب نہ ہوں، ہاتھ صاف رہیں اور تم مستقبل کے لئے تیار ہو سکو۔

آپ بچپن ہی سے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل رہے تھے۔ آپ محنتی، غیرت مند اور شریف تھے۔ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتے تو اس پر قائم رہتے۔ ان کی بچپن کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں۔ جن سے ان کی خوبیوں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

ایک دفعہ آپ کی ایک رشتہ دار خاتون مہمان تھیں۔ آدھی رات کے وقت ان کی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو محمد علی کے کمرے کی بتی جل رہی تھی۔ وہ آپ کے کمرے میں آئیں اور کہا "محمد علی! تم کیا کر رہے ہو!"

"باجی! میں پڑھ رہا ہوں" قائداعظم نے فوراً جواب دیا۔ "اب سو جاؤ۔ سب لوگ گہری نیند سو رہے ہیں۔ اتنی رات گئے تک نہ پڑھا کرو، تمہاری صحت خراب ہو جائے گی" خاتون نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن باجی! اگر میں پڑھوں گا نہیں تو بڑا آدمی کیسے بنوں گا؟" قائداعظم نے جواب دیا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ ایک وقت آیا کہ قائداعظم مسلمانوں کے سب سے بڑے لیڈر بن گئے۔

قائداعظم دولہا بنے

قائداعظم سولہ برس کی عمر میں بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے لندن گئے تھے ان کی پہلی شادی ایمی بھائی سے سفر ولایت سے پہلے ہو گئی تھی۔ لیکن یہ شادی کامیاب نہ ہوئی، اس لئے کہ بچپن کی شادیاں جو صرف والدین کی مرضی اور پسند سے ہوتی ہیں۔ بالعموم کامیاب نہیں ہوتیں۔ یہی اس شادی کا حشر ہوا۔

دوسری شادی بمبئی کے مشہور سر ڈنشا پٹیٹ کی صاحبزادی مس رتی پٹیٹ سے ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء کو ہوئی۔ مس رتی نے شادی سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔

مسز جناح ۱۹۲۹ء میں بیمار پڑیں اور دنیا سے رخصت ہو گئیں اس بیوی کی اولاد سے جناح کی ایک صاحبزادی تھیں، جس کا نام دینا جناح تھا۔ پارسی خاندان میں تعلیم و تربیت ہونے سے لڑکی اسلام سے بیگانہ رہی۔ اور اس کی شادی اسی پارسی خاندان کے ایک رکن سر نیس واڈیا کے صاحبزادے سے طے پائی۔ باپ نے بہتیرا سمجھایا۔ لیکن یہ کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ قائداعظم کا حوصلہ دیکھئے کہ موصوف نے فوراً لڑکی سے قطع تعلق کر لیا۔

جناح عدالت کے آس پاس

آیئے ذرا جناح صاحب کے ساتھ عدالت کی طرف چلیں انگریز جج بیٹھا ہے۔ جناح صاحب اپنے مؤکل کی طرف سے دھیمی دھیمی آواز میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔

جج کی آواز کمرۂ عدالت میں گونجتی ہے "ذرا زور سے بولیے"

محمد علی جناح نے منہ اُوپر اٹھایا اور یہ کہہ کر پھر دھیمی دھیمی آواز میں دلائل دینے شروع کر دیئے "جناب میں بیرسٹر ہوں، ایکٹر نہیں" جج بے چارہ خاموش ہو گیا۔

اب آیئے ایک اور انگریز جج کی عدالت میں۔ یہاں جناح صاحب کے رنگ جدا ہیں۔ یوں گرج گرج کر دلائل پیش کر رہے ہیں، کہ کمرۂ عدالت گونج گونج اٹھتا ہے۔ انگریز جج کے لئے یہ بات ناقابل برداشت ہے۔ وہ چیخ کر بولا۔ مسٹر جناح! یاد رکھیے آپ کسی تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے سامنے بحث نہیں کر رہے ہیں۔ جناح صاحب کہاں چپ رہنے والے تھے۔ فوراً بولے "جناب عالی! آپ کی اجازت سے میں بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں، کہ اس وقت آپ کے سامنے کوئی تیسرے درجے کا وکیل نہیں ہے"

قائداعظم وکیل کی حیثیت سے

وکالت کے پیشے میں اعلیٰ فکر، غیر معمولی ذہانت اور حاضر دماغی کے ساتھ ساتھ قناعت، صبر، استقلال اور تحمل کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پیشے میں ابتداءً سالہا سال تک بلا معاوضہ کام کرنے کا حوصلہ کامیابی کی کلید ثابت ہوتا ہے۔ ان خوبیوں سے قائداعظم متصف تھے۔

پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی حیثیت سے ان کا تقرر عارضی تھا۔ اس منصب پر انہیں پندرہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اس مختصری مدت میں قائداعظم نے جس خوبی سے اپنی ذمہ داریاں پوری کیں، اس سے محکمۂ قانون کے حکام بے حد متاثر ہوئے۔ اس عارضی

ملازمت کی مدت ختم ہوئی تو اس نوجوان وکیل سے اصرار کیا گیا کہ وہ بدستور اس عہدے پر کام کرے۔ مگر اس نے یہ پیش کش مسترد کر دی اور کہا "جناح پندرہ سو روپیہ ماہانہ نہیں۔ یومیہ کمانا چاہتا ہے۔

پیر پگاڑو مرحوم نے اپنے ایک مقدمۂ قتل میں جس میں اسے پھانسی کی سزا ہو گئی تھی؛ اپیل کے لئے قائداعظم کو وکیل کیا، اور سات لاکھ روپیہ بطور فیس ادا کیا۔

مسٹر جناح نے معرکۃ الآرا سیاسی مقدمے بھی لڑے۔ جس میں گنگادھر تلک کا مشہور مقدمۂ بغاوت بھی شامل ہے۔

وہ چیمبر پریکٹس کے سلسلے میں عموماً گھنٹہ کے حساب سے فیس لیا کرتے تھے۔ مؤکل اندازے کے مطابق فیس ادا کرتے تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ مؤکل کا تخمینہ ان کی مصروفیت کے اصل وقت سے متجاوز ہوا۔ اور اس نے زائد رقم ادا کر دی تو قائداعظم نے زائد رقم واپس کر دی۔

ذہین اور فطین قائد

جب قائداعظم بمبئی پہنچے تو یہ ان کے لئے نیا شہر تھا۔ جہاں ان کا کوئی جاننے والا نہ تھا۔ ناتجربہ کار اور نووارد تھے۔ پریکٹس شروع کرنے کے لئے ضروری تھا، کہ ان کے پاس کسی مجسٹریٹ کا کریکٹر سرٹیفکیٹ ہوتا۔ اس کی بناء پر ہی انہیں وکالت کا اجازت نامہ مل سکتا تھا، مگر اس نئے شہر میں ان کی سفارش کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اور لوگوں کے پاس جا کر منت سماجت کرنا ان کی خودداری اور عزتِ نفس کے خلاف تھا۔ اس مرحلے پر ان کی ذہانت اور خوداعتمادی نے انہیں سہارا دیا، اور یہ مشکل بڑی عمدگی سے آسان ہو گئی۔

چنانچہ ایک روز علی الصبح وہ ایک انگریز مجسٹریٹ کی کوٹھی پر گئے، اور اپنے نام کی چٹ اندر بھیج دی۔ جس پر "ایم اے جناح بار ایٹ لاء" کے الفاظ درج تھے۔ چند منٹ کے بعد مجسٹریٹ نے انہیں اندر بلا لیا۔ قائداعظم کے پُروقار انداز، لباس کی نفاست چہرے اور آنکھوں کی ذہانت نے پہلے ہی لمحہ انگریز مجسٹریٹ کو متاثر کر لیا۔

قائداعظم محمد علی جناح نے جاتے ہی اس سے سوال کیا، کہ آپ میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں! اس نے جواب دیا، کہ آپ مجھے ایک شریف انسان معلوم ہوتے ہیں۔ یہ سُن کر قائداعظم نے ایک کاغذ اس کی طرف بڑھایا اور فرمایا کہ یہ الفاظ اس کاغذ پر لکھ دیجئے۔ مجسٹریٹ نے اس اجمال کی تفصیل معلوم کرنا چاہی، تو قائداعظم نے اُسے بتا دیا۔ کہ میں پریکٹس شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے کریکٹر سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔ میں نووارد ہوں۔ اور یہاں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ انگریز مجسٹریٹ ان کی ذہانت اور خوداعتمادی پر حیران رہ گیا۔ اور اسی وقت مجسٹریٹ نے سرٹیفکیٹ لکھ کر اُن کے حوالے کر دیا۔

سحر کار خطیب

ان کے اندازِ بیان میں بلا کا تندر، آواز میں تاثیر اور الفاظ میں جادو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہ ایسی خوبی ہے۔ جس نے انہیں زندگی کے ہر میدان میں کامرانی سے ہمکنار کیا اور تو اور ان کے سب سے بڑے حریف بھی کھل کر ان کی مخالفت نہ کر سکے!

یہ اندازِ بیان آخر وقت تک ان کے کام آیا، اور سچ پوچھیں تو قائداعظم ہی سب سے پہلے سیاسی لیڈر ہیں، جنہوں نے اپنی باتوں کو تیر و تفنگ کی جگہ استعمال کیا۔

مقرر کی حیثیت سے ان کی تین خوبیاں ایسی تھیں، جنہیں کوئی شخص نظر انداز نہ کر سکا۔ ایک تو ان کی شخصیت بڑی پُرکشش تھی، جس میں ایک خاص تمکنانہ انداز مستور تھا، پھر ان کا زورِ بیان بھی بے پناہ تھا اور آواز اگرچہ اتنی زیادہ گہری تو نہ تھی، لیکن جب اس کا جادو جاگ اٹھتا تو پھر سننے والے سر دُھننے لگ جاتے۔ آواز کا برمحل اتار چڑھاؤ اور مقصد پر خاص زور دینے کے لئے ان کی انگشتِ شہادت کا بار بار اُٹھ جانا ایسی خداداد فطری خوبیاں تھیں جن کی بناء پر وہ آل انڈیا کانگرس کے شعلہ نوا مقرر مشہور ہوئے۔

طنز گو قائد

قائداعظم نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کانگرس کے پلیٹ فارم سے کیا۔ لیکن بعد میں کانگرس سے الگ ہو گئے اور مسلم لیگ کو از سرِ نو منظم کر کے مسلمانانِ ہند کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ جب ۱۹۴۰ء میں آپ نے پاکستان کا مطالبہ کیا تو انگریز اور کانگرسی دونوں رہنما چراغ پا ہو گئے۔ اور ان کے خلاف زبردست مخالفانہ مہم شروع کر دی طرح طرح کے اعتراضات تراشے جن میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا، کہ جس جماعت کو قائداعظم آج اعتراضات کا نشانہ بنا رہے ہیں اور جس کے خلاف وہ دن رات برسرِ پیکار ہیں یہ وہی جماعت ہے جس سے وہ سالہا سال تک وابستہ رہ چکے ہیں۔ چنانچہ ایک انگریز صحافی نے ان پر طنز کرتے ہوئے پوچھا کہ مسٹر جناح! کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ آپ پہلے کانگرس میں شامل تھے؟ قائداعظم نے بڑی برجستگی سے جواب دیا کہ "ہاں! ٹھیک ہے، مگر میں پہلے پرائمری سکول میں بھی پڑھا کرتا تھا" قائداعظم کا یہ جواب سُن کر انگریز صحافی کی نیچے کی سانس نیچے اور اوپر کی سانس اوپر رہ گئی۔

کانگرسی رہنما جیل جانے اور لاٹھیاں کھانے پر نازاں تھے چونکہ قائداعظم کبھی جیل نہیں گئے تھے۔ اور نہ پولیس کی لاٹھیاں ہی کھائی تھیں، اس لئے بعض کانگرسی رہنما اعتراض کرتے اور آپ کو طنز کا نشانہ بناتے اور کہتے تھے، کہ جس شخص نے قوم کے لئے ایک دن بھی قید و بند کی صعوبتوں میں نہ گزارا ہو، اور نہ کوئی قربانی دی ہو، وہ اور تو سب کچھ کر سکتا ہے، مگر سیاستدان نہیں ہو سکتا، اور نہ اسے سیاسی معاملات میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے:

ان میں سے بعض لیڈر ایسے بھی تھے جو دوسروں کی دیکھا دیکھی اور شہرت کے شوق میں جیل تو چلے جاتے تھے، مگر چند ہی روز بعد خرابیٔ صحت کا عذر کر کے رہائی حاصل کر لیتے تھے۔

قائداعظم نے کانگرسی رہنماؤں اور کانگرسی اخبارات کے اس مضحکہ خیز اعتراض کا کوئٹہ کے ایک جلسۂ عام میں جواب دیا۔ یہ جواب طنز اور مزاح کا ایسا لطیف شاہکار تھا کہ برسوں لوگوں کی زبانوں پر رہا، اور گرمیٔ مجالس کا سامان بنا رہا۔ مرحوم نے کہا:

"مجھ پر اعتراض کیا جاتا ہے، کہ میں نے قوم کے لئے قربانی نہیں دی۔ ہاں واقعی جس قسم کی قربانی کانگرس نے دی ہے، ہم نہیں دے سکتے۔ بھیڑ بکریوں کی طرح پولیس کے آگے چلا جانا، اور لاٹھیاں کھا کر جیل میں بیٹھ جانا، اس کے بعد وزن کم ہو جانے کی شکایت کر کے جیل سے رہائی حاصل کر لینا اس قسم کی قربانی صرف ایک ہی جماعت دے سکتی ہے، اور وہ ہے ــــ کانگرس":

اس طنزِ صریح پر دیر تک قہقہے بلند ہوتے رہے۔ اور پھر اس کے بعد کسی کانگرسی نے قائداعظم پر اس قسم کا کوئی اعتراض نہ کیا۔

قائداعظم خوشامد پسند نہیں تھے

قائداعظم خوشامد کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی اس سے بچنے کی ہدایت کرتے۔ آپ کے نزدیک یہ چیز ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا سبب تھی۔ سر محمد یامین جو کہ مسلم لیگ کے سیکرٹری تھے۔ اپنے ایک مضمون "عظیم قائد" میں ایک واقعہ درج کرتے ہیں۔

"لاہور میں قرار دادِ پاکستان پر بحث ہو رہی تھی۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ایک ممبر کھڑے ہوئے، اور خوشامدانہ طریق سے کہا، کہ ہم آپ، قائداعظم، کو پورا پورا اختیار دیتے ہیں کہ آپ جیسی بھی قرارداد بنائیں گے ہم کو منظور ہو گا۔ قائداعظم نے فوراً سختی سے جواب دیا۔ جلسہ سبجیکٹ کمیٹی کا ہے، اور اس میں ہر شخص کی رائے لی جائے گی۔ اور جو صاحبان رائے رکھتے ہیں۔ ان سب کو اختیار ہے کہ وہ اس کا اظہار کریں۔ قرارداد سب کی رائے سے بنائی جائے گی۔ تنہا میری رائے سے نہیں۔"

قائداعظم جذباتی اور کھوکھلی مدح سرائی سے سخت نفرت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایک چھوٹے سے شہر میں وارد ہوئے جہاں لوگوں کے بہت بڑے ہجوم نے فرطِ عقیدت سے "مولانا جناح زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے تو قائداعظم نے جلوس رکوا لیا اور بڑے غصے سے کہا "آپ لوگ مجھے "مولانا" کہہ کر ہرگز نہ پکاریں۔ میں آپ کا سیاسی لیڈر ہوں، مذہبی پیشوا نہیں، آپ مجھے مسٹر جناح یا صرف محمد علی جناح کہہ کر مخاطب کریں۔ میں "مولانا" کا لقب آپ کی زبان سے دوبارہ نہیں سُننا چاہتا۔ آگئی بات سمجھ میں!"

بے باک قائد

مسٹر جناح کہا کرتے تھے کہ "اگر تم اس نتیجے پر پہنچ چکے ہو، کہ ایک علمی نظریہ پیش کرنا ضروری ہے۔ تو اسے سامنے لانے سے نہ رکو۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کرو۔ کہ اس سے کون ناراض ہوتا ہے اور کون راضی۔"

اس کا ثبوت ان کی زندگی کے ہر قدم پر ملتا ہے۔ جب تک کانگرس میں رہے ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار رہے۔ لیکن جونہی انہیں احساس ہو گیا کہ کانگرس پر ہندو کی اجارہ داری ہے۔ اور اس پر محض تنگ ذہن کا راج ہے، تو وہ اس سے الگ ہو گئے۔

سپریم لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس لارڈ منٹو کی زیرِ صدارت جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ ظالمانہ رویہ پر بحث کر رہا تھا۔ ہر کوئی مصلحت اندیشی سے کام لے رہا تھا۔ لیکن قائداعظم اُٹھے اور بے باکانہ فرمایا:

"ہر ہندوستانی اس سخت اور سفاکانہ سلوک سے بے حد متاثر ہے جو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے، لفظ سفاکانہ کے استعمال پر لارڈ منٹو کی جبیں پر شکنیں ابھر آئیں۔ وہ جناح صاحب کو یاد دلانا چاہتا تھا کہ "سفاکانہ" کا لفظ غیر محتاط ہے۔ اور سلطنتِ برطانیہ جیسے دوست ملک کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن قائد بیباک پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے پھر کہا:

"جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے، وہ اتنا ظالمانہ ہے کہ ہر شخص اُسے محسوس کر سکتا ہے۔ وائسرائے پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔"

قائداعظم اور اسلامی تعلیمات

قائداعظم سر تا پا ایک سچے اور مخلص انسان تھے۔ تمام زندگی قرآن پاک کی تعلیم اور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اور اسوہ حسنہ پر کاربند رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا ہے، کہ صبر و استقامت سے کام لو۔ محنت کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ اس پر قائداعظم کا مکمل یقین تھا۔ ہمارے ہادی برحق نے اللہ کی ذات پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہوئے اور اپنے آپ کو خدا کا سچا رسول کہتے ہوئے تمام خطروں، مصیبتوں آزمائشوں اور اذیتوں کو تن تنہا برداشت کیا اور بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا۔

یہ غیر فانی جذبۂ کار، یہ اعلیٰ درجے کی استقامت اور اپنے مشن پر لازوال یقین جو پیغمبر اسلام کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ جسے قائداعظم نے اپنایا۔

انہی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ وہ تن تنہا تمام مصیبتوں اور خطروں کے سامنے سینہ سپر رہے۔ اور اپنی قیادت میں مسلمانوں کو ایک واحد قوم کی حیثیت سے پاکستان کی آزاد مملکت کا مالک و مختار بنا دیا

قائداعظم اور شیکسپیئر

قائداعظم کو شیکسپیئر سے بڑی محبت اور دلچسپی تھی۔ اسی دلچسپی کے باعث وہ طالب علمی کے زمانے میں ڈرامیٹک کلب کے ممبر بنے، اور ڈراموں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اگر محمد علی جناح کی تحریر و تقریر کا بنظرِ غور مطالعہ کیا جائے، تو اس میں ڈرامائی عناصر کافی حد تک ملیں گے۔ مثلاً یہ واقعہ ملاحظہ ہو:

مسٹر گاندھی نہیں چاہتے تھے کہ انہیں کوئی مسٹر کہے۔ اور قائداعظم اپنے تمام معاصرین کو مسٹر ہی کہتے۔ یہ بات چھیڑنے کے لئے ایک دفعہ مسٹر گاندھی نے خط میں قائداعظم سے دریافت کیا کہ میں آپ کو کس لقب سے یاد کروں۔ قائداعظم نے جواب میں لکھا:

"گلاب کا پھول، گلاب کا پھول ہی ہے، اسے چاہے کسی نام سے بھی پکاریئے اس کی عطر بیزی اور نکہت آفرینی قائم ہی رہے گی۔"

یہ شیکسپیئر کے مطالعہ کا نتیجہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

قائداعظم اور ماؤنٹ بیٹن

پاکستان کے قیام کے سلسلے میں قائداعظم اور ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے تعلقات کی نوعیت خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ ان تعلقات سے پاکستان کی پوری تاریخ متاثر معلوم ہوتی ہے۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن حکومتِ برطانیہ کا آلۂ کار تھا اور جو کچھ کرتا تھا۔ حکومت کی ہدایت پر کرتا تھا۔ پاکستان و بھارت کا پہلا گورنر جنرل بننے کے لئے اس کی کوششیں حکومتِ برطانیہ کی مخصوص حکمتِ عملی کا نتیجہ تھیں۔ جسے ناکام بنانا قائداعظم کی حکمتِ عملی کا ایک حصہ تھا۔

دونوں کے تعلقات میں شخصیتوں کے تصادم کا کوئی دخل نہ تھا۔ قائداعظم موصوف سے جتنی بار ملے، اس امر کا پورا خیال رکھا کہ دنیاوی سیاسی مقاصد کو قربان کئے بغیر اسے ہم خیال بنایا جائے، ادھر ماؤنٹ بیٹن قائداعظم کے مزاج پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔ چنانچہ پہلی ملاقات کے بعد اس نے اپنے عملہ کے افراد سے کہا: "میرے خدا! یہ شخص بالکل سرد تھا۔ مجھے اس کو پگھلانے میں تمام کوششیں بروئے کار لانا پڑیں، لیکن بے سود!"

قائداعظم اور اردو زبان

قائداعظم نے پہلی اردو تقریر انتخابات کے سلسلے میں بنگال میں کی۔

۱۹۴۶ء میں ایک دفعہ جب مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں جو دہلی میں ہو رہا تھا۔ سر فیروز خاں نون نے اپنی تقریر انگریزی میں شروع کی تو ہر طرف سے شور و غل ہوا: "اردو، اردو"۔ اس سے مجبور ہو کر انہوں نے چند جملے اردو میں کہے۔ اس کے بعد پھر اپنی محبوب زبان انگریزی میں بولنے لگے۔ اس پر پھر "اردو، اردو" کا شور بلند ہوا۔ تب آپ نے جل بھن کر کہا، کہ مسٹر جناح بھی تو انگریزی میں تقریر کرتے ہیں۔ یہ سُن کر قائداعظم اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور صریح اور صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا: کہ سر فیروز خان نون نے میرے پیچھے پناہ لی ہے۔ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ پاکستان کی زبان اردو ہو گی۔"

اس پر تمام حاضرین نے جوش و خروش سے تالیاں بجائیں۔

آپ کہا کرتے تھے کہ "میری اردو تانگے والے کی اردو ہے۔"

"My urdu is Tongawala's urdu."

جناح اور اُن کے چودہ نکات

مسلمانانِ ہند نے نہرو رپورٹ کو اپنے خلاف کانگرس کی سازش قرار دیا۔ قائداعظم نے مختلف مکاتیبِ فکر کو دعوت دی تاکہ اکٹھے ہو کر نہرو رپورٹ کے خلاف عمل جدوجہد کی جائے۔ مسلمان رہنماؤں نے اس رپورٹ کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اور اسے مسلمانوں کے مفاد کے منافی قرار دیا۔

اس زمانہ میں مسٹر محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ کا جواب لکھا۔ یہ جواب درحقیقت مسلمانوں کے مطالبات کا آئینہ دار ہے۔ چونکہ یہ جواب چودہ نکات پر مشتمل تھا۔ اس لئے اسے "جناح کے چودہ نکات" بھی کہا جاتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱ ہندوستان کا دستور وحدانی طرز کا نہ ہو۔ بلکہ وفاقی حیثیت کا حامل ہو۔ جس میں صوبوں کو خود مختاری حاصل ہو۔

۲ تمام صوبے مساوی طور پر خود مختار ہوں۔

۳ ملک کی تمام اقلیتوں کو ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔ کسی صوبے کی اقلیت کو اکثریت یا اکثریت کو اقلیت نہ بنایا جائے۔

۴ مرکز میں مسلمانوں کو ایک تہائی نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔

۵ اگر کسی اقلیت کے تین چوتھائی ارکان ایسے قانون کی مخالفت کریں جس سے اس فرقے پر زد پڑتی ہو۔ منظور نہ کیا جائے۔

۶ مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت کا حق بدستور قائم رہنا چاہیئے۔

۷ ہر فرد کو عبادت اور مذہب میں آزادی ہونی چاہیئے۔

۸ سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے صوبے کا درجہ دیا جائے۔

۹ بلوچستان اور صوبہ سرحد میں اصلاحات نافذ کی جائیں۔ تاکہ دوسرے صوبوں کی طرح یہاں کے عوام ترقی سے ہمکنار ہو سکیں۔

۱۰ ایسی سرحدی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔ جس سے مسلم اکثریت والے صوبے پنجاب بنگال اور سرحد متاثر ہوں۔

۱۱ مسلمانوں کی تہذیب، ان کی زبان، ان کا تمدن اور ان کے ثقافتی سرمائے کو محفوظ کیا جائے۔

۱۲ سرکاری ملازمتوں اور حکومت کے خود مختار اداروں میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

۱۳ مرکزی مجلس مقننہ کے وفاق میں شامل ریاستوں کی رائے لئے بغیر دستور میں تبدیلی نہ کی جائے۔

۱۴ مرکزی یا صوبائی وزارتوں میں مسلمانوں کی تعداد ⅓ سے کم کسی صورت نہ ہو۔

قائداعظم اور محترمہ فاطمہ جناح

مس فاطمہ جناح ۳۱ جولائی ۱۸۹۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ ابھی دو برس ہی کی تھیں کہ آغوشِ مادر سے محروم ہو گئیں۔ سات برس کی عمر تک وہ اپنے والد کی نگرانی میں تربیت حاصل کرتی رہیں۔ ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی، اور باندرہ کانونٹ سکول بمبئی سے میٹرک کیا۔ والد کے انتقال کے بعد قائداعظم کے پاس چلی گئیں۔ ۱۹۲۰ء میں انہوں نے کلکتہ سے دندان سازی کا ڈپلوما حاصل کیا۔ بمبئی میں ایک سال پریکٹس کرنے کے بعد انہوں نے قائداعظم کی گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ سنبھال لیا۔ اور آخر دم تک ان کے ساتھ رہیں ۱۹۳۰ء میں وہ بھائی کے ہمراہ انگلستان گئیں جہاں قائداعظم نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

مس جناح کل ہند خواتین کی تنظیم (خواتین مسلم لیگ) کی صدر رہیں۔ حصولِ آزادی کے بعد جب قائداعظم ملک کے گورنر جنرل بنے تو خاتونِ اوّل کا اعزاز انہی کو حاصل ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں وہ قائداعظم کی وفات کے بعد عملی سیاست سے کنارہ کش ہو گئیں۔ مگر سیاسی لیڈروں کے اصرار پر ۱۹۶۵ء کے صدارتی انتخابات میں حصہ لیا اور ناکام رہیں۔

قائداعظم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "فاطمہ میرے لئے اندھیرے میں روشنی کی شمع ثابت ہوئی"
ایک دفعہ فرمایا: "پاکستان ہے کیا؟ یہی میں اور میری بہن"

محترمہ فاطمہ جناح نے ہر ہر پل سے قائداعظم کو آرام پہنچایا۔ اُن کو سکونِ قلب بخشا۔ اُن کی خدمت کی۔ اور ساتھ ہی خاموشی سے قائداعظم کے مشن کو سینہ سے لگائے رکھا۔

وہ نہایت صاف گو تھیں۔ وہ خوشامد اور چاپلوسی کرنے والوں کو دور سے پہچان لیتی تھیں۔ اور اگر کوئی ان کی یا قائداعظم کی شخصیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا تھا۔ تو وہ نہایت سختی سے باز پرس کرتی تھیں۔ ان کی بہت سی عادتیں قائداعظم سے ملتی جلتی تھیں۔ مثلاً اُصول کے معاملے میں کسی مصالحت یا مفاہمت کی قائل نہ تھیں۔ ان کی شخصیت میں ایک خاص وقار تھا۔ ایک تمکنت تھی۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ وہ قائداعظم کی طرح جفاکش تھیں۔

وہ بڑی نڈر، مستقل مزاج، مردم شناس اور ذہین خاتون تھیں۔ انہیں اپنے عظیم بھائی سے بے حد محبت تھی۔ اور قائداعظم بھی ان پر جان چھڑکتے تھے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ کہ کوئی لیڈر دنیاوی مصروفیات کے باوجود بھی گھریلو باتوں پر توجہ کرے۔ مس فاطمہ جناح کو اس بات پر ناز تھا۔ کہ وہ ایک عظیم آدمی کی بہن ہیں۔

۸ جولائی ۱۹۶۷ء کی رات وفات پائی۔ اور کراچی میں بھائی کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

قائداعظم کی گھریلو زندگی

* قائداعظم کی سیاسی زندگی سے تو ہم سب واقف ہیں۔ مگر ان کی گھریلو زندگی کے متعلق کم لوگ جانتے تھے۔ وہ اپنی گھریلو زندگی میں بڑے ہشاش بشاش انسان تھے۔ انہیں لاتعداد لطیفے یاد تھے۔ وہ ہنسانے پر آتے تو پہروں ہنساتے رہتے۔ لوگ انہیں مضبوط اور سخت دل انسان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ انتہائی نرم دل کے مالک تھے۔

وہ اپنی والدہ مرحومہ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا تو صدمے کے مارے ہفتوں ان کی حالت مغموم رہی۔ اور جب انہوں نے اپنے والد محترم کی رحلت کی خبر سُنی تو بے ہوش ہو گئے۔

جب وہ گورنر جنرل مقرر ہوئے، تو اُن کی کھانے کی میز پر کبھی بھی تین کھانے نظر نہیں آئے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ جب میرے ہزاروں ہم وطنوں کو ایک وقت کا کھانا نہیں ملتا ہے۔ تو پھر مجھے طرح طرح کے کھانے کھانا کب زیب دیتا ہے۔

انہوں نے اپنے اوقات کا ضابطہ مرتب کر رکھا تھا۔ وہ اس سے ایک منٹ بھی اِدھر اُدھر نہ ہوتے تھے۔ مثلاً صبح سات بجے وہ ہمیشہ سو کر اُٹھتے۔ چاہے رات کو وہ ایک بجے سوئیں یا چار بجے۔ مگر آنکھ ٹھیک سات بجے کھل جاتی۔ اٹھ کر وہ چائے کا ایک کپ پیتے۔ اخبارات کا مطالعہ کرتے۔ نہاتے، کپڑے بدلتے اور نو بجے ناشتہ کرتے۔ اس کے بعد ملاقاتیں اور پروگرام کے مطابق دن کے دوسرے کام شروع ہو جاتے۔ وہ اپنے اس ضابطہ پر آخری دم تک قائم رہے۔

* یہ انٹرویو محترمہ فاطمہ جناح نے "نمائندہ امروز" کو نومبر ۱۹۴۹ء کو دیا اور ۱۲ ستمبر ۱۹۵۱ء کو شائع ہوا۔

قائدِاعظم اور مولانا بھاشانی

قائدِاعظم نہایت ٹھنڈے دل و دماغ کے انسان تھے۔ جذباتیت ان میں نام کو بھی نہ تھی۔ وہ انتہائی جذباتی ماحول اور بے حد اشتعال انگیز حالات میں بھی پُرسکون رہتے۔

قائدِاعظم کے ایک دیرینہ رفیق مسٹر ایم اے ایچ اصفہانی لکھتے ہیں:

"۱۹۴۶ء میں قائدِاعظم بنگال اور آسام کا دورہ کر رہے تھے۔ سلہٹ پہنچے تو صوبائی مسلم لیگ کے صدر مولانا عبدالحمید بھاشانی ملاقات کو آئے۔ انہوں نے مسلم لیگ کی تنظیمی سرگرمیوں پر روشنی ڈالنے کے بعد صوبے کے مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ کچھ اس قدر دردناک پیرائے میں کھینچا کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ مولانا روتے جاتے تھے، اور ہندوؤں کی زیادتیاں بیان کرتے جاتے تھے۔ مولانا کے پُرخلوص جذبات سے سبھی متاثر ہوئے۔ شام کو ملاقاتیوں کا ہجوم ختم ہوا تو اصفہانی صاحب نے مولانا بھاشانی کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ دوسرے صوبوں کو بھی ان جیسے مخلص اور دردمند صدر مل جائیں تو مسلم لیگ کا بیڑا پار ہو جائے۔

قائدِاعظم نے جواب دیا کہ اس قسم کے رہنماؤں پر زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ "سیاست میں اس قسم کی جذباتیت بے معنی چیز ہے۔ سیاست شطرنج کا کھیل ہے۔ اس میں کسی غلط اقدام کی تلافی آنسوؤں سے نہیں بلکہ صحیح اقدام ہی سے ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہمت اور ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جذبات کے دھارے بہا دینا آسان ہے، مگر اسے روک دینا، اس کا رخ موڑ دینا بہت مشکل ہے۔

یہ صاحب بہت اچھے مبلغ ہو سکتے ہیں، اور سامعین کو رلانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ اس لئے ایک اچھے رہنما نہیں بن سکتے۔ ہم ایک بحرانی دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں دل کو ٹھنڈا اور آنکھوں کو خشک رکھنے کی ضرورت ہے اس کے بعد کہا کہ ان کے نزدیک مولانا بھاشانی مسلم لیگ جیسی عظیم تنظیم کی صدارت کے اہل نہیں ہیں۔ مسلم لیگ کو ان جیسی طبیعت کے لوگوں سے جتنی جلدی نجات مل جائے اتنا ہی اچھا ہے کیونکہ جذبات کا دھارا معقولیت کو بہائے جاتا ہے۔

قائدِاعظم اور کراچی کی بارش

۱۵ اگست، ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی وزارت کے ارکان اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کی تقریب میں جمع تھے۔ اس دن آسمان پر خوب گہرے بادل چھائے ہوئے تھے قائدِاعظم اس تقریب میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے تو ان کے اے ڈی سی فلائٹ لیفٹیننٹ ربانی نے کہا۔

"شاید بارش ہونے والی ہے۔

قائدِاعظم نے مسکرا کر جواب دیا:

"نہیں۔ میں کراچی کے بادلوں کو خوب جانتا ہوں۔ کراچی کے بادلوں میں پانی نہیں ہوتا۔"

قائدِاعظم اور جیمز میکڈانلڈ

۱۹۰۳ء میں جیمز میکڈانلڈ نامی ایک انگریز بمبئی کارپوریشن کا صدر تھا۔ وہ بڑا اہم شخص تھا اور کارپوریشن کے تمام شعبوں پر چھایا ہوا تھا۔ ایک دن ہائی کورٹ میں ایک بڑا اہم مقدمہ سنایا جا رہا تھا۔ عدالت کا کمرہ اتنا بھر گیا تھا کہ اس کے دروازے بند کرنا پڑے۔ کمرے کے اندر ایک حصہ وکلاء کے لئے مخصوص تھا لیکن جب قائدِاعظم اندر آئے تو اس میں ایک بھی کرسی خالی نہ تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ وکیلوں کے لئے مخصوص کرسیوں میں سے ایک کرسی پر مسٹر میکڈانلڈ براجمان ہیں تو انہوں نے اُن سے کرسی خالی کرنے کو کہا۔ جیمز میکڈانلڈ نے کرسی خالی کرنے سے انکار کیا تو قائدِاعظم نے عدالت کے منشی سے شکایت کی اور مطالبہ کیا کہ "میکڈانلڈ کو کرسی سے اٹھا دیا جائے۔" منشی ہچکچایا تو قائدِاعظم نے اسے دھمکایا کہ وہ جج سے شکایت کریں گے۔ اس پر بے چارہ منشی میکڈانلڈ کے پاس گیا۔ اور ان سے کرسی خالی کرائی۔

میکڈانلڈ بھی کوئی معمولی آدمی نہ تھا۔ اسے قائدِاعظم کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ اس نے ان سے نہ صرف دوستی کر لی بلکہ ان کو ایک ہزار روپیہ مشاہرہ پر کارپوریشن کا وکیل بھی مقرر کر لیا۔

قائدِاعظم اور ہندو طلباء

جب قائدِاعظم "قائدِاعظم" کے نام سے نہیں بلکہ مسٹر محمد علی جناح کے نام سے مشہور تھے۔ ہندو طلباء جو انتہائی کم ظرف و جاہل تھے، قائدِاعظم کو بطورِ تمسخر "جینا" کہا کرتے تھے جب مسلمان طلباء میں سے کوئی ان کے پاس سے گزرتا، تو چھیڑنے کے لئے ایک دوسرے سے کہتا:

"جینا کیا چاہتا ہے!"

دوسرا جواب دیتا: "جینا چاہتا ہے"

پھر تیسرا بولتا: "مگر ہم اُسے جینے نہیں دیں گے۔"

ایک دفعہ ہندو ہوسٹل کے طلباء نے قائدِاعظم کو اپنے ہاں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ ان کی ذہنیت کیا تھی اور نیت میں کیسا فتور تھا اس کا اندازہ آپ اُوپر کے مکالمے سے ہی لگا سکتے ہیں۔ اِن ہندو طلباء نے ایک منظم سازش کے تحت یہ طے کر رکھا تھا کہ مسٹر جناح کو تقریر نہ کرنے دیں اور درمیان میں ایسے ٹیڑھے اور بیہودہ سوالات کریں جن کا جواب قائدِاعظم کو اس انداز میں دینا پڑے جو ہندوؤں کے خلاف جاتا ہو اور اس پر ہنگامہ کر کے جلسہ ختم کر دیا جائے۔

جلسے کی صدارت ہندوستان کے مشہور وکیل سر تیج بہادر سپرو کر رہے تھے۔ ہندو لڑکوں نے یہ بھی طے کر رکھا تھا کہ قائدِاعظم کی تعظیم کے لئے کوئی کھڑا نہ ہوگا۔ لیکن خوش قسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ قائدِاعظم اور سر تیج بہادر سپرو دونوں ہال میں اس طرح داخل ہوئے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے تھے چنانچہ ہندو طلباء کو مجبوراً اٹھنا ہی پڑا۔ وسیع ہال ہندو اور مسلمان طلباء سے کھچاکھچ بھرا ہوا تھا بہت سے دوسرے لڑکوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ بھی نہ مل سکی۔ اور وہ دیوار کے ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ سر تیج بہادر سپرو نے مختصر الفاظ میں تعارف کرایا اور کہا۔

"جناح صاحب، اپنا سیاسی نقطۂ نظر بیان کریں گے، آپ لوگ غور سے سنیئے جس سے آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔" چنانچہ قائدِاعظم نے تقریر شروع کی آٹھ دس منٹ کے بعد ایک ہندو طالب علم نے کافی ہچکچاہٹ کے بعد کھڑے ہونے کی جسارت کی اور ایک نامعقول سوال کیا جس کا جواب معمولی قابلیت کا آدمی بھی دے سکتا تھا۔ صدر نے اس کو سوال کرنے اور لیکچر کے درمیان رخنہ اندازی سے روکا بھی، لیکن قائدِاعظم نے کہا کہ روکیئے مت، سوال کرنے دیجئے۔ یہ سُن کر ہندوؤں کا حوصلہ بڑھا اور پھر تو کئی لڑکوں نے اُٹھ کر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔ کوئی اور ہوتا، تو گھبرا جاتا، اِن سوالوں پر جز بز ہوتا، لیکن قائدِاعظم نے نہایت متانت اور خندہ پیشانی سے کہا کہ پہلے مجھے اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے، اس کے بعد جتنے سوال آپ کی سمجھ میں آئیں کر لیجئے۔ میں حتی الامکان ہر ایک کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ پھر یکایک قائدِاعظم نے اپنی تقریر کا رُخ پلٹ دیا پہلے

تو وہ مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو واضح کر رہے تھے، اب انہوں نے ان اعتراضات کا جو ہندو طلبا ان پر کر رہے تھے نہایت مدلل اور تفصیل سے جواب دینا شروع کیا۔ اس سلسلے میں چند ایسے اعتراضات بھی سننے میں آئے جو پہلے کبھی نہ کئے گئے تھے اور نہ ان کا کبھی وہم و گمان ہو سکتا تھا چنانچہ اس طرح بحث کرکے وہ دو گھنٹے میں تقریر ختم کر دی اور مسکرا کر کہنے لگے :

" ہاں، اب مجھ سے سوال کیجئے، میں ہر ایک کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں "

یہ ایک چیلنج تھا جسے کوئی قبول کرنے کے لئے آمادہ نظر نہ آرہا تھا تقریر کے دوران جیسی پُرسکون خاموشی رہی تھی، اُسی طرح اُس وقت بھی طاری تھی، قائد اعظم نے اب دوسرا حربہ اختیار کیا اور طلبا کی ہمت بندھانی شروع کی "اُٹھئے اور سوال کیجئے" وہاں تو جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا، وہ کے گم سم بیٹھے تھے، گویا کسی نے سحر کر دیا ہو، قائد اعظم نے پھر کہا "میں آپ کی طرف سے سوالوں کا منتظر ہوں" لیکن اب بھی کسی نے لب کشائی نہ کی۔ چنانچہ جونپور کا ایک مسلمان طالب علم جلال نامی یکایک اپنی جگہ سے اُٹھا اور للکار کر ہندو طلبا سے کہا:

" دھوتی پرشاد، کچھ تو بولو "

مگر اس کی للکار بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی اور جلسہ نہایت خوش اسلوبی سے اختتام کو پہنچا

دوسرا باب

فرمودات

قائد اعظم نے ہر اہم دن، ہر مناسب موقع اور نیک ساعت میں مسلمانوں کو خطاب فرمایا۔ مسلم لیگ کے جلسوں میں پند و نصائح کے دریا بہائے کانفرنسوں میں فرزندانِ توحید کے دلوں کو جھنجھوڑا۔ اخباری بیانات کے توسط سے تلقین فرمائی۔

آج قائد اعظم ہم میں موجود نہیں۔ قوم ان پیغامات سے محروم ہے۔ جن کا آغاز ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا۔ اور اختتام گیارہ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہوا۔ وہ ایک عظیم انسان تھے۔ ان کی انگلیاں ہمیشہ قوم کی نبض پر رہتی تھیں۔ وہ مسلمانوں کے مسائل سے بخوبی واقف تھے۔ انہیں ان کے تقاضوں پر مکمل عبور تھا۔ وہ جب پند و نصائح کو سپردِ قلم فرماتے یا لبوں پہ لاتے تو ظاہر بین نگاہیں انہیں وقتی نصیحت تصور کرتیں، لیکن حقائق جانچنے والی نظروں کو ان میں وہ محاسن نظر آتے، جو زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہیں۔ ایسے الفاظ کی افادیت لافانی و ابدی ہے۔ ان کے پیغامات قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ نئی پود ان سطور میں اپنی قوم کی حقیقی شکل دیکھ سکتی ہے۔

آزادی کا مفہوم

"آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں ہے۔ آزادی کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ دوسرے لوگوں اور مملکت کے مفادات کو نظر انداز کر کے آپ جو چاہیں، کر گزریں۔ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوئی ہے اور پہلے سے کہیں زیادہ۔ اب یہ ضروری ہے کہ آپ ایک منظم قوم کی طرح کام کریں۔ اس وقت ہم سب کو چاہئے کہ تعمیری جذبہ پیدا کریں۔ جنگِ آزادی کے دنوں کی جنگ جوئی کی اب ضرورت نہیں رہی۔ آزادی حاصل کرنے کے لئے جنگ جویانہ جذبات اور جوش و خروش کا مظاہرہ آسان ہے اور ملک و ملت کی تعمیر کہیں زیادہ مشکل ہے"

۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء

ڈھاکہ یونیورسٹی

ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی

"ہمارے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا موزوں ترین جواب یہ ہے کہ ہم اپنی مملکت کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کا عزم صمیم کر لیں، ایک ایسی مملکت جو ہماری آنے والی نسلوں کے لئے موزوں ہو۔ اس کے لئے کام کی ضرورت ہے اور یہ بہت سخت کام ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جنگ کے دنوں میں آپ میں سے اکثر حضرات پر شدید مشقت کا بار پڑ چکا ہے اور اب آپ کو آرام کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیئے کہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ اب شروع ہوئی ہے اگر ہم اس جنگ میں فتح یاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں انتہائی جد و جہد سے کام لینا پڑے گا۔ یہ وقت تعمیری کام کا ہے اور بے لوث ادائیگی فرض کا، آپ کو اپنے قول و فعل دونوں میں ایک نئی روح پھونکنی ہے۔ اپنے آپ کو یہ محسوس کرائیے کہ وہ ایک عظیم مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ایک ایسے مقصد کے لیے جو ہر قربانی کا مستحق ہے۔ ہمیں خدا نے ایک ایسی مملکت کے معمار بننے کا شاندار موقع عطا فرمایا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ کہیں ہم اس کے اہل ثابت نہیں ہوئے"

۱۱ دسمبر ۱۹۴۷ء

افسران سے خطاب۔ کراچی

اتحاد میں برکت ہے

"کبھی نہ بھولئے کہ اتحاد میں برکت ہے۔ اپنی رجمنٹ پر فخر کیجئے، اپنی کور اور ڈویژن پر فخر کیجئے، اپنے پاکستان پر فخر کیجئے، نہ صرف فخر بلکہ خود کو اس پر وقف کر دیجئے۔ پاکستان آپ پر اعتبار کرتا ہے۔ پاکستان آپ پر انحصار کرتا ہے۔ پاکستان آپ کو اپنا محافظ سمجھتا ہے۔ اس کے اعتماد کو ضعف نہ پہنچائیے۔ خود کو اس کے شایانِ شان ثابت کر کے دکھلائیے۔ اس فوج کی اگر کوئی عظمت اور شہرت ہے تو آپ کے آباؤ اجداد کی شجاعت اور عظمت کی وجہ سے ہے۔ آپ اُن کے قابل اور فرمانبردار بیٹے بننے کا عہد کر لیجئے"

۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء

بری فوج سے خطاب

اسلام کا بنیادی مطالبہ

"پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا غیر مسلم مسلمان ہوا تھا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ تقسیم ہند کی ضرورت یوں پیش آئی؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال۔ یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔"

۸ مارچ ۱۹۴۴ء

مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

اسلام کا مطلب

"اگر کوئی چیز اچھی ہے تو عین اسلام ہے۔ اگر کوئی چیز اچھی نہیں ہے تو یہ اسلام نہیں ہے، کیونکہ اسلام کا مطلب عین انصاف ہے"

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

میمن چیمبر آف کامرس۔ بمبئی

اسلامی سوشلزم

"جب آپ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی بنیاد عمرانی عدل اور اسلامی سوشلزم کے اصولوں پر رکھی جائے تو بنی نوع انسان کی اخوت اور مساوات پر زبردست زور دیتے ہیں تو آپ محض میرے اور لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں اور اسی طرح جب آپ ہر شخص کے لئے مساوی مواقع مانگتے ہیں تب بھی آپ میرے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ترقی کے ان مقاصد کے متعلق پاکستان میں کوئی اختلاف

رائے نہیں کیونکہ ہم نے پاکستان اس لئے طلب کیا تھا۔ اس کی خاطر جدوجہد کی تھی اور اسے اس لئے حاصل کیا تھا کہ ہم اپنی روایات کے مطابق اپنے معاملات کو حل کرنے میں جسمانی اور روحانی طور پر قطعاً آزاد ہوں۔ اخوت، مساوات اور رواداری یہ ہیں ہمارے مذہب، تہذیب اور تمدن کے اساسی نقطے۔ ہم نے پاکستان کے لئے اس واسطے جنگ کی تھی کہ اس برعظیم میں ہمیں ان انسانی حقوق سے محروم کر دیئے جانے کا خدشہ تھا۔"

۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء

جلسۂ عام سے خطاب۔ چاٹگام

اقربا نوازی

"ابھی بُری دیگر چیزوں کے ساتھ خیانت منصبی اور اقربا نوازی وغیرہ کی لعنتیں بھی ہمارے حصّے میں آئی ہیں۔ ہمیں ان برائیوں کو بے دردی سے کچل دینا چاہیئے۔ میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ خیانت منصبی اور اقربا نوازی بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ پر اثر ڈلوانے کی کسی کوشش کو میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔"

۱۱ اگست ۱۹۴۷ء

دستور ساز اسمبلی سے خطاب

انفرادی زاویۂ نگاہ

"ہم مسلمان اپنی تابندہ تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے ایک قوم ہیں، زبان و ادب، فنِ لطیف و فنِ تعمیر، نام و نسب، شعور اقتدار و تناسب، قانون و اخلاق، رسم و رواج، تاریخ و روایات اور رجحان و مقاصد ہر ایک لحاظ سے ہمارا اپنا انفرادی زاویۂ نگاہ اور فلسفۂ حیات ہے۔ بین الاقوامی قانون کی ہر تعریف ہماری قومیت کو سلامی دینے کے لئے تیار ہے۔"

یکم جولائی ۱۹۴۲ء

ایسوسی ایٹڈ پریس۔ امریکہ

اقلیتیں

"پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ ایمانداری اور انصاف کا سلوک کیا جائے گا بلکہ اس کے ساتھ فیاضی برتی جائے گی۔ قرآن پاک مسلمانوں پر یہی فرض عائد کرتا ہے۔ تاریخ سے بھی ہم نے یہی سبق حاصل کیا ہے۔"

۲۹ مارچ ۱۹۴۴ء

ایک انٹرویو

"گزشتہ تین سال برطانوی پالیسی کتنی ہی قابلِ ملامت کیوں نہ ہو ہماری حالت تو محض خربوزے کی سی ہے۔ خربوزہ چھری پر گرے یا چھری خربوزے پر، نقصان خربوزے ہی کا ہوتا ہے۔ فرض کیجیے کہ اس برطانوی پالیسی سے تنگ آ کر میں مارے غم و غصّے کے کل یہ کہہ دوں کہ "حکومت سے تعاون نہ کرو" تو یقین کیجیے کہ حکومت آج کل جس قدر مصیبت (کانگرس کے ہاتھوں) بھگت رہی ہے، اس سے کم از کم پچاس گنا زیادہ اُس کو (ہمارے ہاتھوں) بھگتنی پڑے گی۔ یہ بندوق اور تلوار کی بات نہیں ہے۔ مسلمان پچاس گنا زیادہ بہادر اور دلیر ہیں۔ میں ہندوؤں پر کوئی چوٹ نہیں کرتا۔ مسلمانوں کا مزاج اور طریقِ تربیت ہی کچھ ایسا ہے۔"

۱۳ ستمبر ۱۹۴۲ء

غیر ملکی نامہ نگاروں سے انٹرویو

ایک بیان

"میں کئی بار کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ جناب گاندھی دیانتداری سے تسلیم کر لیں کہ کانگرس ہندو جماعت ہے اور وہ صرف ہندوؤں کے نمائندہ ہیں۔ جناب گاندھی کیوں بہ بات فخر یہ نہیں کہتے کہ "میں ہندو ہوں اور کانگرس کو ہندوؤں کی حمایت حاصل ہے۔" مجھے یہ کہنے میں کہ میں مسلمان ہوں، شرم محسوس نہیں ہوتی۔"

۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء

اجلاس مسلم لیگ۔ لاہور

ایک حقیقت

"میری کوئی اولاد نہیں، پاکستان میں بسنے والا ہر شخص میری اولاد ہے۔ میں نے جو کچھ کیا ہے۔ اپنے لئے نہیں، پاکستان کے مسلمانوں کے لئے کیا ہے۔"

مئی ۱۹۴۴ء

طلباء سے انٹرویو کے دوران

ایک فیصلہ

"تمہاری تعداد سب سے زیادہ سہی۔ تم ترقی یافتہ اور تمہاری اقتصادیات مستحکم ہی سہی، اور تم بجا کرو کہ سروں کی گنتی ہی آخری فیصلہ ہے۔ لیکن میں تمہیں بتلائے دیتا ہوں۔ تم دونوں کو کہ تم تنہا یا تم دونوں متحد ہو کر بھی، ہماری روح کو فنا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکو گے۔ تم اس تہذیب کو کبھی مٹا نہ سکو گے، اُس اسلامی تہذیب کو جو ہمیں ورثے میں ملی ہے۔ ہمارا نورِ ایمان زندہ ہے۔ ہمیشہ زندہ رہا ہے اور زندہ رہے گا۔ بے شک تم ہمیں مغلوب کرو، ہم پر ظلم و ستم کرو، ہمارے ساتھ بدترین سلوک روا رکھو، لیکن ہم ایک نتیجے پر پہنچ چکے ہیں اور ہم نے یہ سنگین فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر مرنا ہی ہے تو لڑتے لڑتے مر جائیں گے۔"

۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء

مرکزی اسمبلی

ایک مشورہ

"میں پاکستان کے ہر مسلمان مرد اور عورت سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے موجودہ غم و اندوہ کے سیلاب میں نہ بہہ جائیں۔ انہوں نے اپنی قومی سلطنت قائم کرنے کے لئے بہت دکھ اُٹھائے ہیں۔ اور قربانیاں دی ہیں۔ اب یہ انہی کا کام ہے کہ اس کی تعمیر کریں، تاکہ بہت جلد وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کہلانے کے اہل ثابت ہو سکیں۔ اور اقوامِ عالم میں اپنے لئے ایک معزز مقام پیدا کر سکیں۔ صرف اسی صورت میں ہم اس قتل و غارت گری کا جو ہمارے آدمیوں کے ساتھ دوسری طرف کی گئی ہے۔ بہترین بدلہ لے سکتے ہیں۔ فوری جذبات سے مغلوب ہو کر جسمانی انتقام اور بدلہ کے لامحدود ویرانہ میں بھٹک کر نہیں۔"

۲۴ اگست ۱۹۴۷ء

ایک اخباری بیان

ایک نصیحت

"شہنشاہ اکبر نے غیر مسلموں کے ساتھ جو خیر سگالی اور رواداری کا برتاؤ کیا، وہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس کی ابتدا آج سے تیرہ سو سال پہلے ہمارے نبی اکرمؐ نے کر دی تھی۔ انہوں نے زبان ہی سے نہیں بلکہ عمل سے بھی یہود و نصاریٰ پر فتح و نصرت حاصل کرنے کے بعد نہایت اچھا سلوک کیا۔ ان کے ساتھ رواداری برتی، اور ان کے عقائد کا احترام کیا۔ مسلمان جہاں کہیں بھی رہے حکمران رہے۔ ان کی تاریخ دیکھی جائے تو وہ ایسے ہی انسانیت نواز اور عظیم المرتبت اصولوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہو گی۔ جس کی ہمیں تقلید کرنی چاہیئے۔"

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

ماؤنٹ بیٹن کی تقریر کے جواب میں

ایک وعدہ

"میں جس صوبے میں اقلیت میں ہوں، وہاں اپنی قسمت پر شاکر ہو کر اپنا فرض ادا کروں گا۔ لیکن میں ان مسلمانوں کو جو اکثریتی صوبوں میں ہیں، دوامی اقلیت اور ہندوؤں کے اقتدار سے آزاد کراؤں گا۔"

۳ جنوری ۱۹۴۱ء

نوجوانانِ بمبئی کا اجتماع

بلندیٔ کردار

"کردار کسے کہتے ہیں؟ کردار کا مطلب یہ ہے کہ عزتِ نفس، خودداری، ارادے کی پختگی اور دیانت داری۔ ان تمام خصوصیات کا بدرجۂ اتم موجود ہونا بلندیٔ کردار ہے۔ قوم کے اجتماعی مفاد کے لئے افراد کا اپنے آپ کو قربان کر دینے کے لئے [illegible]" [illegible] اپریل ۱۹۴۶ء

مسلم کنونشن۔ دہلی

بچوں کی تربیت کریں

"[illegible] آپ [illegible] اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کیجئے کہ وہ پاکستان کے [illegible] اور [illegible] سکیں۔ آپ نے پاکستان کے لئے بہت سی قربانیاں دی ہیں [illegible] پاکستان [illegible] اب ساری دنیا ایک مسلّمہ حقیقت تسلیم کر چکی ہے۔ بس ایک قدم اور آگے بڑھانا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب ساری دنیا کی قومیں پاکستان کی تعریف و توصیف کریں گی۔ انشاء اللہ" [illegible] فروری ۱۹۴۸ء

مسلم لیگ کے شعبۂ خواتین سے خطاب۔ کراچی

پارلیمانی نظام

"میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جمہوری پارلیمانی نظامِ حکومت، جیسا کہ اس وقت انگلستان اور دوسرے مغربی ممالک میں ہے، ہندوستان کے لئے قطعاً غیر موزوں ہے۔ کانگریسی اخبارات میں آزادی کے دشمن کی طرح مجھے معتوب و مطعون کیا گیا ہے۔ لیکن میرے بیان کی حقیقت تمام سمجھدار اشخاص کے دل و دماغ پر بتدریج منکشف ہوتی جا رہی ہے۔

ہندوستان میں [illegible] حکمتِ عملی کی بنیاد دو مفروضوں پر رکھی گئی ہے۔ پہلا مفروضہ [illegible] دوسرا [illegible] دستورِ ہند کی اساس مغربی طرز کے جمہوری [illegible] شک و شبہ سے دور [illegible] حقیقت مسلّم کر دی ہے کہ [illegible] نہیں، بلکہ ایک قوم ہیں۔" ۱۰ مارچ ۱۹۴۱ء

مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

پاکستان آپ کا ذاتی باغ ہے

"یاد رکھیے کہ پاکستان آپ کی حکومت آپ کے ذاتی باغ کی مانند ہے۔ آپ کے باغ کے پھلنے پھولنے اور پروان چڑھنے کا انحصار اس پر ہے کہ آپ اس کی کتنی نگہداشت کرتے ہیں اور اس کی آبیاری [illegible] کس قدر محنت کرتے ہیں۔ اسی قدر آپ کی حکومت [illegible] آپ کی [illegible] مخلصانہ اور تعمیری کوششوں کی [illegible] حکومت میں اصلاح کا واحد طریقہ آپ کی بے لوث خدمت ہے۔" ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء

اسلامیہ کالج پشاور

پاکستان کا مقصد

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی [illegible] حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔" ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء

اسلامیہ کالج پشاور

پاکستانی عورت

"عورتوں کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی نئی نسل کی تربیت کریں، تاکہ وہ ملت کی بہادر اور بے خوف خادم بن جائے۔"

[illegible] فروری ۱۹۴۷ء

مسلم لیگ کے شعبۂ خواتین سے خطاب۔ کراچی

پختہ یقین دہانی

"مسلمانوں سے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ غلامی کے لئے [illegible] جب تک میں زندہ ہوں ہندوؤں کی غلامی کے لئے مسلمانوں کا ایک قطرۂ خون بھی ضائع نہ ہونے دوں گا۔

یہ فیصلہ کرنا لیڈر کا کام ہوتا ہے کہ [illegible] کس وقت [illegible] محاذوں پر حرکت [illegible] کے قابل نہیں ہوں گے۔ ایک اخبار نویس [illegible] اگر [illegible] میں [illegible] نہیں رکھتا کہ پہلے لوگوں کو گولیاں کھانے اور جیل جانے پر آمادہ کروں [illegible] کے بعد جیل سے [illegible] میں یہ اعلان کر دوں کہ اس معاملہ میں میرا کوئی [illegible] لوگوں کی قربانیوں کا کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش [illegible]" ۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء

جلسہ عام پشاور

پیغام کا خلاصہ

"میرے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو ایمانداری، خلوصِ دل اور بے غرضی سے پاکستان کی خدمت کرنی چاہیئے۔" ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء

پیغام عید الفطر

تجار سے خطاب

"تجارت اور کاروبار قومی زندگی میں حیات بخش خون کے مانند ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک تاجروں کے بغیر پاکستان کا تصور ویسا ہی ناممکن ہے جیسے بغیر کاشتکاروں اور سرکاری نوکروں کے۔ مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں تاجروں اور کاروباری لوگوں کو خوش آمدید کہا جائے گا اور یہ لوگ بھی اپنے فائدے کے ساتھ ساتھ ہر شخص سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، ایمانداری کا برتاؤ کر کے اپنی معاشرتی ذمہ داری نہیں بھولیں گے۔" ۲۷ اپریل ۱۹۴۸ء

چیمبر آف کامرس۔ کراچی

ترقی کی راہ

"جب تک مرد اور عورت مساوی حیثیت سے تعمیر و ترقی کے کام میں حصہ نہ لیں گے، اس وقت تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔" ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء

مسلم لیگ کے شعبۂ خواتین سے خطاب۔ کراچی

جدوجہد

"میں اس امر سے کسی بات پر بھی زیادہ مسرت نہ کروں گا کہ مسلمان متحد رہیں اور عوام کی معاشرتی، تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی بہبود کی خاطر جدوجہد کریں۔ میری کوششوں کا سب سے بڑا ثمر یہ ہے کہ ہماری کوششیں پھل لا رہی ہیں۔ مسلمانانِ ہند منظم ہیں اور اس زمین میں ان کو وہ عزت اور وقار حاصل ہے جو آج سے دو صدیاں پیشتر تھا۔ دنیا کی کوئی طاقت اب ہمیں حصولِ پاکستان سے روک نہیں سکتی۔ میں مطمئن ہوں کہ ہم دوسروں کے اندازے سے زیادہ کامیاب ہوں گے۔" ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء

جلسہ عام سے خطاب

جذبۂ ایثار

"دولت مند اشخاص [illegible] تھوڑی [illegible] کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ہم نے کسی مسلمان سے مالی امداد کی کوئی اپیل نہیں کی اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ سرمائے کے بغیر ہم نے اس جدوجہد کو کس طرح جاری رکھا۔ اب ایک یا دو اشخاص کی مالی امداد سے کام نہیں چل سکتا۔ اسی وجہ سے میں نے اپیل کی تھی۔ خدا کے فضل سے اس کا [illegible] خیر مقدم ہوا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ دو آنے اور چار آنے تک کے منی آرڈر [illegible] میں [illegible] اپنے [illegible] سے بھیج رہے ہیں۔ [illegible] کتنی تیزی [illegible] کے سینوں میں [illegible] رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم غریب ہیں، روپیہ نہیں

مٹ سکتے۔ گراںی جانیں دی ہی گئیں اور اس کے لئے وہ بالکل تیار ہیں۔ دولت مندوں کی لاکھوں سے کہیں زیادہ ایسی چھوٹی چھوٹی رقموں نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔"

۲ نومبر ۱۹۴۱ء
مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

جس کی لاٹھی اس کی بھینس

"تہذیب و تمدن کی ترقیوں کے باوجود جنگل کا قانون جاری ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق طاقت ور کمزور سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے باز نہیں رہتے۔ اپنی ترقی کو مقدم رکھنا لالچ اور طاقت حاصل کرنے کی ہوس نہ صرف افراد بلکہ اقوام عالم کے تمام افعال کی محرک ہے۔ اگر ہم دنیا کو زیادہ محفوظ، زیادہ پاکیزہ اور پُرمسرت جگہ بنانا چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنی اصلاح کا کام افراد سے شروع کرنا پڑے گا۔ بچپن ہی سے فرد کی زندگی میں سکاؤٹ کا ایثار، خدمت، قول و فعل اور خیال کی پاکیزگی کا مسلک پیدا کر دینا چاہیئے۔" ۲۲ دسمبر ۱۹۴۷ء

پاکستان بوائے سکاؤٹس سے خطاب

جھوٹے وعدے

"عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے انہیں ایسی باتیں گوش گزار کرنا جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ فائدہ مند ہونے کی بجائے نقصان رساں ہے۔ صبر و استقلال اور پیہم جد و جہد سے ہم سیاسی اور معاشی مسائل حل کر سکتے ہیں"

فروری ۱۹۴۳ء

حکام کا فرض

"یہ موقع ذاتی نفع نقصان کی بابت سوچنے کا نہیں اور نہ اپنے اونچے عہدوں کے لئے بھاگ دوڑ کرنے کا ہے۔ یہ وقت تعمیری کوششوں کا مطالبہ کر رہا ہے بے غرض خدمت اور اپنے فرائض کی انجام دہی سب سے زیادہ ضروری ہے۔ حکام کا فرض ہے کہ بے قاعدگی اور بد نظمی کے مہلک امراض کا جلد قلع قمع کریں۔ آپ کا فرض ہے کہ مستعد اور بے غرض ہو کر کام کریں اور یہ اصول کبھی فراموش نہ کریں: اتحاد، تنظیم اور ایمان۔"

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

حلف نامہ

جس پر قائد اعظم، مرکزی اسمبلی اور صوبائی مجالس آئین ساز کے مسلم ممبروں نے دستخط کئے

۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے)

میں .... رکن مسلم لیگ پارٹی صوبائی لیجسلیچر کونسل/اسمبلی صوبہ ...... اپنے اس پختہ عقیدہ کا اعلان کرتا ہوں کہ برصغیر ہند میں بسنے والی مسلم قوم کی نجات، اس کی سلامتی، اس کا تحفظ اور اس کا مستقبل حصول پاکستان میں مضمر ہے اور پاکستان ہی اس برصغیر کے پیچیدہ دستوری مسائل کا حل ..... باوقار اور معقول حل ہے اور اسی کے ذریعے یہاں بسنے والی تمام قوموں اور فرقوں کو امن و آزادی اور خوش حالی حاصل ہو سکتی ہے۔

میں بصمیم قلب اقرار کرتا ہوں کہ اس مقصد عزیز یعنی پاکستان کو حاصل کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے جو تحریک بھی بروئے عمل لائی جائے گی اور اس سلسلہ میں ہدایات احکام جاری کئے جائیں گے۔ میں بلا پس و پیش کامل رضامندی کے ساتھ ان کی پوری پوری تعمیل کروں گا اور اس امر کا یقین کامل رکھتے ہوئے کہ میرا مقصد و مدعا حق و انصاف پر مبنی ہے۔ میں عہد کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو خطرات اور آزمائشیں آئیں گی اور جن قربانیوں کا مطالبہ ہوگا انہیں برداشت کروں گا۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(اے پروردگار! ہمیں صبر و استقامت دے۔ ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔)

دستخط

خارجہ پالیسی کا اصل اصول

"ہماری خارجہ پالیسی کا اصل اصول تمام اقوام عالم کے لئے دوستی اور خیر سگالی کا عملی جذبہ ہے۔ ہم دنیا کے کسی ملک یا قوم کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔ ہم قومی اور بین الاقوامی معاملات میں دیانت اور انصاف کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم دنیا میں امن اور خوشحالی کے اضافے اور ترقی کے لئے اپنی جانب سے زیادہ سے زیادہ کردار انجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان دنیا کی مظلوم اور کچلی ہوئی اقوام کو اخلاقی اور مادّی امداد دینے سے کبھی نہیں ہچکچائے گا۔ پاکستان اقوام متحدہ کے منشور میں درج شدہ اصولوں کا حامی ہے۔"

امریکی عوام سے خطاب (انٹرویو)

خارجہ پالیسی

"پاکستان کی خارجہ پالیسی کی کلید یہ ہوگی کہ دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ انتہائی دوستانہ تعلقات۔ ہم پوری دنیا میں امن کے سائل ہیں۔ عالمی امن قائم کرنے کے لئے اپنی استطاعت اور ترتیب کے مطابق اپنے حصے کا کردار خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔" ۱۴ جولائی ۱۹۴۷ء

پریس کانفرنس

خانگی اختلافات

"ہمیں جب تک خانگی اختلافات کو فوراً ختم ہو جانا چاہیئے۔ اس وقت صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی صفوں کو درست رکھ کے ایک جسد واحد کی طرح کھڑے رہیں۔ جس کے بعد نہ صرف ہمارا قومی کردار نمایاں اور وسیع ہوگا بلکہ ہمارا قومی مطالبہ بھی ٹھوس حیثیت حاصل کرے گا۔ اسے یاد رکھیے کہ کوئی قوم مکمل اتحاد کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیا انگلستان کو اس جنگ میں فتح حاصل ہوتی اگر انگریز آپس کے اختلافات میں الجھے رہتے!

باہمی اختلافات کو آئندہ کے لئے اٹھا رکھیئے۔ اس سے نمٹنے اور کسی تصفیہ پر پہنچنے کے لئے کافی وقت ملے گا۔ لیکن اس وقت سب سے اہم اور اوّلین ضرورت اس امر کی ہے کہ اقتدار حاصل کیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس ہمارے لئے سخت ترین مشکلات پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی۔ مسٹر گاندھی نے پھر اپنے لائحہ عمل کی تلقین شروع کر دی ہے جو دراصل مسلمانوں کے لئے تخریبی لائحہ عمل ہے۔ میں مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ کانگرس ان میں انتشار و افتراق پیدا کرنے اور انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو کانگرس کی یہ ساری کوشش ناکام ہو جائے گی۔

یہ کانگرس ہی ہے جو تمام باشندگان ہند کی آزادی میں حائل ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں خلفشار کی ذمہ دار ہے کیونکہ اس کی خواہش ہے کہ بالآخر سب کچھ وہی کر لے یا پھر کسی کو کچھ نہ ملے ..... اور یہ ایک ایسا خواب ہے جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔"

صوبائی سطح میں انتخابی فنڈ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے۔

۱۲ اگست ۱۹۴۵ء

خدا ہمارے ساتھ ہے

"ہمارے راستے میں کوئی چیز مزاحم نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی چیز ہمیں اپنے نصب العین سے منحرف کر سکتی ہے۔ ہم تمام رکاوٹوں کا مقابلہ کریں گے۔ مصائب جھیلیں گے۔ یہاں تک کہ آگ کے شعلوں کو بھی پار کر کے آگے نکل جائیں گے۔ راستے میں ہمیں ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہمیں نقصان بھی برداشت کرنا پڑے گا، لیکن کوئی چیز ہمارے راستے میں حائل نہ ہوگی۔ کوئی چیز ہمیں مغلوب نہ کر سکے گی...... ہمارے مطالبات حق و انصاف پر مبنی ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ دس کروڑ مسلمانوں کی زندۂ جاوید قوم مٹائی نہیں جا سکتی۔ خواہ ہمیں کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑے۔ ہم پاکستان لے کر رہیں گے۔ پاکستان کے بغیر مسلمانانِ ہند تباہ و برباد ہو جائیں گے۔"

۳۰ر اگست ۱۹۴۶ء

جشن عید، قیصر باغ بمبئی

ذات پات

"پاکستان ایک ایسی مملکت ہے۔ جہاں ذات پات یا عقیدے کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ ہمیں کسی بھی فرقے کو معاشرتی، تعلیمی اور معاشی ترقیوں کے کام سے نہیں روکنا چاہیئے۔"

۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء

ذریعۂ نجات

"اس وقت میں آپ سے صرف اس بات کا طلبگار ہوں کہ میرا یہ پیغام جس جس شخص کے پاس پہنچے، وہ اپنے دل میں اس بات کا عہد کرے کہ ضرورت پڑنے پر وہ پاکستان کو اسلام کی پشت پناہ اور دنیا کی عظیم ترین قوم بنانے کے لئے اپنا سب کچھ ایک ایسی قوم بنانے کے لئے جس کا نصب العین امن و آشتی ہو اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی، مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر کوئی ذریعۂ نجات نہیں ہو سکتا کہ وہ حق کی خاطر شہید ہو جائے۔"

۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۷ء

جلسۂ عام لاہور

رشوت ستانی لعنت ہے

"ہندوستان اس وقت جن مہلک لعنتوں میں گرفتار ہے اُن میں رشوت ستانی اور بدعنوانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کے دوسرے ممالک اس کا شکار نہیں، مگر میرا خیال ہے کہ ہماری حالت اس معاملے میں بدتر ہے۔ فی الحقیقت یہ ہمارے لئے زہر ہیں۔ ہمیں ان برائیوں کو نہایت سختی کے ساتھ کچلنے کی ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا آپ ان لعنتوں کا خاتمہ کرنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں گے اور مناسب قوانین بنائیں گے۔"

۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء

دستور ساز اسمبلی سے خطاب

ریاستیں اور مسلم ہندوستان

"بعض اہم اور بڑی ریاستیں مشرق میں نہیں، بلکہ وہ شمال مغربی منطقے میں ہیں اور یہ کشمیر، بہاولپور، پٹیالہ وغیرہ ہیں، اگر یہ ریاستیں بخوشی مسلم ہندوستان کے وفاق میں شریک ہونا چاہتی ہیں تو ہم ان سے موزوں مفاہمت اور باعزت سمجھوتے میں خوشی محسوس کرتے ہیں ہم کسی طرح بھی انہیں مجبور کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہی ان پر دباؤ ڈالنا پسند کرتے ہیں۔"

اخباری بیان برائے ڈان

زندگی اور موت کا معرکہ

"ہماری جدوجہد کا ایک نشان مفید مواقع کا حصول ہے جو ان امور کے لئے ضروری ہیں اور دوسرا یہ کہ مسلمان اپنے قومی ارادوں کو جامۂ عمل پہنا سکیں۔ یہ زندگی اور موت کا معرکہ ہے اور ہماری کوشش صرف اس لئے نہیں کہ مادی فوائد حاصل ہوں بلکہ ہم تو مسلمانوں کی بقائے روح کے لئے حیات و ممات کا مسئلہ ہے اور ایسے سودا بازی سے کوئی واسطہ نہیں، مسلمانوں کو اس حقیقت کا پورا پورا احساس ہو چکا ہے، اگر ہم شکست کھائیں گے تو سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔

آئیے اہل ہالینڈ کی اس ضرب المثل کو اپنا مقولہ ٹھہرا لیجئے:

"جب آدمی روپیہ کھو دے تو کچھ نہیں کھوتا،
اگر حوصلہ کھو جائے تو بہت کچھ کھو جاتا ہے،
آبرو کھوئی جائے تو قریباً سب کچھ کھو جاتا ہے،
لیکن روح کھوئی گئی تو سب کچھ ہی کھو گیا۔"

پنجاب اسٹوڈنٹس فیڈریشن سے خطاب

۲ر مارچ ۱۹۴۱ء

سرکاری زبان اردو ہے

"اگر پاکستان کے مختلف حصوں کو باہم متحد ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے تو اس کی سرکاری زبان ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ میری ذاتی رائے میں اردو ہے اور صرف اردو۔"

۲۴ر مارچ ۱۹۴۸ء

جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی

سکاؤٹنگ

"سکاؤٹنگ ہمارے جوانوں کے کردار کی تعمیر میں بہت اہم حصہ لے سکتی ہے۔ انہیں منظم، مفید اور اچھا شہری بنا سکتی ہے۔"

۲۲ر دسمبر ۱۹۴۷ء

پاکستانی سکاؤٹوں سے خطاب

سیاست

"سیاست کا مطلب انصاف کے نعروں یا رواداری یا خیر سگالی کی چیخ و پکار پر بھروسہ کرنا نہیں ہے۔ سیاست کا مطلب ہے طاقت اور صرف طاقت۔"

۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۷ء

اجلاس مسلم لیگ لکھنؤ

سیاسی دباؤ

"آپ کو کسی قسم کے سیاسی دباؤ میں نہیں آنا چاہیئے۔ آپ کو کسی سیاسی جماعت یا کسی سیاست دان کا اثر نہیں لینا چاہیئے اگر آپ واقعی پاکستان کا وقار بلند کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کسی طرح کے دباؤ کا شکار نہیں ہونا چاہئے بلکہ عوام اور مملکت کے سچے خادم کی حیثیت میں اپنا فرض بے خوفی اور بے غرضی سے بجا لاتے رہیئے۔ خدمت مملکت کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو ریڑھ کی ہڈی جسم کے لئے۔" ۱۴ر اپریل ۱۹۴۸ء

افسران حکومت سے خطاب۔ پشاور

شہدا کو خراجِ تحسین

"آج میرے تمام جذبات اُن بہادر مجاہدین کی طرف لگے ہوئے ہیں جنہوں نے خندہ پیشانی اور استقامت سے اپنا سب کچھ اور اپنی پیاری زندگی تک کو قربان کر دیا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان اُن کا ممنون رہے گا اور اُن کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی، جنہوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جانیں دے دیں، اور وہ اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔" ۱۸ر اگست ۱۹۴۷ء

جمعۃ الوداع

صحیح انتخاب "میرا مشورہ ہے کہ لیڈروں کے انتخاب میں ہمیشہ احتیاط کریں۔ آدھی جنگ تو لیڈروں کے صحیح انتخاب ہی سے فتح ہو جاتی ہے۔"

۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء
جلسۂ عام۔ حیدرآباد دکن

ضمیر سے بڑھ کر کوئی شے نہیں "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا میں آپ کے ضمیر سے بڑھ کر کوئی شے نہیں ہے۔ جب آپ اپنے خدا کے حضور میں پیش ہوں تو آپ خود اعتمادی سے کہہ سکیں کہ جو پر جو فرائض عائد تھے، وہ میں نے کامل دیانت، خلوص اور وفاداری کے ساتھ ادا کر دیئے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ جذبہ اپنے میں پیدا کر لیں گے اور اسی کے مطابق زندگی کا ہر کام انجام دیں گے۔"

۱۲ فروری ۱۹۴۸ء
سرکاری ملازمین سے خطاب۔ سبی

طلباء اور خواندہ طبقے سے خطاب "میں طلباء اور خواندہ طبقے سے اپیل کروں گا کہ کسی پر انحصار نہ کیجئے مگر آپ کو اپنے بازوؤں اور اپنی قوتوں پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیئے کہ آئندہ مملکت کی باگ ڈور آپ ہی نے سنبھالنی ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہیئے کہ ضبط و نظم کی تربیت حاصل کریں اور ان ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے لیس ہو جائیں، جو کل آپ کے کندھوں پر آنے والی ہیں۔"

طلباء سے خطاب۔ لاہور

۸ مارچ ۱۹۴۷ء

طالب علم پاکستان کے حقیقی معمار ہیں "نوجوان دوستو! اب میں آپ ہی کو پاکستان کا حقیقی معمار سمجھتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی باری پر کیا کچھ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس طرح رہیئے کہ کوئی آپ کو گمراہ نہ کر سکے۔ کوئی آپ کو غلط طور پر استعمال نہ کر سکے۔ اپنی صفوں میں مکمل اتحاد اور استحکام پیدا کیجئے۔ ایک مثال قائم کر دیجیئے کہ نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ آپ کا اصل کام کیا ہونا چاہیئے۔ اپنی ذات سے وفا، اپنے والدین سے وفا۔ اپنی مملکت سے وفا، اپنے مطالعے پر کامل توجہ۔"

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء
جلسۂ عام۔ ڈھاکہ

عزمِ راسخ "میں جانتا ہوں کہ ہمارے پاس فضائی طاقت نہیں، ٹینک نہیں، بحری اور بری فوج بھی نہیں، لیکن یہ سب کچھ مل جائے گا ہو سکتا ہے، کہ آپ کو ان طاقتوں کی اور ان چیزوں کی ضرورت ہی پیش نہ ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کا عزم راسخ ہو۔ یقین پختہ ہو۔ اور آپس میں اتحاد کامل ہو۔ تب آپ اپنے مقصد حصول پاکستان کو مکمل تنظیم کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔"

۲۱ فروری ۱۹۴۸ء
بری فوج کے نوجوانوں سے خطاب

عظمتِ اسلام "تمام دشواریوں کے باوجود مجھے یقین ہے کہ مسلمان کسی دوسرے فرقے کی نسبت بہتر سیاسی دماغ رکھتے ہیں۔ سیاسی شعور مسلمانوں کے خون میں ملا ہوا ہے۔ ان کی رگوں اور شریانوں میں دوڑ رہا ہے اور اسلام کی باقی ماندہ عظمت ان کے دلوں میں دھڑک رہی ہے۔"

۱۹۳۹ء
عربک کالج، دہلی

علم تلوار سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے "یہ تلوار جو آپ نے مجھے عنایت کی ہے۔ صرف حفاظت کے لئے اٹھے گی۔ لیکن فی الحال جو سب سے ضروری امر ہے، وہ تعلیم ہے۔ علم تلوار سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ جایئے اور علم حاصل کیجئے۔" ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء

اجلاس طالبعلم مسلم لیگ کوئٹہ

عوامی رائے "دنیا کی کوئی طاقت منظم عوام کی رائے اور مرضی کی مزاحمت نہیں کر سکتی عوامی رائے کبھی غلطی پر نہیں ہوتی۔" ۳۰ جولائی ۱۹۴۷ء

بہار کے ہم لیڈروں کے قتل پر اظہار افسوس

فلسطین "ہم برصغیر کے مسلمان تقسیم فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کے ظالمانہ، ناجائز اور غیر منصفانہ فیصلے کے خلاف شدید ترین لب و لہجہ میں شدید ترین احتجاج کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ برصغیر کے مسلمان امریکہ یا کسی اور ملک کی مخالفت مول نہیں لینا چاہتے۔ لیکن ہماری حسِ انصاف ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم فلسطین میں اپنے عرب بھائیوں کی ہر ممکن طریقے سے مدد کریں۔"

۱۹ دسمبر ۱۹۴۷ء
بی بی سی کے نمائندے سے انٹرویو

قائداعظم کا ہمعصر ساتھیوں کو خراجِ عقیدت

علامہ اقبال: "علامہ ایک عظیم فلاسفی تھے۔ ان کا پیغام ہمیں خدا پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے۔ وہ نوعِ انسانی کو عمل و حرکت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک عظیم شاعر اور فلسفی تھے تاہم وہ ایک سیاست دان بھی تھے۔ وہ ان چند ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے بنیادی طور پر یہ سوچا کہ مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت ملنی چاہیئے، جہاں وہ آزادی سے اپنے مذہبی رسم و رواج کو اپنا سکیں۔" ۹ دسمبر ۱۹۴۳ء

یوم اقبال پر جلسۂ عام سے خطاب۔ لاہور

نوابزادہ لیاقت علی خان "نوابزادہ لیاقت علی خان میرے دائیں ہاتھ کی حیثیت رکھتے ہیں انہوں نے آزاد پاکستان کی خاطر دن رات محنت سے کام کیا۔ ایک نوابزادہ ہوتے ہوئے بھی وہ ایک عظیم محبِ وطن ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ ملک کے دوسرے نواب بھی ان کی تقلید کریں گے۔" ۲۶ دسمبر ۱۹۴۳ء

خطاب آل انڈیا مسلم لیگ کراچی

مولانا شوکت علی "وہ جس راستے کو اپنے خیال میں صحیح سمجھتے اس پر گامزن ہو جاتے اور ان کے پائے ثبات میں یکسر متزلزل نہ ہوتا تھا وہ پکے اور راسخ ایمان والے تھے۔ انہوں نے آخر وقت تک "بشرط استواری" "اسلام سے وفا کی۔ کوئی لالچ ان کو اپنے راستے سے ایک انچ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی۔ ان کا طریق عمل صحیح ہو یا غلط۔ لیکن جب انہیں ایک دفعہ یقین ہو جاتا تھا کہ یہ راستہ اسلام کی بہتری کا ہے تو پھر وہ بے خوف و خطر اس پر چل پڑتے تھے۔ انہوں نے آخر وقت تک مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔" ۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء

خطاب آل انڈیا مسلم لیگ۔ پٹنہ

خواجہ ناظم الدین "سر ناظم الدین ایک ذمہ دار لیڈر تھے۔ ان کا کردار بے داغ تھا۔"

صدارتی خطاب۔ صوبائی مسلم لیگ کانفرنس جھنگل سراج گنج۔ ۱۵ فروری ۱۹۴۲ء

مس فاطمہ جناح "مس فاطمہ جناح میرے لئے جرأت و روشنی کا ایک منبع تھیں۔ جن دنوں مجھے برطانوی حکومت کا ایک قیدی سمجھا جا رہا تھا اور وہ میری بہن بھی تھی، جس نے مجھے ہمت و مردانگی سے کام لینا سکھایا۔ وہ میری صحت کے متعلق بڑی فکر مند رہتی تھیں۔ وہ میرا بڑا خیال رکھتی تھیں۔"

۹ اگست ۱۹۴۷ء

کراچی کلب میں مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کی طرف سے دی گئی کھانے کی ایک تقریب پر خطاب

قرآنِ کریم "وہ کونسا رشتہ ہے، جس میں منسلک ہونے والے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں۔ وہ کونسی چٹان ہے جس پر اُن کی ملت کی عمارت استوار ہے، وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا کی کتاب "قرآنِ کریم" ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب، ایک اُمت۔"

۱۹۴۳ء

اجلاس مسلم لیگ۔ کراچی

قربانی دینا سیکھیں "ہم جتنی زیادہ تکلیفیں سہنا اور قربانیاں دینا سیکھیں گے، اتنا ہی زیادہ پاکیزہ، خالص اور مضبوط قوم کی حیثیت میں ہم ابھریں گے جیسے سونا آگ میں تپ کر کندن بن جاتا ہے۔" ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

پیغام عید الضحیٰ

قربانی دینا سیکھیں "خدا جن لوگوں سے محبت کرتا ہے، ان کو امتحان اور آزمائش میں بھی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ جو شئے آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہو، اس کی قربانی دیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے حکم خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے عزیز بیٹے کی قربانی پیش کی۔ آج بھی خداوند کریم پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کا امتحان لے رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہت ہی بڑی بڑی قربانیاں طلب کی ہیں۔ ہماری نوزائیدہ مملکت دشمنوں کے لگائے ہوئے زخموں سے چور ہے۔ ہندوستان میں ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم توڑے جا رہے ہیں اور بدلے لئے جا رہے ہیں محض اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہیں اور انھوں نے پاکستان کے قیام میں مدد دی تھی اور اس سے ہمدردی ظاہر کی تھی، چاروں طرف سے تاریک بادلوں نے ہمیں گھیر رکھا ہے مگر ہم ان کے خوف سے رک نہیں سکتے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے قربانی کا وہی جذبہ پیش کیا جیسا حضرت ابراہیمؑ نے کیا تھا تو مصیبتوں کے بادل چھٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کی طرح ہم پر بھی اپنی رحمتوں کی بارش کرے گا۔

آیئے آج عید الاضحیٰ کے دن جو اسلام کے اس جذبۂ ایثار اور قربانی کا مظہر ہے جس کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے، عہد کریں کہ ہم اسے تصورات کے مطابق اس نئی مملکت کی تخلیق میں بڑی سے بڑی قربانی دینے اور آزمائشوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے اور ہم اپنی ساری قوتیں اور سارے وسائل اس مقصد کے حصول پر صرف کر دیں گے۔ یہ وقت ہر چند کہ بہت نازک ہے مگر مجھے پختہ یقین ہے کہ ہم اس پر غالب آئیں گے کیونکہ ہم اپنی طویل تاریخ کے دوران میں ایسے بہت سے طوفانوں کے منہ پھیر چکے ہیں گو دشمن اپنی کوششوں میں مصروف ہے مگر اس کے باوجود ہم آلام و مصائب کی اس تاریک رات سے کامران ہو کر نکلیں گے اور دنیا کو دکھا دیں گے کہ یہ مملکت محض زندگی کے لئے نہیں۔ بلکہ اچھی زندگی گذارنے کے لئے بنی ہے۔" ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

پیغام عید

قیامِ پاکستان "دیکھیے پاکستان کا قیام ایک ایسا واقعہ ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے۔ اور اگر ہم نے دیانتداری، تندہی اور بے غرضی کے ساتھ کام کیا، تو یہ ہر سال بہ سال شاندار ترقی کرتی رہے گی۔ مجھے اپنے عوام پر کامل بھروسہ ہے اور یقین ہے کہ ہر موقع پر وہ اسلام کی تاریخ، شان و شوکت اور روایات کے مطابق عمل پیرا ہوں گے۔

قدرت نے آپ کو ہر چیز سے سرفراز کیا ہے۔ آپ کے پاس لامحدود وسائل موجود ہیں۔ آپ کی ریاست کی بنیادیں مضبوطی سے رکھ دی گئی ہیں، اب یہ آپ کا کام ہے کہ اس کی تعمیر کریں، اور جلد از جلد اور عمدہ سے عمدہ تعمیر۔ سو آگے بڑھئے اور بڑھتے ہی جایئے۔"

۱۴ اگست ۱۹۴۸ء

پاکستان کی پہلی سالگرہ

کام، کام اور کام "آیئے ہم اپنی عظیم قوم اور اپنی خود مختار مملکت پاکستان کی تشکیل و تعمیر کے لئے کچھ تدبیر کریں جو آپ کو معلوم ہی ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت بھی ہے اور دنیا بھر میں پانچویں عظیم آزاد مملکت بھی۔ اب یہ ہر مسلمان کے لئے سنہری موقع ہے اور اس کی خوش قسمتی بھی کہ وہ اپنے حصے کا بھرپور اور مکمل کردار ادا کرے اور بڑی سے بڑی ذاتی قربانیاں دے۔ اور پاکستانی قوم اور ملک کو دنیا کی عظیم ترین قوم اور ملک بنانے کے لیے مسلسل، ان تھک اور شبانہ روز محنت کرے اور اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ کام کریں، کام اور کام، اور کامیابی ہمارے لئے یقینی ہے۔" ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء

ریڈیو پاکستان کے ایک نشری بیان سے۔

کامیابی کا راز "اس وقت میدانِ سیاست میں ہندو مسلمانوں کی جنگ ہو رہی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں، کون فتح یاب ہو گا۔ علم غیب خدا کو ہے۔ لیکن میں ایک مسلمان کی حیثیت سے علی الاعلان کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم قرآن مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنا کر شیوۂ صبر و رضا پر کاربند ہوں اور اس ارشادِ خداوندی کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت یا کئی طاقتیں مل کر بھی مغلوب نہیں کر سکتیں۔ ہم تعداد میں کم ہونے کے باوجود فتح یاب ہوں گے، اور اُسی طرح فتح یاب ہوں گے، جس طرح مٹھی بھر مسلمانوں نے ایران و روم کی سلطنتوں کے تختے اُلٹ دیئے تھے۔"

جلسۂ عام حیدرآباد (دکن)

۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء

کشمیر "میں کشمیر کے مسئلے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، کیونکہ اقوام متحدہ اس پر غور کر رہی ہیں، اور ان حالات میں میری رائے کا اظہار صورتِ حال کو مزید بگاڑ سکتا ہے۔"

بیان کراچی ۱۹۴۸ء

"کشمیر سیاسی اور فوجی اعتبار سے پاکستان کی شہ رگ ہے۔ کوئی خوددار ملک اور قوم یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اپنی شہ رگ کو دشمن کی تلوار کے حوالے کر دے۔"

وفات سے چند روز قبل ستمبر ۱۹۴۸ء

میں کانگرس سے پوچھتا ہوں کہ وہ کشمیر میں کیا کر رہی ہے؟ آریہ سماجی، ہندو مہاسبھائی کانگرسی

قوم پرست اور کانگرسی اخبار یہ سب کشمیر کے معاملے میں کیوں چپ سادھے ہوئے ہیں۔ کیا اس وجہ سے کہ کشمیر ہندو ریاست ہے؟ یا اس وجہ سے کہ کشمیر کی آبادی میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔"

۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء
اجلاس مسلم لیگ۔ پٹنہ

کفایت شعاری

"کفایت شعاری ایک قومی دولت ہے۔ اس سے ہماری مملکت کی تعمیر و ترقی میں بہت مدد ملے گی۔ اس لئے روپیہ کم خرچ کیجئے اور سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیے۔" ۵ مارچ ۱۹۴۸ء

قوم کے نام پیغام

کلنک کا ٹیکہ

"جو لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاکستان کو ختم کر دیں گے، بڑی سخت بھول میں مبتلا ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کا شیرازہ بکھیرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس پاکستان کا جس کی جڑیں بڑی مضبوطی اور گہرائی کے ساتھ قائم کر دی گئی ہیں۔ ہمارے دشمنوں کے اُن حوالوں یا ارادوں کا نتیجہ، جس کی وجہ سے وہ قتل اور خون ریزی پر اتر آئے ہیں، سوائے اس کے کچھ نہ نکلے گا کہ کچھ اور معصوم اور بے گناہ انسانوں کا خون ہو۔ یہ لوگ اپنی حرکتوں سے اپنے فرقہ کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہیں۔ مہذب و متمدن دنیا ان کے وحشیانہ طرز عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ جس نے یہ آزاد و خود مختار سلطنت ہمیں عطا کی ہے، وہ یہاں کے باشندوں کو مصائب و آلام برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر و استقلال عطا فرمائے اور انہیں یہ صلاحیت بھی دے کہ ہر قسم کے اشتعال کے باوجود وہ پاکستان کی خاطر اس کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں۔"

۳۰ اگست ۱۹۴۷ء
ایک بیان

گاندھی کی موت پر اظہار تعزیت

"مجھے یہ معلوم کر کے از حد صدمہ ہوا کہ گاندھی جی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ موت کے بعد مرنے والوں سے کوئی جھگڑا نہیں رہتا۔ ہمارے اور ان کے درمیان چاہے کیسے ہی سیاسی اختلافات کیوں نہ ہوں، لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے ملک کے سب سے بڑے آدمی تھے اور ہندوؤں کے بزرگ ترین رہنما تھے اور دنیا کے سب امن پسند حلقے ان کی عزت و تکریم کرتے تھے۔ ان کی موت ایسے وقت واقع ہوئی جب کہ ہندوستان اور پاکستان کو آزادی ملی تھی اور ان کے ملک پر بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ ان کی حسرت ناک موت سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے، اسے پُر کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ میں اس حادثہ فاجعہ میں ہندوؤں کی عظیم قوم سے گہری ہمدردی ظاہر کرتا ہوں۔" ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء

ایک بیان

مساوات

"اسلام میں انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ مساوات، آزادی اور اخوت اسلام کے اساسی اصول ہیں۔

اسلام اور اس کی عالی نظری نے جمہوریت سکھائی ہے۔ اسلام نے مساوات سکھائی ہے۔ ہر شخص سے انصاف اور رواداری کا حکم دیا ہے۔ کسی بھی شخص کے پاس کیا جواز ہے کہ وہ عوام الناس کے لئے انصاف اور رواداری پر اور دیانت داری کے اعلیٰ معیار پر مبنی جمہوریت، مساوات اور آزادی سے گھبرائے۔" ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء

کراچی بار ایسوسی ایشن

مسلم لیگ

"کسی پر تکیہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہم کو اپنے آپ پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ میں ہر شخص کا دوست بننے پر رضامند ہوں۔ لیکن بھروسہ اپنی ہی طاقت پر کروں گا۔ مسلم لیگ نے امسال بہت معقول کام کئے ہیں۔ لیکن ابھی یہ کام کا آغاز ہی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوستان میں بھی درحقیقت جنگ ہو رہی ہے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ کندھے سے کندھا ملا کر مسلم لیگ کی صفوں میں کھڑے ہو جاؤ۔"

مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

"میں ہر انصاف پسند اور سچے مسلمان سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی جماعت کی فلاح بہبود کی غرض سے متحد و متفق ہو کر مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر آکر اس کے پرچم کے نیچے کام شروع کر دے۔"

۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء
سندھ مسلم لیگ کانفرنس۔ کراچی

"مسلمان ایک خدا، ایک کتاب اور ایک رسول پر یقین رکھتے ہیں۔ مسلم لیگ کی کوشش یہ ہے کہ ان کو ایک پلیٹ فارم پر ایک پرچم تلے جمع کیا جائے۔ یہ پرچم پاکستان کا پرچم ہے۔"

۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء
مسلم لیگ کانفرنس۔ پشاور

مجھ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے

"مجھے معلوم ہے کہ مسلمان دلیر اور بہادر ہیں، مگر وقت ایسا ہے کہ اس وقت گھر کی خبر لینی چاہیئے۔ کیا تم نے اپنے گھر کی حالت درست کر لی ہے؟ اس پر غور کیجئے اور خود اپنے دل سے پوچھئے کہ اس کا جواب کیا ہے؟ میں جہاں کہیں جاتا ہوں یہی سنتا ہوں: "قائد اعظم ہم آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔" میں کہتا ہوں قائد اعظم ہرگز ہرگز حکم دینے کے لئے تیار نہیں، جب تک اُسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ مسلمانوں کا جو خون بہے گا وہ رائیگاں نہیں جائے گا۔ اگر میں یقین کئے بغیر مسلمانوں کو حکم دے دوں تو میں جری نہیں ہوں گا بلکہ مجرم ہوں گا۔ اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں پہلے اپنے گھر کی حالت درست کرو۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ مگر ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا۔ بلند بانگ دعوؤں اور باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمانوں نے ایک ایسا آدمی ڈھونڈ لیا ہے جو ان کی کمزوریوں اور خوبیوں دونوں سے واقف ہے۔ لہٰذا اس کا ہاتھ بٹاؤ اور اس کی مدد کرو۔ میں بھی انسان ہوں مجھ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو اختیار ہے کہ میرے کام کے بارے میں مشورے دے اور اس پر تنقید کرے۔ یقین کیجئے کہ ہر خط اور تار جو مجھے بھیجا جاتا ہے، میں خود پڑھتا ہوں ایک ایک سطر پڑھتا ہوں اور میرا زیادہ تر وقت اسی میں گزرتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان زبانی باتوں کی بجائے جو کچھ سوچے، محسوس کرے مجھے لکھے۔

میں غور کروں گا اور مناسب ہوا تو اس کا مشورہ قبول کر لوں گا۔ میں مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدا نے میری مدد کی تو انشاء اللہ میں اُن کو اُن کی منزل سے قریب لے جاؤں گا۔"

۲ نومبر ۱۹۴۶ء
جلسہ عام دہلی

مطالعہ، مطالعہ اور مطالعہ

"جب تک آپ طالب علم ہیں، عملی سیاست میں حصہ نہ لیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اسلامی تہذیب کو ہر دلعزیز بنانے میں کوشاں ہوں اور اس امر کی حوصلہ افزائی کریں کہ ہندوستان کے مختلف فرقوں میں باہمی خوش خلقی پیدا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں جن کے ذریعے سے

معاشی نظام

"میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ آپ کی "مجلسِ تحقیق" بنک کاری کے ایسے طریقے کیونکر وضع و اختیار کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لئے لاینحل مسائل پیدا کر دیئے ہیں، اور اکثر لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مغرب کو اس تباہی سے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے جو مغرب کی وجہ سے دنیا کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ مغربی نظام افرادِ انسانی کے مابین انصاف کرنے اور بین الاقوامی میدان میں آویزش اور چپقلش دور کرنے میں ناکام رہا ہے بلکہ گزشتہ نصف صدی میں ہونے والی دو عظیم جنگوں کی ذمہ داری سراسر مغرب پر عائد ہوتی ہے۔ مغربی دنیا صنعتی قابلیت اور مشینوں کی دولت کے زبردست فوائد رکھنے کے باوجود انسانی تاریخ کے بدترین باطنی بحران میں مبتلا ہے۔ اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظریہ اور نظام اختیار کیا تو عوام کی پُرسکون خوشحالی حاصل کرنے کیلئے اپنے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہ ملے گی۔

اپنی تقدیر ہمیں اپنے منفرد انداز میں بنانی پڑے گی۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی معاشی نظام پیش کرنا ہے جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے اسلامی تصورات پر قائم ہو۔ ایسا نظام پیش کر کے گویا ہم مسلمانوں کی حیثیت میں اپنا فرض انجام دیں گے۔ انسانیت کو سچے اور صحیح امن کا پیغام دیں گے کہ صرف ایسا امن ہی انسانیت کو جنگ کی ہولناکی سے بچا سکتا ہے۔ صرف ایسا امن ہی بنی نوع انسان کی خوشی اور خوشحالی کا امین و محافظ ہو سکتا ہے۔"

۱۵ر جولائی ۱۹۴۸ء

سٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر خطاب۔

ملکی ضروریات کو مدِنظر رکھیں

"پرانے طرزِ تعلیم اور طرزِ حکومت کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ کلرک پیدا کئے جائیں، اس میں شک نہیں کہ بعض کلرک ذرا اچھے اُٹھ گئے اور ایک بلند مقام پر فائز ہو گئے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مقصد اچھے کلرک حاصل کرنا ہی تھا۔ سول سروس میں زیادہ تر خود انگریز ہی رہے تھے، ہندوستانیوں کو سول سروس میں داخل کرنے پر بہت بعد میں عمل کیا گیا۔ بہرحال پورا اصول اور خیال یہ تھا کہ ایک خاص قسم کی ذہنیت، ایک نفسیات، ایک مخصوص ذہنی کیفیت پیدا کی جائے۔ یہ کہ ایک عام آدمی جب بی اے یا ایم اے پاس کر لے تو بس سرکاری ملازمت ڈھونڈتا پھرے اگر ملازمت مل گئی تو سمجھ لیا کہ منزل پالی، اس سے زیادہ بلندی کا تصور بھی نہیں کیا گیا۔ میں جانتا ہوں اور آپ سب جانتے ہیں کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ ایم اے پاس کی آمدنی ٹیکسی ڈرائیور سے بھی کم ہوتی ہے، اور سرکاری ملازمین میں سے بیشتر ایسی پست زندگی بسر کر رہے ہیں کہ اُن سے کہیں اچھی ایسے لوگ بسر کر رہے ہیں جو پرائیویٹ اداروں میں ادنیٰ ملازمتوں پر کام کرتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اب آپ اس پُرانے ڈھرے سے نکلیں، اس ذہنیت کو دُور کریں۔ اب آپ آزاد پاکستان میں ہیں، حکومت ہزاروں لوگوں کو نہیں لے سکتی، یہ ناممکن ہے۔ سرکاری ملازمت حاصل کرنے کی تگ و دو میں ایک طرح کی مقابلہ بازی شروع ہو جاتی ہے جس سے احساسِ کمتری میں مبتلا ہونا ناگزیر ہے حکومت میں صرف چند لوگوں کی کھپت ہو سکتی ہے۔ اور جن باقی لوگوں کو کوئی سرکاری ملازمت نہیں مل سکتی، وہ ہمیشہ اپنی مایوسی اور ناکامی کی وجہ سے ایسے لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو حکومت کے خلاف حربہ بازی کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ اب آپ کی توجہ، آپ کا ذہن، آپ کے مقاصد، آپ کی تمنائیں کاموں کے دوسرے راستوں، دوسرے میدانوں، دوسری منزلوں کی طرف ہو جائیں۔ آپ کے لئے کئی ایسی راہیں رفتہ رفتہ کھلتی جائیں گی۔ دستی کام کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہئے ہمارے ہاں ٹیکنیکل تعلیم کی زبردست گنجائش ہے۔ کیونکہ ہمیں کاریگروں اور ہنرمندوں کی اشد ضرورت ہے۔ آپ معاشیات، بنک کاری، تجارت، امورِ کاروبار، قانون وغیرہ کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جس سے کئی امکانات ترقی پیدا ہو گئے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ نئی صنعتیں قائم ہو رہی ہیں، کارخانے لگ رہے ہیں نئے بنک، نئی بیمہ کمپنیاں اور نئے تجارتی ادارے کھل رہے ہیں یہ آپ کے سامنے کھلے ہوئے نئے میدان ہیں اور نئے راستے نئی منزلوں کی طرف لے جانے والے، ان کے متعلق غور کیجئے، توجہ دیجئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ سرکاری ملازمت کی نسبت کہیں زیادہ فائدے میں رہیں گے۔ سرکاری ملازمت میں کیا رکھا ہے صبح شام تک کلرکانہ ذہنیت میں گھرے رہنا اور انتہائی تکلیف دہ اور صبر آزما حالات میں زندگی بسر کرنا، اگر آپ صنعت و حرفت کی راہ پر چلیں گے تو آپ بہت زیادہ خوش رہیں گے۔ نہ صرف خوش بلکہ خوش حال بھی۔ اور خوشی اور خوش حالی کے مزید مواقع ہر وقت آپ کے منتظر رہیں گے۔ اس سے نہ صرف آپ ہی کو فائدہ پہنچے گا بلکہ پاکستان کو بھی فائدہ ہو گا۔"

جلسہ تقسیمِ اسناد۔ ڈھاکہ

۲۴ر مارچ ۱۹۴۸ء

منافع خوری

"میں ان لوگوں سے مخاطب ہوں، جنہوں نے عوام کے مفاد سے لاپرواہ ہو کر ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری سے اپنے ہاتھ رنگے ہیں۔ میں ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنا یہ غیر اخلاقی پیشہ فوراً ترک کر دیں۔ پاکستان میں ذخیرہ اندوزوں اور منافع خوروں کے لئے کوئی جگہ نہیں، وہ قوم کے جسم کو مہلک مرض بن کر کھاتے جا رہے ہیں۔ ان کو ملیا میٹ و نابود کر دیا جائے گا، حکومت کا مقصد یہ ہے کہ ملک اور قوم کو فائدہ پہنچائے۔"

ویکا الیکشائل ملز کے افتتاح کے موقع پر

۲۶ر ستمبر ۱۹۴۷ء

منزلِ مقصود

"ہم نے قطعی طور پر اور ہمیشہ کے لئے پاکستان کو اپنی منزلِ مقصود بنا لیا ہے اور ہم اس کے لئے لڑنے مرنے کو تیار ہیں۔ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی کو دل میں جگہ نہ دیجئے گا۔ وہ جمہوریت جو مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے ذہن میں ہے، ہلاک ہو چکی ہے۔ ہم تعداد میں کم ہو سکتے ہیں، کم ہیں، مگر میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ ہم مسلمان اگر چاہیں اور ارادہ کر لیں تو آپ کو کانگرس سے کہیں زیادہ تکلیف دے سکتے ہیں۔ آپ اس حقیقت سے بے خبر ہوں تو ہوں، مگر میں بخوبی آگاہ ہوں۔ میں نے یہ بات دھمکی کے لئے نہیں، محض آپ کی آگاہی کے لئے کہی ہے۔"

۱۹ر نومبر ۱۹۴۰ء

مرکزی اسمبلی

موت سے نہ ڈرو

"اپنا اخلاص ہر صورت میں بلند رکھو۔ موت سے نہ ڈرو۔ ہمارا مذہب یہی سکھاتا ہے کہ ہمیں موت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ اسلام اور پاکستان کی عزت بچانے کے لئے ہمیں موت کا مقابلہ بہادری

سے کرنا چاہیئے۔ مسلمان کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعۂ نجات نہیں ہو سکتا کہ وہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مر جائے۔"

طلباء سے خطاب۔ لاہور

میں لڑتا رہوں گا

"خدا کی قسم جب تک ہمارے دشمن ہمیں اٹھا کر بحیرۂ عرب میں نہ پھینک دیں گے، ہم ہار نہ مانیں گے۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے میں تنہا لڑوں گا، اس وقت تک لڑوں گا جب تک میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے۔ مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اگر کبھی کوئی ایسا وقت آجائے کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑنی پڑے تو کسی صورت میں ہتھیار نہ ڈالیں۔ اور پہاڑوں میں، جنگلوں میں، میدانوں میں اور دریاؤں میں جنگ جاری رکھیں۔

میں مولانا نہیں ہوں

"میں کوئی مولوی ہوں نہ مولانا، اور نہ مجھے یہ دعا ہے کہ میں اخلاقیات کا فاضل اجل ہوں، لیکن مجھے اپنے عقائد کا تھوڑا بہت علم ضرور ہے، اور میں اپنے عقیدے میں راسخ الاعتقاد ضرور ہوں، خدا کے لئے یہ بتاؤ کہ قرارداد لاہور کو اسلام دشمنی سے کیا تعلق ہے؟ کیوں آخر یہ اسلام کے منافی ہے؟"

۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء

وفاق مسلم طلباء پنجاب

نبی کریمؐ کے حضور نذرانۂ عقیدت

"آج ہم یہاں دنیا کی عظیم ترین ہستی کو نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آپؐ کی عزت و تکریم کروڑوں عام انسان ہی نہیں کرتے، بلکہ دنیا کی تمام عظیم شخصیتیں آپؐ کے سامنے سر جھکاتی ہیں۔ میں ایک عاجز ترین، انتہائی خاکسار، بندۂ ناچیز اتنی عظیم، عظیموں کی بھی عظیم ہستی کو بھلا کیا اور کیسے نذرانۂ عقیدت پیش کر سکتا ہوں۔ رسولِ اکرمؐ عظیم مصلح تھے، عظیم رہنما تھے، عظیم واضع قانون تھے، عظیم سیاست دان تھے، عظیم حکمران تھے۔"

۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء

کراچی بار ایسوسی ایشن

نجات کا صحیح راستہ

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے، جو قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر عمل کریں۔"

شاہی دربار۔ سبی۔ بلوچستان

ووٹ قومی امانت ہے

"اپنے ووٹ کو ذاتی مفاد کے حصول کی خاطر نہ ڈالئے بلکہ اسے قوم کی امانت سمجھیئے۔"

۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء

ڈیرہ اسماعیل خان

ہم آہنگی

"مغربی پاکستان مشرقی پاکستان سے تقریباً ایک ہزار میل کے فاصلے پر ہے اور درمیان میں ہندوستان کا علاقہ ہے۔ ایک بیرونی ملک کے طالب علم کے ذہن میں سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوگا کہ ایسا کیونکر ممکن ہے؟ اتنے دور دراز فاصلوں پر واقع دو صوبوں کی حکومتوں میں وحدت اور ہم آہنگی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ میں اس سوال کا جواب صرف ایک لفظ میں دے سکتا ہوں، وہ چیز ہے "ایمان" اللہ پر ہمارا ایمان، اپنی ذات پر ہمارا ایمان، اپنی تقدیر پر ہمارا ایمان۔"

آسٹریلیا کے لوگوں کے نام نشریاتی پیغام ۱۹ فروری ۱۹۴۸ء

ہم ایک قوم ہیں

"میں آپ لوگوں کی طرح جوان سال تو نہیں ہوں، لیکن آپ کے ولولوں اور جذبات نے مجھے جوان بنا دیا ہے۔ یہ گزشتہ سات سال کے عرصے میں آپ کی ان تھک کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج میں اپنے دل میں عظیم الشان قوت کا احساس پاتا ہوں۔ اب ہم بجا طور پر یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم ایک فرقہ نہیں بلکہ ایک قوم ہیں۔"

مئی ۱۹۴۴

ہم سب ایک ہیں

"میں چاہتا ہوں کہ آپ بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان وغیرہ کی اصطلاحوں میں بات نہ کریں۔ میں مانتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ وحدتیں ہیں۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ وہ سبق بھول گئے ہیں۔ جو تیرہ سو سال پہلے آپ کو سکھایا گیا تھا؟ اگر مجھے اجازت دی جائے۔ تو کہوں گا کہ یہاں آپ سب باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں، بنگال کے اصلی باشندے کون تھے؟ وہ ہرگز نہیں جو آج کل بنگال میں رہتے ہیں۔ پس یہ کہنے کا آخر کیا فائدہ ہے کہ ہم پنجابی ہیں، ہم سندھی ہیں؟ نہیں! ہم مسلمان ہیں۔

اسلام نے ہمیں یہی سبق دیا ہے، اور آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ آپ خواہ کچھ بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں، آپ اوّل و آخر مسلمان ہیں اب آپ باقاعدہ ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ خود کو ایک قوم، ایک عظیم قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے اس صوبائی عصبیت کو فوراً ترک کر دیجیئے۔ صوبائی عصبیت بھی سنی شیعہ وغیرہ کی فرقہ واری کی طرح ایک بہت بڑی لعنت ہے۔"

۲۱ مارچ ۱۹۴۸

جلسۂ عام۔ ڈھاکہ

ہم عربوں سے ہمدردی رکھتے ہیں

"اسلام ہماری زندگی اور ہمارے وجود کا بنیادی سرچشمہ ہے۔ اسلام نے ہمارے ثقافتی اور تہذیبی ماضی اور گزشتہ روایات کو عرب دنیا سے استوار بستہ، گہرا اور قریب کر رکھا ہے کہ اس امر میں تو کسی کو شبہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم عربوں اور اُن کے مسائل اور مقاصد سے مکمل ترین ہمدردی رکھتے ہیں۔"

۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء

شرق اردن کے سفیر کے استقبال میں

ہمارا فرض ہے

"ہمیں پاکستان کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے قربانیاں دینی چاہئیں، اور اگر یہ مانگے تو اپنی جانیں بھی نذر کر دینی چاہیئے، تاکہ یہ دنیا بھر کی ایک شاندار عظیم اور خوشحال مملکت بن جائے۔"

بار ایسوسی ایشن۔ کراچی

۵ جنوری ۱۹۴۸ء

ہمارا کوئی دوست نہیں

"ہمارا کوئی دوست نہیں ہے نہیں۔ انگریز پر بھروسہ ہے نہ ہندو بنئے پر۔ ہم دونوں کے خلاف جنگ کریں گے خواہ وہ آپس میں متحد ہی کیوں نہ ہو جائیں۔"

۲۴ نومبر ۱۹۴۵ء

اجلاس عام۔ پشاور

ہندوستان کی تقسیم

"قدرت نے پہلے ہی سے ہندوستان کو تقسیم کر رکھا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں۔ ہندوستان کے نقشے پر مسلم ہندوستان اور ہندو ہندوستان پہلے ہی سے موجود ہیں۔ نہ معلوم اس کے متعلق اتنا واویلا کیوں کیا جاتا ہے۔ وہ ملک ہے کہاں جس کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے؟ اور وہ قوم ہے کہاں جس کی قومیت فنا کی جانے کو ہے!

وہ طاقت جس کے قبضۂ قدرت میں آج ہندوستان ہے، وہ انگریزوں کی طاقت ہے۔ اور یہ جو ایک خیال دماغوں میں بیٹھ گیا ہے کہ ہندوستان ایک متحدہ ملک ہے اور اس کی ایک حکومت ہے، وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ انگریز اس سارے ملک پر حکمران ہیں۔"

۲۶ مئی ۱۹۴۰ء

مسلم لیگ کانفرنس۔ بمبئی

تیسرا باب

خراجِ عقیدت

قائداعظم محمد علی جناح ایک اولوالعزم انسان تھے۔ آپ کی زندگی بڑے بڑے حادثات اور مشکلات سے نبرد آزما رہی۔ مگر آپ نے اپنے عزم و ہمت سے ہر مشکل کو حل کر کے رکھ دیا اور زندگی کے تمام حوادث سے مسکراتے ہوئے گزر گئے۔ ہر جگہ فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کی زندگی کے تمام اوصاف کو اپنی زندگیوں میں سمو کر پاکستانی قوم کو دنیا کی قوموں میں سربلند و سرفراز کر دیں۔

ایک قائد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دلیر ہو، نڈر ہو، بے باک ہو، جری ہو، وہ جس بات کو حق سمجھتا ہو، پوری بے باکی سے اس کے اظہار کی جرأت بھی رکھتا ہو— بادشاہ کے سامنے بھی —— اور جلاد کے سامنے بھی ——

بڑے آدمیوں کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ ان کی بڑائی کا تذکرہ ہر کہ و مہ کی زبان سے جاری ہو اور اپنے بیگانے طوعاً و کرہاً ان کی عظمتوں کا اعتراف کریں۔

قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت کے متعلق اپنوں اور غیروں نے بڑے چوڑے ظرف کے ساتھ اظہارِ عقیدت کیا ہے۔

اہلِ پاکستان کو مبارک کہ ان کا قائد صرف انہی کا قائد نہیں۔ ساری دنیا میں عظمت و قیادت کا ایک ستون تسلیم ہوتا ہے۔

آغا خان سر (سلطان سر محمد شاہ) (سابق صدر مسلم لیگ، فرقہ اسماعیلیہ کے روحانی امام)

"مجھے اپنی زندگی میں بے شمار سیاستدانوں سے سابقہ پڑا۔ لائیڈ جارج۔ چرچل۔ کرزن۔ مسولینی۔ گاندھی، لیکن جناح ان سب میں منفرد تھے۔ میرے خیال میں کوئی شخص بھی زیادہ مضبوط سیرت و کردار کا مالک نہ تھا۔ ہمرشی قدر عزیمت و استقامت جو سیاست کا سنگِ بنیاد ہیں۔ جناح میں بدرجۂ اتم ہیں۔"

"محمد علی جناح کسی بھی طاقت کے روبرو جھکنا گناہِ عظیم سمجھتے تھے۔ وہ ایک اعتبار سے نہایت خوش نصیب سیاستدان تھے۔ اس لئے کہ مسولینی جیسے سیاستدانوں کو اپنی زندگی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب کہ قائداعظم نے ہر محاذ پر انگریز اور ہندو دونوں کو شکست دی۔"

آغا شورش کاشمیری (ایڈیٹر چٹان)

"وہ اسلام کے پکے، دیانت دار، ذہین اور بے حد زیرک و دانا تھے۔ ان کی سیاست میں گاندھی —— بھول بھلیاں نہ تھیں۔ آپ کی سیاست مردِ مومن کی سیاست تھی، جو ایمانداری اور دیانتداری پر مبنی تھی۔"

آصف جاہ نظام دکن

"حضرت قائداعظم اپنے پیچھے کچھ اس قسم کی نشانیاں چھوڑ گئے ہیں جن کے سبب سے وہ زندۂ جاوید رہیں گے۔ ان نشانیوں میں سے اہم ترین نشانی پاکستان ہے۔"

"ہمیں مرحوم کے لئے خلوصِ دل سے دعائے مغفرت کرنا چاہیئے، اور جب تک مسلمان کے دم میں دم ہے۔ مرحوم کے احسانات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔"

ابن سعود شاہ (سابق فرمانروائے سعودی عرب)

"بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی اچانک وفات کی خبر سن کر ہمیں انتہائی صدمہ ہوا۔ ہماری طرف سے پُرخلوص ہمدردی قبول کیجئے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ابدی تسکین بخشے۔"

ابوالکلام محی الدین آزاد مولانا (ادیب، مفسر قرآن، عالم، صحافی)

"قائداعظم بے جا جذباتیت کو پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ ہر مسئلے کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیتے تھے۔ اور یہی ان کی کامیابی کا سب سے بڑا راز تھا۔"

اجمل خان حکیم (ممتاز طبیب، تحریکِ آزادی کے قائد)

"مسٹر جناح عملی طور پر وطن پرست ہیں۔ اگر ایک طرف ان کا جوش اور ولولہ کہ ملک سیاسی طور پر آزاد ہو جائے، انہیں کسی کے سامنے سرنگوں نہیں ہونے دیتا۔ تو دوسری طرف وہ سیاسی حالات سے بے خبر نہیں ہیں۔ وہ ہر فرقے کے ساتھ انصاف چاہتے ہیں۔ اور اسی بنیاد پر ملک کی سیاسی تعمیر کے حامی ہیں۔"

احمد سعید کرمانی سید (صدر مسلم لیگ مغربی پاکستان، سابق صوبائی وزیر خزانہ)

"قائداعظم جس بات میں اکثر لیڈروں سے سبقت لے گئے وہ یہ تھی کہ جہاں ایک طرف ان کے دل میں قومی جوش و شجاعت کے جذبات تھے وہاں ان میں تدبر، قابلیت اور سیاسی بصیرت بھی بدرجۂ اتم موجود تھی۔"

احمد سوئیکارنو ڈاکٹر (صدر انڈونیشیا)

"ہز ایکسیلنسی محمد علی جناح کی وفات کی اچانک خبر سے مجھے بہت صدمہ ہوا۔ خدا پاکستانی عوام کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔"

امبیدکر ڈاکٹر (اچھوت لیڈر)

"مسٹر جناح اپنے ارادوں اور رائے میں سخت ہیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جناح کسی قیمت پر بھی برطانیہ کے آلۂ کار نہیں بن سکتے۔ ان کے بڑے بڑے

سے بڑے لیڈر کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ کسی قیمت پر بھی خریدے نہیں جا سکتے۔"

"جناح مرحوم کے قائد ہی اور عوام جناح کے سرفروش پیرو۔"

امیر احمد خاں (راجہ صاحب آف محمود آباد)

"وہ ہمارا استاد، معلم اور رہنما ہے۔ یہی آرزو تصور ہے جو عظیم قائد کے بارے میں ہماری نئی نسل کے اور ہمارے ذہن میں مرتسم ہے۔ ہم نے اس کی خدمت میں اپنی وفاداری اور اخلاص پیش کر دیا۔ اس نے ہمیں دیانت و سچائی پر مبنی سیاست کا درس دیا۔ اور سیاست کے ایک صاف اور سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کی۔ اس نے بے بنیاد قوم پرستی کے اثرات سے ہمارے ذہن کو صاف کر کے ملی کا ایک ایسا صحیح تصور عطا کیا ہے۔ جو ملی کے مفادات کے ساتھ ساتھ اسلام سے بھی پوری طرح وابستہ رکھتا ہے۔ قائد اعظم نے اس تصور کی تشریح و توضیح ایسے ناقابل تردید دلائل کے ساتھ کر دی ہے، کہ جن کی بدولت کشش تحریک کا مانتہ مدد کا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ ہندوستان کے ان علاقوں میں مسلمانوں کی خود مختار ریاستیں تشکیل دینے کی تحریک ہے۔ جہاں اسلام کو غلبہ حاصل ہے۔"

امیر محمد خاں ملک (نواب آف کالا باغ)

"قائد اعظم کی فراست، راست گوئی، عالی حوصلگی، ثابت قدمی، خود اعتمادی اور دیانت داری ضرب المثل تھی۔ جب یہ تمام خصوصیات ایک انسان میں جمع ہو جائیں۔ تو اس کی عظمت کا اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ قوموں کی تقدیر بدل دیا کرتے ہیں۔"

ایس پی سنگھا، دیوان بہادر

"اقلیتیں یتیم ہو گئی ہیں۔ میں اس وقت سکتے میں ہوں۔ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

ایف۔ ای جینیز

"سیاسی مجاہد کی حیثیت سے ہندوستان میں ان (مسٹر جناح) کا کوئی مد مقابل نہیں۔ وہ عامتہ الناس کے بے لوث اور ناقابل تسخیر رہنما ہیں۔"

ایم اے ایچ اصفہانی (سابق مرکزی وزیر صنعت)

"قائد اعظم نے اپنی خداداد قابلیت اور عزم و استقلال سے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن حاصل کیا۔ جب کہ متعصب ہندو اور انگریز اس کے سخت مخالف تھے۔ واقعی قائد اعظم ایک عظیم شخص تھے۔ ذہین و فطین مقرر، ممتاز وکیل اور عظیم مدبر کی حیثیت میں انہوں نے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کیا۔ ان کی عظمت کا راز خود اعتمادی، انتہائی نظم و ضبط اور غیر متزلزل ارادہ تھا۔ انہوں نے ایک مرتبہ جو راہ چن لی، اس سے کبھی انحراف نہ کیا، اور پیش آنے والی تمام مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پا لیا۔ وہ قطعی طور پر جذباتی نہ تھے معتدل مزاج اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے والی ایک عظیم حقیقت پسند شخصیت تھے۔ آپ اپنے ہم عصروں میں سب سے زیادہ دور اندیش تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں خاص صلاحیت ودیعت کی تھی۔"

"قائد اعظم ہی وہ شخص تھے۔ جنہوں نے پُرزور طریق پر مسلمانوں کو ایک قوم منوایا بلاشبہ اس سے قبل بعض شخصیتوں مثلاً علامہ جمال الدین افغانی، علامہ اقبال اور چودھری رحمت علی نے بھی ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک قوم کے طور پر پیش کیا۔ لیکن قائد اعظم نے ایک نعرے کو سیاسی حقیقت میں بدل دیا۔ ان کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ کسی پر اعتبار اور اعتماد کر لینے کے بعد اس کا پورا پورا ساتھ دیتے، اور اسے اپنا قرب دے دیتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں بددیانتی پر شکست کو ترجیح دیتا ہوں۔ ان کو اسراف پسند نہ تھا۔"

ایم اے ملک (ماہر نجوم)

"جو چیز قائد اعظم کے ہاتھ میں سب سے نمایاں نظر آتی ہے، وہ ان کا غیر معمولی قسم کا انگوٹھا ہے جس کی بالائی پور کافی لمبی ہے۔ انگوٹھے کی یہ ساخت زبردست قوت فیصلہ اور قوت ارادی کی مظہر ہے اور ایک ایسی شخصیت کی آئینہ دار ہے جو انتہائی نازک حالات میں بھی اپنے اصولوں پر پوری ثابت قدمی اور صبر سے ڈٹ جانے کی صلاحیت رکھتی ہو، ایسے لوگ مخالف قوتوں کے شدید دباؤ کے سامنے اپنے مسلّمہ اصولوں سے کبھی دست کش نہیں ہوتے ہتھیار نہیں ڈالتے ٹوٹ تو سکتے ہیں جھک نہیں سکتے۔ اصولوں کی پختگی اور اپنے مشن کی صحت و صداقت کا یقین ہی تو بالآخر ان کی کامیابی اور فتح پر منتج ہوتا ہے۔ انگوٹھے کی ان صفات کو سامنے رکھئے اور قائد اعظم کے کریکٹر سے موازنہ کیجئے دونوں میں کس قدر مماثلت ہے۔

انگوٹھے کے ساتھ پوری پوری مناسبت رکھتی ہوئی دوسری نمایاں خصوصیات ان کی انڈی پینڈنٹ (آزاد) دماغی لکیر ہے۔ یہ لکیر زندگی کی لکیر سے ہٹ کر مشتری کے ابھار کے زیریں حصے سے شروع ہو کر ہاتھ کی ہتھیلی کو پھلانگتی سیدھی مارس (مریخ) کے ابھار پر ختم ہوتی ہے۔ دماغی لکیر کا یہ مخرج، محل وقوع اور مقام اختتام، پامسٹری کی نظر میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس طرح کی دماغی لکیر بالخصوص ایسی لکیر جس کا ایک سرا اپنے مخرج سے زندگی کی لکیر سے بھی منسلک ہو، وہ انسانیت کے ان چند محسنین کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے جو بے پناہ دماغی قوت اور قابلیت کے مالک ہوتے ہیں اور جن میں قیادت، رہنمائی، آزادی فکر و عمل، جدت طبع اور پٹی پٹائی راہوں سے ہٹ کر نئی شاہراہوں کی بنیاد کا فطری اور پیدائشی ملکہ ہوتا ہے، مگر ان کی یہ دیانت اور تحقیق ان علوم و افکار میں ہوتی ہے جن میں استدلال اور منطق زیادہ اور جذبات کم ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ قائد اعظم کے ہاتھ پر دماغی لکیر کا اس کیفیت میں پایا جانا قطعی طور پر ضروری تھا۔ کیونکہ خیالی دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کو کسی ایسی ہی شخصیت کی رہنمائی کی ضرورت تھی جو انہیں واقعات اور حالات کا نہایت بے لاگ اور سائنٹفک انداز میں تجزیہ کر کے ٹھوس حقائق سے آشنا کر سکتی تھی

قائد اعظم کی حقیقت پسند شخصیت کا اظہار ان کی مخصوص دل کی لکیر سے ہوتا ہے جو پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان سے شروع ہو کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ دماغ کی لکیر سے مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے گذرتی ہے۔ اس سے نہایت

کر شاخوں کا پھوٹ پھوٹ کر دماغی لکیر پر گرنا ایک معتدل، متوازن اور سلجھی ہوئی طبیعت اور مزاج کا مظہر ہے اور ایک ایسی شخصیت کی آئینہ دار ہے جس کے بارے میں بہ بادل توق پیشین گوئی کی جاسکتی ہے کہ اس سے جذبات کی رَو میں بہہ کر غیر موزوں اور غیر آئینی حرکات کا سرزد ہونا بعید القیاس ہے۔
مذکورہ بالا مطالعہ قائداعظم کے ہاتھ کے بارے میں زیادہ تر سیرت و کردار کے پہلو سے ہے۔ درحقیقت یہی ایک پہلو ہے جو پامسٹری کو سائنٹفک بنیادوں پر استوار کرتا ہے اور اس میں افادیت اور حقیقت پیدا کرتا ہے اور انسان کو اپنے اندر عمدہ سے عمدہ صفات پیدا کرنے کے لئے اُبھارتا ہے۔ اگر "سیرت کا دوسرا نام تقدیر ہے" کی حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ قائداعظم کی عظمت کا راز ان کے بلند کریکٹر میں مضمر ہے اور ان کے بلند کریکٹر کا راز ان کے ہاتھ میں پنہاں ہے۔

مشاہیر عالم میں جس ہاتھ کے ساتھ قائداعظم کے ہاتھ کی کچھ تھوڑی بہت مماثلت ہے، وہ مسٹر چرچل کا ہاتھ ہے۔ دونوں کے انگوٹھے اور قسمت کی لکیریں ایک جیسی ہیں، البتہ چرچل کی دماغی لکیر کی ایک شاخوں میں بٹ جانے کی وجہ سے بڑی وسعت اور ہمہ گیریت کی مظہر ہے۔ مشاہیر عالم میں جس ہاتھ کے ساتھ قائداعظم کے ہاتھ کی بہت کم مماثلت ہے، وہ مہاتما گاندھی کا ہاتھ ہے۔

(بشکریہ اردو ڈائجسٹ، جون ۱۹۷۵ء)

(نوٹ، یہ نقوش و تاثرات جناب ایم اے ملک صاحب نے رسالہ "آہنگ" پر شائع ہونے والی تصویر سے ظاہر کئے ہیں۔ یہ تصویر فوٹو گرافر نے قیام پاکستان کی شام قائداعظم کے قوم سے نشری خطاب کے دوران لی ہے جس میں انہوں نے جوش خطابت میں اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں، اور ان پر منقش علامات اور خدوخال بہت صاف نظر آتے ہیں۔
موصوف پامسٹ دنیا کے اور مشاہیر مثلاً سٹالن، نپولین، ہٹلر، مسولینی، چرچل، گاندھی، نہرو، روزویلٹ اور آئن سٹائن کے نقوش دست بھی دیکھ چکے ہیں اور ان کے پاس موجود بھی ہیں۔

برٹرینڈ رسل لارڈ

(مشہور عالم فلسفی، ریاضی دان، ادیب)

"ہندوستان کے مسلمانوں کی پوری تاریخ میں کوئی شخص ایسا نہیں گزرا، جسے مسلمانوں میں ایسی محبوبیت نصیب ہوئی ہو۔"

بشیر احمد میاں

(مسلم لیگی رہنما، مدیر ہمایوں)

"قائداعظم کو جمہوریت بے حد عزیز تھی۔ اس کا اندازہ مجھے مجلس عاملہ کی کاروائیوں سے ہوا۔ وہ ہر رکن کو آزادی کے ساتھ اظہار رائے کا موقع دیتے تھے۔ وہ گھنٹوں تحمل کے ساتھ اراکین کی آراء سنتے اور کبھی مداخلت نہ کرتے۔"
قرآن حکیم کے متعلق ان کا بڑا اونچا نظریہ تھا۔ ایک روز میں ان سے ملنے گیا۔ تو میں نے ان سے سوال کیا کہ ہم پاکستان کو کن خطوط پر چلائیں گے اور اس سلسلے میں ہمیں رہنمائی کہاں سے حاصل کرنی ہوگی؟ اس وقت قائداعظم کے سامنے تپائی پہ قرآن مجید رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "ہمارے لئے یہ کتاب سب سے زیادہ اچھی رہنما ہے ہم اس سے رہنمائی حاصل کریں گے۔"

بہادر یار جنگ؛ نواب

"قائداعظم پاکستان کے روح رواں تھے۔ ان کی تقریروں سے مسلمانوں کے بجھے ہوئے دلوں میں امید کی کرن پیدا ہو گئی ان کے پژمردہ لبوں پر امید کی کرنیں اور مسکراہٹیں رقصاں ہو گئیں۔ اور وہ اپنے دلوں میں ایک نیا عزم لئے جوق در جوق مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام انہیں دل و جان سے چاہتے تھے۔"

بیورلی نکلس

(برطانوی مصنف)

"مسٹر جناح ایشیا کی عظیم ترین ہستی ہیں اور اس انقلاب آفریں دور کے ہیرو۔ ان کی طبع سلیم کا مظہر ذہانت و فراست تھی۔ قائداعظم بڑے ذہین، معاملہ فہم، دوراندیش اور بہترین سیاست دان تھے۔"
"ایشیا کی اہم ترین شخصیت، ایک ستر سالہ، دراز قد، نحیف الجثہ خوش پوشاک نفاست پسند مرد ہے۔ جو سیاہ ڈوری میں بندھا ایک آنکھ پر چشمہ لگاتا ہے اور گرم ترموسم میں بھی کمر کا کالر پہنتا ہے۔"

پی اےحسن لارنس

(مدیر کل صاف)

"ایک قوم پرست انسان کی حیثیت سے جناح کی شخصیت قابلِ رشک ہے۔ انہوں نے ذاتی اغراض کے پیش نظر کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچایا۔ اپنی بے لوث خدمات کے عوض ہندوستان کے مسلمانوں کے قائداعظم ہیں۔ ان کا ہر ارادہ ہر مسلمان کے لیے حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا حکم مسلمانوں کا آخری فیصلہ ہے جس کی انتہائی خلوص کے ساتھ لفظ بلفظ تعمیل کی جاتی ہے۔"

ثاقب زیروی

(مدیر ہفت روزہ لاہور)

"قائداعظم کی پوری زندگی ہر ذہن پر مشتمل ہے۔ اُس کے قول، اس کی روایت، اُس کی پیش خبریاں، اُس کے عزائم، ہر چیز زندہ و پائندہ ہے۔ بے شک نگاہوں سے اوجھل ہو جانے والے نے کام ہی ایسا کیا تھا، کہ تاریخ اُس کی کسی حرکت کو فراموش نہ ہونے دیتی—انگریز قوم کی پیچ در پیچ حکمتِ عملی اور اس کے ساتھ گٹھ جوڑی ہندو قوم کی بے دید و بے حیا سیاست، غیروں نے کہاں آتی اڑچنیں ڈالی ہوں گی، جس بُری طرح آیات پڑھ پڑھ کر تڑپنے والے اُن بردہ فروشوں نے اُس کے عزائم کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے آہنی عزم نے کسی سے مار نہ کھائی۔ اُس کے استقلال کی تمکنت کی گردن کسی خوفناک آمادگی سے خم نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ منزلِ کامگاری پر جا پہنچا، جہاں سبز ہلالی پرچم کے نیچے ساری پاکستانی قوم اُس کے اشارے پر سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے بے قرار کھڑی تھی۔
اُس کی سوچ آفاقی تھی۔ اس کی زندگی قوم کی زندگی تھی۔ ہمارا خدا اس کی روحِ پُرفتوح پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بیش بہا بارشیں نازل فرمائے۔"

جارج ششم

(شاہ برطانیہ)

جگت نرائن لال (ایڈیٹر تیج دہلی)

"وہ کسی بھی طاقت کے آگے جھکنا نہیں جانتے تھے انہوں نے ہر محاذ پر انگریزوں اور ہندوؤں کو شکست فاش دی"

جواہر لال نہرو (وزیر اعظم بھارت)

"انسان کا قیمتی سے قیمتی سرمایہ یہی ہے کہ وہ ایک اعلیٰ کردار اور عمدہ سیرت کا مالک ہو۔ قائد اعظم کی اعلیٰ سیرت و کردار وہ مؤثر حربہ تھی، جس کے ذریعے انہوں نے اپنی زندگی بھر کے معرکے کو سر کیا"

جوکم الوامسٹر (ایڈیٹر فورم)

"جناح کی جرأت اور بے ساختگی نے ہمیشہ عدالتوں میں ان کی شخصیت کو اجاگر کیا ہے۔ ان کی مقناطیسی شخصیت کا شہرہ ہے۔ وہ کبھی اپنی توہین گوارا نہیں کر سکتے۔ جناب محمد علی جناح کی حاضر جوابی و معاملہ فہمی قانون کی بڑی سے بڑی الجھنوں کو اس طرح سلجھا دیتی ہے کہ ہر شخص انہیں خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے"

حنیفہ جہاں زیبا قاضی موسیٰ (مسز رتی محمد علی کی ایک میزبان خاتون)

"قائد اعظم پاکستان کے جارج واشنگٹن ہیں"

حبیب آزاد (مسز حنیفہ جہاں زیبا مشہور رہنما قاضی عیسیٰ کی بھاوج ہیں) (قائد اعظم کے ڈرائیور، فلم ساز)

"میں اپنے آپ کو سب سے خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں اس لئے کہ مجھے اس عظیم شخصیت کا موٹر ڈرائیور ہونے کا فخر حاصل ہے، جس نے برصغیر کے مسلمانوں کی ایسے وقت میں رہنمائی کی، جب وہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس عظیم شخصیت نے دنیا کے نقشے پر ایک نئی اسلامی مملکت قائم کر کے ایک بار پھر اسلام کا پرچم بلند کر دیا۔ میں نے قائد اعظم کے پاس موٹر ڈرائیور کی حیثیت سے زندگی کے پانچ اہم سال گزارے۔ ان پانچ برسوں میں میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ بہت کچھ دیکھا ہے، اور مجھ پر یہ راز بھی کھلا ہے کہ صحیح معنوں میں قوم کی رہنمائی کرنا مشکل کام ہے۔ میں نے ان کو رات ڈھلے تک کام کرتے دیکھا ہے۔ بارہا ایسا بھی ہوا کہ وہ سونے کے لئے لیٹ گئے لیکن جیسے ہی انہیں کسی کام کا خیال آیا، وہ فوراً بستر سے اٹھ کر کام میں مصروف ہو گئے۔ میں نے انہیں قومی کاموں میں جس قدر منہمک پایا ہے، اسے پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ مصروف انسان تھے۔ غالباً دنیا کے مصروف ترین انسان"

حسن عسکری

"میں ہر طرح انہیں دیانت دار، ذہین اور عقلمند سمجھتا ہوں اور ان کی زندگی میں ایسی یگانگت اور ہم آہنگی پاتا ہوں کہ اسے ایک فن پارہ ایک حسین نظم کہنے کو تیار ہوں"

حسن نظامی خواجہ (معروف قطرت)

"ایسے دبلے پتلے جیسے انگریزی کی الف، گورا گورا رنگ، میانہ قد، عمر ستر، ارادہ پختہ، کم بولتے ہیں مگر پاور آف اٹارنی کی کھری اور اصلی بات کہتے ہیں۔ ان کی سیاسی سمجھ مسلمان قوم میں سب سے زیادہ ہے۔ مزاج بہت سنجیدہ ہے۔ عقل بہت برگزیدہ ہے۔ عالم ذہن کے دریا میں کشتی چلانا جانتے ہیں۔ اس لئے قومی ناخدا بھی کہا جاسکتا ہے۔ گو انگریزی معاشرت رکھتے ہیں۔ اس لئے ناخدا نہیں۔ قومی جہاز کے کپتان ہیں۔ مسلمان قوم میں جو سیاسی تفریق ہے۔ وہ جب ہی دور ہوگی۔ کہ ساری مسلمان قوم انہیں اپنا لیڈر تسلیم کرے"

حسین الخطیب مصری (ناظم لاہور)

"تاریخ کی اس بڑی شخصیت کا گزر جانا نہ صرف پاکستان بلکہ دنیائے اسلام کا عظیم ترین نقصان ہے۔ وہ ایک بڑے رہنما تھے اور ان کی موت ایسے وقت پر واقع ہوئی ہے جب قوم کو ان کی رہنمائی کی سخت ضرورت تھی"

حسین شہید سہروردی (پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور ممتاز عوامی لیڈر)

"جناح ان لوگوں میں سے ہیں جو ذاتی مقاصد کو لے کر آگے نہیں بڑھتے۔ وہ بڑے دیانت دار اور راست گو ہیں۔ وہ اپنا جواب آپ ہیں"

خالدہ ادیب خانم (ترکیہ کی ایک مشہور شاعرہ اور ادیبہ)

"قائد اعظم مسلمانوں کے ایک عظیم لیڈر تھے۔ قدرت نے انہیں قیادت کے لئے ہی پیدا کیا تھا"

خضر حیات خان ملک (متحدہ پنجاب کے آخری وزیر اعظم)

"میں نے ان سے زیادہ مخلص کوئی آدمی نہیں دیکھا ہے"

خلیق الزماں چودھری (مسلم لیگی رہنما)

قائد اعظم کی زندگی ہمارے لئے بڑی سبق آموز ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی سے ہمیں اخلاص اور ایثار کا سبق دیا۔ اور یہی اصول عملی زندگی میں کامیابی کے ضامن ہیں۔ وہ نہایت ملنسار انسان تھے میں نے انہیں نہ صرف قریب سے دیکھا بلکہ ان کی زندگی کے کئی پہلو بھی دیکھے۔ مجھے ان کی زندگی کا ہر پہلو آئینے کی طرح صاف نظر آیا ان کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔

دادا بھائی نوروجی

"قائد اعظم عام لوگوں کو ہی نہیں بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی اپنی گفتگو کے سحر اور دلائل کی قوت سے متاثر کرنے اور ہم خیال بنانے میں کمال رکھتے تھے"

دیوان چمن لال

"جناح ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو ذاتی مقاصد و ذاتی اغراض کو پیش نظر رکھ کر آگے نہیں بڑھتے۔ ان کی دیانت پر حرف گیری نہیں کی جاسکتی۔ وہ اپنی مثال آپ ہیں"

ذوالفقار علی بھٹو (سابق وزیر خارجہ، چیئرمین پیپلز پارٹی)

"ایمان یقین محکم کا نام ہے یقین محکم انسان میں عزم و استقامت پیدا کرتا ہے یہی یقین محکم قائد اعظم کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو تھا اور اسی میں ان کی عظیم الشان کامیابیوں کا راز پوشیدہ تھا۔ اسی ایمان کے جذبے کے ذریعے انہوں نے قوم میں بے پناہ عزم و ولولہ پیدا کر کے ان کی قوت اور عمل کو ایک سمت کی طرف موڑ دیا"

راجگوپال اچاریہ سی (پہلے گورنر جنرل بھارت)

"قائد اعظم بلند پایہ شخصیت کے حامل انسان ہیں۔ ان کو ملک میں زبردست مقبولیت حاصل ہے۔ ان کی اندھی پیروی کی جا رہی ہے، اور یہی پیروی یکی ہمدردی بھی ہے۔"

راس مسعود، سر

"وہ آزادی کی خاطر انگریزوں سے بنرد آزما ہوئے وہ آزادی کی مہم میں کسی طرح بھی خاصمانہ اقدامات کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مسلمانوں کی ذہنی معاشرتی سیاسی اور ثقافتی روایات کو کسی قیمت پر قربان کرنا انہیں گوارا نہ تھا۔

رحمت علی چودھری

قائد اعظم کی شخصیت بہت ہی غیر معمولی اور متضاد صفات کا مجموعہ تھی۔ وہ ایک فلسفی کی طرح سوچتے، ایک منطقی کی طرح گفتگو کرتے اور ایک ماہر قانون کی طرح ضابطے کے پابند تھے۔"

رعنا لیاقت علیخاں بیگم (دالپ کی ہائی کمشنر کی سفیر)

مجھے وہ وقت اچھی طرح یاد ہے، جب مسلمانوں نے چاہا کہ مسلم لیگ کے صدر کا انتخاب ختم کر کے قائد اعظم ہی کو مستقل صدر بنا دیا جائے، مگر آپ (قائد اعظم) نے جواب دیا۔ نہیں سالانہ انتخاب نہایت ضروری ہے۔ مجھے ہر سال آپ کے سامنے آکر آپ کے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا چاہیئے۔"

ریمزے میکڈانلڈ لارڈ (برطانیہ کے وزیر اعظم)

"قائد اعظم محمد علی جناح کو کسی قیمت پر بھی خریدا نہیں جا سکتا تھا۔ لالچ اور خوف کے الفاظ ان کی لغت میں تھے ہی نہیں۔ ایک دفعہ میں نے انہیں ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے تحت فیڈریشن کے قیام کی پیش کش کی، تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا،

"اگر تنہا ایک صوبے کا گورنر بن سکتا ہے، تو کوئی دوسرا کیوں نہیں بن سکتا؟ اگر تنہا لارڈ کا خطاب حاصل کر سکتا ہے تو کوئی دوسرا کیوں نہیں حاصل کر سکتا؟" اس پر وہ میرے کمرے سے بغیر کسی تصبہ کے اُٹھ کھڑے ہوئے یہ بات میرے لئے انتہائی تعجب کا باعث تھی، اور میں حیران ہو کر ان کے ساتھ دروازے تک گیا۔ الوداع کہنے کے لئے جب میں نے ہاتھ بڑھایا۔ تو انہوں نے ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا۔ میں خجالت کے مارے پسینے میں نہا گیا، اور پوچھا! آخر یہ کیوں؟ تو انہوں نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا! اب میں آپ سے کبھی نہیں ملوں گا۔ آپ کے خیال میں میں کوئی بکاؤ مال ہوں؟"

ان کے اس کردار سے میں بے حد متاثر ہوا۔"

زکی الدین پال

"قائد اعظم نے اپنی ساری زندگی میں یہ بات عملاً ثابت کی ہے کہ انسان نہ صرف نجی زندگی بلکہ سیاسی زندگی بھی صاف ستھری اور ایماندارانہ طریقے سے بسر کر سکتا ہے۔ ان کی ساری زندگی ہر حیثیت میں شاندار تنظیم اور درخشاں اصولوں کی پابند رہی۔ انہوں نے کبھی اصول کا سودا کر کے منفعت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جس بات کو درست جانا اُسے بلا کسی خوف اور جھجک کے برملا کہا۔"

سٹیفورڈ کرپس، سر

"مسٹر جناح ان لوگوں میں سے تھے۔ جو اپنے اصولوں میں کسی قسم کی نرمی برداشت نہیں کر سکتے تھے، انہوں نے حالات کی ہر صورت کا مقابلہ کر کے ستقلہ کیا اور اپنی قوم کو آزادی کی منزل تک پہنچا دیا۔"

سر کاؤس جی جہانگیر

"جس بات کو مسٹر جناح صداقت، حقانیت، اور انصاف کا راستہ سمجھ لیتے ہیں اس سے کوئی چیز بھی انہیں ادھر سے اُدھر نہیں کر سکتی۔ وہ ہمت و استقلال کے دھنی ہیں۔ ان پر کسی وقت بھی موقع پرستی اور ابن الوقتی کا کوئی بھی الزام نہیں لگایا جا سکتا اس قسم کے آدمی پبلک زندگی میں بہت کم پائے جاتے ہیں جو اپنے مفاد پر ملکی مفاد کو ترجیح دیں۔"

"جناح مسلمانوں کے حقوق اور احساسات کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ ایک نڈر اور بے لاگ مرشد کی حیثیت سے انہیں سنے جانے کا پورا پورا حق ہے۔"

سر تیج بہادر سپرو ڈاکٹر (سرکردہ انڈین لبرل رہنما اور سیاستدان)

"حصول پاکستان قائد اعظم کا ایک ایسا روشن کارنامہ ہے، جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔"

سروجنی نائیڈو (ہندوستان کی مشہور سیاسی رہنما اور شاعرہ)

"قدرت نے مسٹر جناح کو قیادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ دوسروں کے ساتھ جنگِ آزادی میں مات بنانے کے لئے مسلمانوں کو مسٹر جناح جیسے قائد کی ضرورت ہے۔ انہیں چاہیئے کہ پورے ملک کی متحدہ طور پر قیادت کریں تاکہ بھارت کے ایک جدید معمار کی حیثیت سے یاد کئے جائیں۔ آپ کی زندگی میں قوم نے آپ کی قدر جان لی۔"

"کون ہے جو رازہائے فردا کو منکشف کر سکے۔ اور جو سرگرم عمل ہو کر بعض اوقات ہمارے دل کو، خواب و خیال کو حقیقت میں تبدیل کر دے۔ وہ جو اولالعزمی سے مسلمانوں کا گوکھلے بننا چاہتا ہے۔ ہماری قومی جدوجہد کے شاندار اور نازک حالت میں ہندوستان کی آزادی کا میزبن داخلی کا نجات دہندہ ان کو غیر فانی شہرت حاصل کرے گا۔"

سعادت حسن منٹو (ترقی پسند افسانہ نگار)

"قائد اعظم کو اقبال مرحوم کی طرح بلند قامت چیزیں مرغوب تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ملازموں کا انتخاب کرتے وقت جسمانی صحت کو سب سے پہلے دیکھتے تھے۔ اس زمانے میں قائد اعظم کا سیکرٹری مطلوب بڑا وجیہہ آدمی تھا جتنے ڈرائیور تھے۔ سب کے سب جسمانی صحت کا بہترین نمونہ تھے۔ کوٹھی کے پاسبان بھی اسی نقطۂ

نظریں رکھے جاتے تھے۔ اس کا نفسیاتی منظر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے، کہ جناح خود تو بہت ہی لاغر اور نحیف تھے، مگر طبیعت چونکہ بے حد مضبوط تھی۔ اس لئے کسی نحیف و ضعیف چیز کو خود سے منسوب کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔"

سکندر حیات خان سر
(متحدہ پنجاب کے وزیر اعظم)

"میں اس خوشی و مسرت میں پوری طرح شریک ہوں جو مسٹر جناح کی چونسٹھویں سالگرہ کے موقع پر منائی جا رہی ہے۔ سارے ہندوستان اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے انہوں نے جو بے نظیر خدمات انجام دی ہیں، وہ انہیں بجا طور پر تمام ہندوستانیوں کی عزت و احترام کا مستحق بناتی ہیں۔ اس نازک جذباتی موقع پر انہوں نے مسلمانوں کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ وہ انہیں صحیح معنوں میں قائداعظم کے لقب کا مستحق بناتا ہے۔ ان کے بدترین ناقد بھی ان کی عظیم صلاحیت اخلاص اور احساس فرض کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خدا انہیں طویل زندگی عطا کرے۔ تاکہ وہ مسلمانوں کی تنظیم کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور ملک کے دوسرے عناصر کے ساتھ مل کر نئے ہندوستان کی تعمیر میں حصہ لے سکیں جہاں ہر طبقے کی زندگی اور اس کی تہذیب نہ صرف پوری طرح محفوظ ہو بلکہ اس کی موثر ضمانت دی گئی ہو جہاں کسی جماعت اور فرقے کو مسلط ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔"

سلیمان ندوی مولانا سید
(ممتاز مورخ)

"ان (قائداعظم) کے استدلال میں استقامت تھی۔ ان کے نزدیک مسلمان ہونا کسی روایتی دستور العمل کا نام نہیں تھا، ان کی نظروں میں اسلام ایک بلند نصب العین تھا اور مسلمان اس نصب العین کی زندہ علامت تھے۔"

سوامی کلپگانند

"وہ بے لوث رہنما اور با اصول مدبر تھے۔"

سی پی راما، سوامی، سر

"قائداعظم نے عوام میں ہمیشہ اپنی مقبولیت کو ذاتی فوائد کے لئے استعمال نہیں کیا ہے۔ اس وقت جب تک مشہور سیاستدان وقتی طور پر اپنی پرانی حکمت عمل سے منحرف ہو رہے ہیں۔ ایسے بہادر کا وجود روح پرور ہے۔"

شان موکھم چیٹی، سر

"جب تک پاکستان دنیا کے نقشے پر موجود ہے، اور جب تک اس میں پاکستانی قوم بستی ہے۔ قائداعظم زندہ ہیں، اور زندہ رہیں گے۔"

شاہنواز خان آف ممدوٹ، نواب سر

"قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم عوام کی ترقی و بیداری کے لئے جو بہترین خدمات انجام دی ہیں۔ اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ انہیں ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کا پورا اعتماد حاصل ہے۔ ان کی نگاہیں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے محمد علی جناح کی طرف اٹھتی ہیں۔ اور وہ اپنے قائد کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ میں پورے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ قائداعظم محمد علی جناح کو مسلم عوام کے اعتماد اور خدمت ... جو حاصل ہے۔ وہ آج تک کسی دوسرے رہنما کو حاصل نہیں ہو سکا۔"

شہاب مفتی

"یہ کہنا غلط ہے کہ قائداعظم محض سیاست داں تھے اور مفکر نہ تھے۔ انہوں نے جگہ جگہ جس انداز سے تحریک پاکستان کے مقاصد کی وضاحت کی، کانگرس کے بڑے بڑے رہنماؤں سے سیاسی معرکہ آرائیاں کیں۔ ان کے پیش نظر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ مفکر نہ تھے۔"

شبیر احمد عثمانی، مولانا (ممتاز عالم دین)

"شہنشاہ اورنگ زیب کے بعد ہندوستان نے اتنا بڑا مسلمان پیدا نہیں کیا جس کے غیر متزلزل ایمان اور اٹل ارادے نے دس کروڑ شکست خوردہ مسلمانوں کی مایوسیوں کو کامرانیوں میں بدل دیا ہو۔"

شریف الدین پیرزادہ سید
(قائداعظم کے سیکرٹری اور سابق وزیر خارجہ پاکستان)

"قائداعظم کی فتح مندیاں ایسی ہیں، جن پر ان کی قوم ہمیشہ فخر کرتی رہے گی اور دنیا کا استعجاب کم نہیں ہوگا۔"

شوکت حیات خان سردار (مسلم لیگی رہنما)

"قائداعظم برصغیر کے ایک عظیم قائد تھے۔ وہ جمہوریت کامل، عوام کی حاکمیت، قانون کی بالادستی اور اقتصادی و سماجی مساوات کے علمبردار تھے۔ اور تمام عمر انہی مقاصد کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔"

شوکت علی گوہر، مولانا

"مسٹر جناح ایک مقبول عام ہستی ہیں۔ جو اپنے مفاد پر ملت کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ بے غرض اور بے لوث ہیں۔ جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ وہ صف اول کے زعیم تھے۔ جناح سے بڑھ کر میری نظر میں کوئی لیڈر نہیں۔"

شیریں جناح، محترمہ
(قائداعظم کی دوسری ہمشیرہ)

"پاکستان کی تخلیق میں قائداعظم نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان کے حصول کے لئے اس لئے کوشش کی تھی کہ مسلمان اپنی زندگیوں کو ایک ضابطۂ حیات کے تحت سنوار سکیں۔"

ظفر علیخان، مولانا
(نامور صحافی، ادیب اور شاعر)

"تاریخ ایسی مثالیں کم پیش کر سکے گی کہ کسی لیڈر نے مجبور و محکوم ہوتے ہوئے، انتہائی بے سروسامانی اور مخالفت کی تند و تیز آندھیوں کے دوران دس برس کی قلیل مدت میں ایک مملکت بنا کر رکھ دی ہو۔"

عاشق حسین بٹالوی، ڈاکٹر

"قائداعظم پاکستانی عوام کے عظیم ہیرو ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ

کے لئے زبردست محنت کی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ پاکستان کا قیام قائداعظم ہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ پاکستان کے کروڑوں عوام مل کر بھی اس ملک کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ جس نے قائداعظم کے قدموں کو چھوا ہے۔
وہ اتنی ہی بلند شخصیت تھے، جتنی امام ابن تیمیہؒ تھے اس لئے کہ موخرالذکر نے مسلمانوں کو تاتاریوں کی یلغار سے بچایا جب کہ قائداعظم نے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ کیا"

عبدالجبار خاں (سابق سپیکر قومی اسمبلی)

"قائداعظم نے قوم کو ایک نئی زندگی دی اور تاریخ کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ آج ہمارے دل خدا کے حضور ممنونیت کے جذبات سے لبریز ہیں کہ اس نے ہماری زندگی کے نازک مرحلہ پر ہمیں ایک بہترین قائد دیا۔"

عبدالحق مولوی (بابائے اردو)

"قائداعظم مرے نہیں، وہ زندہ ہیں اور پاکستان کی شکل میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔"

عبدالحمید خاں (صدر آزاد جموں و کشمیر)

قائداعظم بے پناہ قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ انہوں نے قوم کے سامنے ایک نصب العین رکھا انہوں نے انگریزوں سے منوایا کہ وہ مسلمانوں کو مٹا نہیں سکے وہ عزم و ارادے کی ایسی چٹان تھے جسے سرکرنا بہت اور بہت مشکل کام تھا دنیا کی تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ یادگار رہے گا اس لئے کہ وہ ہمیں ایک عظیم مملکت دے گئے ہیں۔"

عبدالرب نشتر۔ سردار (قائداعظم کے معتمد رفیق)

"میں نے قائداعظم سے زیادہ سیاسی بصیرت والا آدمی نہیں دیکھا۔ انہوں نے اتنی عظیم شخصیت ہونے کے باوجود نہایت ہی سادہ زندگی گزاری۔ لالچی اور خوشامد پسند سیاستدانوں کے برعکس قائداعظم ایک عظیم کردار کے مالک تھے۔ ان کی زندگی، کردار، عمل کا ایک مثالی نمونہ تھا۔

عبدالستار حاجی

مسلمانوں کے لئے قائداعظم نے جو خدمات انجام دی ہیں، ان کی طرف ساری دنیا متوجہ ہو چکی ہے۔ اور ہر طرف سے تعریف و تحسین کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ دس کروڑ مسلمانوں کے ایک بے مقصد ہجوم اور ان کی منتشر روحوں نے مسٹر جناح کی جذبہ انگیز اور منفرد قیادت کے تحت راتوں رات ایک اتحادی متحد و منظم قوم کی صورت اختیار کر لی ہے، اور اس کے سامنے ایک واضح اور متعین منزل مقصود ہے جس کی طرف وہ پورے استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو ایک منظم قوم بنانے کی جدوجہد میں جو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ اسی فرزند اسلام کی عظیم کوششوں اور محنتوں کا ثمر ہے۔ جو اس نے اپنی صحت کو خطرے میں ڈال کر انجام دی ہیں۔"

عبدالسلام خورشید ڈاکٹر (ممتاز صحافی)

"میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اختلاف رائے کی بنا پر دوسروں پر غداری کا تمغہ لگانے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں میں کسی کی نیت پر بھی حملہ کرنا پسند نہیں کرتا کیونکہ نیتوں کا حال صرف خدا جانتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور دوسرے کانگرسی رہنماؤں اور مجلس احرار اسلام کے قائدین کو میں غدار نہیں کہتا۔ کیونکہ ممکن ہے جس راستے پر یہ بزرگ چلتے رہے اسے دیانت داری سے صحیح راستہ سمجھتے ہوں اور نیک نیتی سے مسلمانوں کو تحریک پاکستان کی تائید و حمایت سے باز رکھنے کے لئے کوشاں ہوں لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا، کہ ان کا راستہ غلط تھا۔ قائداعظم کا بتایا ہوا راستہ درست تھا۔ اور جو لوگ قائداعظم کے بتائے ہوئے راستے سے گریزاں رہے۔ بلکہ لوگوں کو اس پر چلنے سے روکتے رہے، وہ اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں پاکستان کا ہیرو بنایا جائے۔ اور ان سے عقیدت کا اظہار کرنا پاکستان دوستی کا ثبوت نہیں ہے"

عبدالغفار خاں (سرخپوش لیڈر)

"ان کی زندگی ہمیشہ کسی نہ کسی نصب العین کے حصول کی خاطر مصروف کار رہی۔ انہوں نے جو کچھ کیا، خلوص سے کیا، جو کچھ محسوس کیا، اسے دوست دشمن سب کے سامنے کہنا ضروری سمجھا۔"

عبدالقادر، سر (صحافی، قانون دان، لاہور ہائیکورٹ کے جج)

"قائداعظم مرے نہیں۔ جو مشعل انہوں نے فروزاں کی تھی۔ بدستور فروزاں ہے۔ وہ پاکستان کی شکل میں زندہ ہیں۔ اور زندہ رہیں گے۔"

عبدالقیوم خاں (سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، سربراہ قائداعظم مسلم لیگ)

"میرا ایمان ہے کہ قائداعظم جو حکمت عملی اختیار کرتے تھے وہ درست ہوتی تھی اور جو مسلمان بھی آپ سے غداری کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔"

عبداللہ ہارون، حاجی سر

"جناح مسلم انڈیا کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ سارے عالم اسلام میں ان کو وقت کے سب سے بڑے مدبر اور سیاست دان کا مقام حاصل ہے۔ اسلام کے لئے انہوں نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ نہایت عظیم اور شاندار ہیں۔ مسلمانان ہند کی آئندہ تاریخ میں ان کا نام مسلمانوں کے ایک عظیم محسن کی حیثیت سے لیا جائے گا۔ انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بیدار کیا اور تاریخ کے انتہائی نازک دور میں سب کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا۔ وہ مسلمانوں پر ری کچھ گزرتی جو چند سو سال پہلے معاو شعلہ برس ملک میں گزر چکی ہے۔ وہ جدید ہندوستان کے بانی ہیں خداوند قدوس انہیں طویل زندگی عطا کرے۔"

عطاء اللہ شاہ بخاری سید (احرار رہنما)

"وہ وکالت یا خطابت کے لئے نہیں پیدا ہوئے تھے، بلکہ وہ ایک عہد آفریں شخصیت کے مالک تھے۔ جس نے ہندوستان کی تاریخ حریت میں جگہ جگہ ایسے رنگیں اور دیرپا نقوش ثبت کئے اور اسلامی تاریخ میں تو انہوں نے ایسا شیشہ اضافہ کیا، جو پاکستان کے نام سے رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔"

علی اصغر حکمت (سابق سفیر ایران)

"یہ تاریخ کا ایک بے مثال معجزہ ہے کہ ایک شخص واحد نے دس سال کی قلیل مدت میں جو تاریخ عالم میں ایک لمحہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ وہ کامیابی کہ جو قائد اعظم کو میسر ہوئی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں کہ اتنے تھوڑے وقت میں آٹھ کروڑ انسانوں کی ایک نئی مملکت کا تصور، اس کی تبلیغ اور اس کا حصول سب کچھ ممکن ہوا۔ مملکت پاکستان نو عمر ضرور ہے مگر اس کی آواز بین الاقوامی انجمنوں میں بڑے احترام کے ساتھ سنی جاتی ہے۔

قائد اعظم کی شخصیت آئندہ نسلوں کے لئے مینارۂ نور کا کام دے گی۔ محمد علی جناح جیسے انسان فلک کے ان نجوم کی مانند ہیں جن کی روشنی ہم تک بعید القیاس فاصلے طے کر کے پہنچتی ہے اور اگرچہ وہ انسانی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں لیکن وہ نور جو ان سے پھیلتا ہے کبھی ختم نہیں ہوتا۔ قائد اعظم کی روح پاک فلک کے نجوم کی طرح نسلوں تک ہمارے قلب و جان کو منور کرے گی۔ آج ہمیں قائد اعظم سے اپنی محبت کو اس عظیم مملکت کی محبت میں ڈھال لینا چاہیے جس کی انہوں نے تخلیق کی کیونکہ پاکستان قائد اعظم کی مقدس یادگار ہے۔"

عنایت اللہ المشرقی (خاکسار تحریک کے بانی)

"اُن کا عزم پائندہ و محکم تھا، وہ ایک جری اور بے باک سپاہی تھا جو مخالفوں سے ٹکرانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا تھا۔"

غلام بھیک نیرنگ، مولانا سید

"مسٹر محمد علی جناح کی عظیم شخصیت ہر ہوش مند اور مخلص مسلمان کی نگاہوں کا مرکز بن چکی ہے۔ وہ مسلم قوم کے انتہائی ہر دلعزیز قائد ہیں۔ وہ ایک ایسی شخصیت ہیں جس کے ہاتھوں میں ہندوستانی مسلمانوں کے مفاد بالکل محفوظ ہیں۔"

غلام مصطفیٰ تبسم صوفی (اردو اور فارسی کے شاعر و مشہور ادیب)

"قائد اعظم کی زندگی ایک تحریک، ایک واضح نظریہ اور ایک مستقل نصب العین تھی۔ قائد اعظم کی آئین پسندی میں لوچ تھا۔ فراخدلی تھی۔ وہ ضابطے کے شدید پابند ہوتے ہوئے بھی افہام و تفہیم کے قائل تھے۔ وہ سیاست کے میدان میں حریفوں کی شاطرانہ چالوں کو خوب جانتے تھے۔ وہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے تھے۔ لیکن ان کی سیاسی کش مکش کا مقصد حریف مقابل پر غلبہ حاصل کرنا نہیں ہوتا تھا اور وہ خود حریف سے شکست کھانا نہیں جانتے تھے۔"

فاطمہ بیگم محترمہ (پرنسپل جناح گرلز کالج لاہور)

"۱۹۴۱ء میں قائد اعظم لاہور تشریف لائے تو انہیں جناح گرلز کالج کا معائنہ کرنے کی دعوت دی گئی۔ قائد اعظم نے اس جگہ ایک مختصر تقریر بھی کی۔ اس تقریر کے بعد میں قائد اعظم کو اس ہال کی طرف لے گئی جہاں پردہ کے پیچھے عورتیں بیٹھی تھیں۔ دروازے پر پہنچ کر قائد اعظم رک گئے انہیں اندر جانے میں تامل تھا۔ میں نے دوبارہ یہ درخواست کی کہ اندر تشریف لے چلیئے تو قائد اعظم نے فرمایا۔

"اندر پردہ دار خواتین ہیں مجھے اندر نہیں جانا چاہیئے۔" اس پر میں نے کہا "آپ تو ہمارے قائد اعظم ہیں، عورتیں آپ سے کیا پردہ کریں گی۔" قائد اعظم نے مسکرا کر کہا "یہ کیا آپ میری تعریف کر رہی ہیں۔"

فاطمہ جناح محترمہ (مادر ملت)

"قائد اعظم بچپن ہی سے بڑے بے باک، صاف گو اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے خدمت خلق خدا اور دکھی انسانیت کی ہمدردی ان کی زندگی کا اصول تھا۔ وہ دن رات محنت شاقہ سے کام لیتے تھے۔ وہ مساوات، رواداری اور انصاف کے قائل تھے۔ انہیں لفظ "ناکامی" سے چڑ تھی۔ آپ کا خیال تھا کہ دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں بلکہ سب کچھ ممکن ہے۔ کامیابی انسان کی اپنی ہمت اور مسلسل جد و جہد کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔"

"ان کی کامیابیوں اور کارناموں کی وسعت سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے، کہ ان کی زندگی اور کردار میں کسی پُر اسرار طاقت کا ہاتھ تھا۔ لیکن حقیقت میں کوئی ایسی چیز نہ تھی وہ ایک انسانی شخصیت تھے ان کا بڑا کارنامہ ان کا اپنا کردار تھا۔ جس کا دارومدار صاف ستھری زندگی اور بے لوث خدمت کا جذبہ تھا۔ اور یہی کردار تھا جس نے انہیں شدید مشکلات اور رکاوٹوں میں کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔"

فخر داعی گیلانی آقائے (ایران)

"قائد اعظم کی بے پناہ قوت کا راز کیا تھا؟ حق اور صداقت پر اس عظیم انسان کا غیر متزلزل یقین تھا۔ اس کے یقین اور عمل کے نتائج عالم اسلام کے لئے شمع ہدایت ہیں۔"

فریڈرک جیمز، سر

"وہ بلا کے ذہین تھے۔ بڑی شستہ اور روانی سے انگلش لکھتے تھے۔ میں انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہی نہیں بلکہ عزت بھی کرتا ہوں۔"

فریڈرک کرانٹ، سر

"میں نے اتنا ہونہار اور ذہین بچہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔"

فضل الحسن حسرت موہانی، مولانا (ادیب و سیاستدان)

"مسٹر جناح ایک ایسے لیڈر ہیں، جو مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے میں کامیاب ہوئے۔ جو صحیح معنوں میں قائد اعظم کہلانے کے حقدار ہیں۔ ان کی ہدایت پر ہی ...

وہی ہے جو انسانیت کے عظیم الشان نجات دہندہ حضرت عیسیٰ کی ہے۔ اسی کی برکت ہے۔ کہ وہ مسلمانانِ ہند کے سیاسی مسیحا ہیں۔"

فضل الحق مرحوم (سابق وزیر اعظم بنگال جنہوں نے قرار داد پاکستان پیش کی)

"اعلیٰ کردار اور استقامت قائد اعظم کے سب سے نمایاں امتیاز تھے۔ ان کا دل اسلام اور مسلمانوں کی محبت سے معمور تھا۔"

فضل حسین مرحوم (پنجاب اسمبلی کے ممتاز رکن اور وزیر تعلیم)

"قائد اعظم ان رہنماؤں میں سے تھے جو تاریخ بنانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ قائد اعظم نے ایک قوم تیار کی۔ جسے واضح نصب العین اور نظریہ دیا۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ کوئی قوم اتنی خوبیوں کے ساتھ قومی برادری میں شامل ہو۔ ہم پر اللہ کا خاص کرم ہے۔ اس لئے ہم پر اپنے رہنما کو خراج عقیدت پیش کرنے کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔"

کوثر نیازی مولانا (دانشور، صحافی، عالم دین)

"قائد اعظم اتحاد اسلامی کے سب سے بڑے نقیب تھے۔ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں فرقہ واریت ختم کرتے ہوئے اتحاد و یکجہتی کی فضا پیدا کی اور دو قومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان قائم کر کے مسلمانوں کی عالمی برادری کے اتحاد کے لئے راہ ہموار کی۔ وہ ایک سیاستدان ہی نہ تھے۔ بلکہ اتحاد اسلامی کے علمبردار تھے۔ اور اسی لئے مسلمانوں کو ان سے بڑی محبت ہے۔ اس زمانے میں بھی مسلمانوں میں بلند پایہ سیاست دان اور جوہر قابل موجود تھا۔ لیکن یہ سعادت صرف قائد اعظم کے حصے میں آئی کہ انہوں نے سعودی، دیوبندی، بریلوی سارے مسلک ختم کرا کے مسلمانوں میں صرف مسلمان کی حیثیت سے سوچنے کی عادت ڈالی۔

کیسی مسٹر (آسٹریلیا کے سابق وزیر اعظم)

"پاکستان قائم ہونے کے بعد میں نے گورنمنٹ ہاؤس کراچی میں مسٹر جناح اور ان کی بہن فاطمہ جناح کے ساتھ کھانا کھایا۔ دوران گفتگو میری اہلیہ نے کسی شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ بڑا کٹر شخص ہے۔ اس پر جناح نے کہا۔ "محترمہ کٹر پن کی مذمت نہ کریں۔ اگر میں کٹر نہ ہوتا تو پاکستان کبھی معرض وجود میں نہ آتا۔"

گوپال کرشن گوکھلے (بھارتی سیاست دان)

"ایک وقت آئے گا، کہ جناح ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا قاصد بنے گا۔ اس لئے کہ وہ بے شمار صلاحیتوں کے حامل ہیں۔"

لوئی فشر

"مسٹر جناح ایک ذہین پارلیمانی، ایک ہوشیار نقاد اور ایک بے لوث سیاستدان ہے۔"

لیاقت علیخاں شہید ملت (پاکستان کے پہلے وزیر اعظم)

"قائد اعظم اپنی زبان سے کوئی بات ایسی نہ کہتے تھے جس پر وہ عمل نہ کر سکتے ہوں۔ وہ اپنے ذاتی تعلقات اور معاملات کو قومی معاملوں میں کبھی دخل انداز نہ ہونے دیتے تھے، اور اس امر کی پرواہ نہ کرتے تھے، اور جس بات کو حق سمجھ لیتے تھے۔ اس پر پوری استقامت سے ڈٹ جاتے تھے۔ اور کسی طاقتور شخصیت سے بھی مرعوب نہ ہوتے تھے۔

"مجھے آج تک کسی عزیز کے مرنے کا اتنا افسوس نہیں ہوا۔ جتنا قائد اعظم کی اچانک موت سے ہوا۔ آؤ ہم پھر عہد کریں، کہ پاکستان کے استحکام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔"

"وہ ایک دیانت ہیں۔ ایسی دیانت جس میں ذرا سی فریب کاری کا شائبہ نہیں ہو سکتا۔ ایسی دیانت جس کے بارے میں ان کے سخت سے سخت ناقدوں کو بھی زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ جس دیانت نے کبھی مداہنت کا لبادہ اوڑھنے کی کوشش نہیں کی۔ جس نے مذہبی ریاکاری، سودے بازی، پُراسرار ساز باز، ہیر پھیر اور ہاں میں ہاں ملانے سے ہمیشہ نفرت کی ہے وہ ایک ذہانت ہے۔ ایسی ذہانت جو جذبات سے الگ تھلگ ہو کر واقعات کا اس طرح تجزیہ کرتی ہے کہ وہ عریاں حقیقت بن کر سامنے آجاتے ہیں۔ یہی ذہانت اُسے بے چین رکھتی ہے۔ وہ رات بھر جاگتا رہتا ہے اور صبح کی اوّلین ساعتوں تک فرش پر ٹہلتے ہوئے اپنے فیصلے کی تمام جزئیات کو بار بار جانچتا ہے۔ ہر بات کو تولتا ہے۔ اور ہر نکتے کو پرکھتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا فیصلہ قوم کی زندگی اور موت بن سکتا ہے۔

وہ ایک عزم ہے جس کے سامنے کوئی رکاوٹ ناقابل تسخیر نہیں۔ وہ ایک فراست ہے جو کسی بھی تفصیل کے ہر جزو تک پہنچ جاتی ہے۔ اور ہر جزو کو اس کی تفصیل کے سامنے پرکھ لیا کرتی ہے۔

یہ ہے وہ مدبر جو دس کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کی قیادت کر رہا ہے۔

یہ ہیں محمد علی جناح ہندوستانی سیاست کے قندائی۔"

لیڈی غلام حسین ہدایت اللہ (رفیق قائد اعظم)

"قائد اعظم زندہ دل اور خوش طبع انسان تھے۔ ایک قومی رہنما ہونے کی عظیم ذمہ داریوں کے باعث انہیں اتنا وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ ان کی شخصیت کے اس پہلو سے بھی لوگ واقف ہو سکے۔ واقعہ یہ ہے کہ قائد اعظم کی شخصیت میں متضاد عناصر موجود تھے جن کے یکجا ہونے کی وجہ سے وہ ایک منفرد شخصیت کے حامل تھے حالانکہ انہیں مختلف کتابوں میں نہایت متین اور مغرور دکھایا گیا ہے۔ اس کے برعکس وہ حلیم الطبع تھے اور بعض موقعوں پر ان کا برتاؤ بہت ہی خوشگوار اور معتدل ہوتا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ان کے خاندان کے کسی فرد کے انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے رو بھی دیا کرتے تھے اور پسماندگان کو نہایت ہی پر اثر الفاظ میں صبر کی تلقین کرتے نجی نشستوں اور قریبی لوگوں کے ساتھ قائد اعظم کی پُر اثر شخصیت کا یہ پہلو بار بار سامنے آیا ہے۔

مارشل جارج سیکرٹری آف سٹیٹ امریکا

"مسٹر محمد علی جناح نوع انسان میں یکتا لیڈر تھے۔ ایسے صاحب فہم کی رہنمائی کا

ختم ہو جانا صرف اُن کے اپنے ملک کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے بلکہ اقوامِ عالم یہ محسوس کریں گی۔ وہ اپنے لوگوں کے لئے اور پاکستان کے سیاست دانوں کے لئے انہماک، خدمت اور نصب العین کی ایسی مثال چھوڑ گئے ہیں جو پاکستان کو بین الاقوامی معاملات میں تعمیری کام پر ابھارتی رہے گی۔"

مانٹیگو چیمسفورڈ لارڈ (وزیرِ ہند)

(۱۰ر نومبر ۱۹۱۷ء کو قائدِ اعظم ہندوستان گئے، تو اُن کی ملاقات مانٹیگو سے وائسریگل لاج میں ہوئی۔ مانٹیگو اپنے تاثرات اپنی ڈائری میں لکھتے ہوئے کہتا ہے)

"جناح داخل ہوا، نوجوان، شائستہ، باوقار، دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح، اپنی سکیم کی برتری پر مصر اور لفظ، وہی ذمہ دار حکومت خود انحصاری کی سکیم، اس سے کم پر راضی ہو ہی نہیں سکتا۔ میں پہلے سے تھکا ہوا تھا۔ اس نوجوان نے تو مجھے بالکل زِچ کر کے رکھ دیا۔ چیمسفورڈ وائسرائے نے اس سے بحث میں الجھنے کی کوشش کی۔ اس نوعمر سیاستدان نے غریب چیمسفورڈ کو اس طرح جکڑ دیا، جیسے مکڑی اپنے جالے میں مکھی کو جکڑے۔"

ذہانت و فراست جناح کی خصوصیت ہے۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ ایسا قابل اور ہوشیار آدمی اپنے ملک کے معاملات کی باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا۔ گاندھی سے ملاقات بھی ہوئی۔ لیکن بے حد غیر مؤثر شخصیت ہے۔"

ماؤنٹ بیٹن، لارڈ (آخری وائسرائے ہند)

"قائدِ اعظم اگر کسی فریق سے کوئی سمجھوتہ کرتے تھے، تو جھک کر نہیں، بزدلانہ انداز میں نہیں، مردانہ وار سمجھوتہ کرتے تھے "حق بحق دار رسید" ان کا مقولہ تھا۔"

ماہیار نوابی، ڈاکٹر (ایران)

"فکرِ قائد کی روشنی سے عالمِ اسلام کو فائدہ پہنچا ہے۔ انہوں نے قوم کے مستقبل کے لئے اپنا آج ہمارے کل کے لئے قربان کر دیا۔ اور اس وصف کے مدِ نظر وہ تاریخ پاکستان کا ایک درخشاں باب مشہور رہیں گے۔"

محمد اسماعیل خان، نواب

"مسٹر محمد علی جناح کو اس وقت ملک کی سیاسی زندگی میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو چکا ہے۔ ان کی دانشمندی، ذہانت، پیچیدہ مسائل کو تیزی کے ساتھ سمجھ لینے کی صلاحیت اور گہری فراست، ساتھ ہی ان کے مزاج کے سکون اور ان کی بے لاگی نے انہیں ہندوستان کے مسلمانوں کے درمیان ایسا منفرد اور بلند مقام عطا کر دیا ہے۔ جو ماضی قریب میں کسی دوسرے مسلمان رہنما کو خواہ اس کی خدمات کیسی ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اس کی صلاحیتیں کس قدر عظیم ہی کیوں نہ ہوں۔ حاصل نہیں ہو سکا ہے۔ انہیں اپنی قوم کا بے مثل تعاون اور اعتماد بھی حاصل ہے۔ ان کی ہر دلعزیزی اس بات کی کھلی علامت ہے، کہ وہ اپنی ملت کے حقیقی مقاصد سے پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہیں۔ سیاسی بددیانتیوں اور خفیہ پالیسیوں سے ان کا دامن بے داغ رہا ہے۔ اور انہیں بے نقاب کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہا ہے۔ مسلمانوں کو مسلم لیگ سے قریب لانے اور انہیں سیاسی طور پر منظم کرنے کے دوران مسٹر جناح کو اپنی قوم میں خود اعتمادی اور عزتِ نفس کا جذبہ ابھارنے کا پوری طرح موقع ملا ہے۔ اور انہیں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو مختلف مقاصد اپنا کر مختلف سیاسی جتھوں میں بٹ جانے سے بچا لیا۔ اس طرح کی ازسرِنو تنظیم کے دوران لوگوں میں تلخی اور برہمی کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ لیکن جب ایک بار تنظیم کا کام مکمل ہو جائے گا۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ان کے مخالفین بھی جو ان پر بڑی سختی کے ساتھ تنقید کرتے ہیں بالآخر ان کے شکر گذار ہوں گے۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کریں گے۔ کہ مسٹر جناح نے مسلمانانِ برِ صغیر کے ایک بڑے طبقے کو منظم کر کے اور اسے مزید طاقت ور بنا کر آزادی کے حصول کی مشترکہ منزل کو اور قریب تر کر دیا ہے۔"

محمد اعظم خان جنرل (لیفٹیننٹ [illegible] پاکستان)

"قائدِ اعظم اپنے مخالفین کے بالمقابل [illegible] عزم، عصمت اور [illegible] سیاست کی [illegible] ہے۔ وہ [illegible] نظر اور صحیح تجزیہ [illegible] نتائج کا مخصوص زاویۂ نگاہ سے [illegible] سے [illegible] نہیں فیصلہ کن بھی ہوتا [illegible] ان کی ذات پر عوام کو پورا پورا اعتماد تھا۔"

محمد اقبال، ڈاکٹر، سر (شاعرِ مشرق)

"ہندوستان میں بحیثیت مسلمان آپ ہی کی واحد ہستی ہے جس سے ملت کو یہ توقع وابستہ کرنے کا حق ہے کہ شمال مغربی ہندوستان اور شاید پورے ہندوستان میں جو سیلاب آ رہا ہے، اس میں آپ ملت کی صحیح راہنمائی فرمائیں گے۔"

"میرا وقت پورا ہو چکا ہے۔ اب میرے لئے نہیں، اتاترک اور جناح جیسی ہستیوں کی درازئ عمر کے لئے دعا کرو۔ انہیں اپنا اپنا مشن پورا کرنا ہے۔"

محمد حنیف آزاد (قائدِ اعظم کے نجی ملازم)

"قائدِ اعظم اپنے ملازمین کے کردار و اطوار کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جس طرح ان کو تن کے میل سے نفرت تھی۔ اسی طرح وہ من کے میل سے بھی متنفر تھے۔ ان کو سیکرٹری بے حد پسند تھے مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ ایک رقاصہ لڑکی سے محبت کی پینگیں بڑھا رہا ہے تو انہیں بے حد کوفت ہوئی مگر وہ اس قسم کی کوفت زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرتے تھے۔ ان کی غلطی ہوئی وہ فوراً ملازمت سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ مگر ان کو رخصت کرتے وقت وہ اس خلوص سے پیش آئے جس طرح دوست سے آتے ہیں۔"

محمد الیاس مسعود

"قائدِ اعظم بڑے راست رو، اور راست گفتار تھے۔ مقصد کی بنیاد اور راست گفتاری سے بڑھ کر کوئی ہتھیار نہیں۔ بے باکی سے بڑھ کر کوئی زرہ نہیں۔ اس ضمن میں قائدِ اعظم کی مثال ایک بڑی روشن مثال ہے اور عمل مثال سے بہتر

کوئی وضاحت طلب نہیں۔"

محمد اورنگ زیب خان، سردار

"مسٹر محمد علی جناح ہندوستانی مسلمانوں کے ایسے مسلمہ قائد ہیں۔ جن کے بارے میں اختلاف رائے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس موقع پر قائد اعظم محمد علی جناح کی تعریف میں کوئی بیان دینا ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ ایک مشکل بلکہ ناممکن چیز ہے کہ آپ اس شخص کے بارے میں جس کو آپ بہت زیادہ جانتے ہوں اور جس کے بارے میں بہت کچھ کہہ سکتے ہوں، اور جس کی سیاسی زندگی بڑی ہمہ گیر ہونے کے ساتھ بے شمار واقعات اور کامیابیوں سے متعلق ہو۔ آپ کوئی مختصر سی بات کہہ کر رہ جائیں۔ خاص طور پر مجھ جیسے ان کے ایک ساتھی کے لئے یہ بات ایک خوش گوار حادثے سے کم نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں مشکل بلکہ ناممکن ہے۔"

محمد ایوب خان فیلڈ مارشل (سابق صدر پاکستان)

"حصول پاکستان کی کٹھن جدوجہد کے ایام میں جب کہ برصغیر کے تمام مسلمانوں کے مستقبل کی تعمیر کا تمام بوجھ قائد اعظم کے کندھوں پر آپڑا تھا۔ قائد اعظم نے انتہائی بے سروسامانی اور مخالفت کی تند و تیز آندھیوں کے دوران ایک مملکت بنا کر دکھا دی۔ ان کا نام پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ عزت و احترام سے لیا جائے گا۔ پاکیزہ سیرت اور اعلیٰ زندگی نے قائد اعظم کے دل و دماغ کو متصف کر دیا تھا۔ وہ بڑے حوصلہ مند، مردم شناس، دور اندیش اور صاف گو تھے۔ جرأت، بے باکی اور حق گوئی میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ ان کے اس بے لوث کردار نے انہیں کسی برائی کے آگے ہتھیار نہ ڈالنے دیئے۔ اور کسی قسم کی کوئی تہدید خواہ وہ کسی بڑی سے بڑی جماعت یا گروہ کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی جرأت و ہمت کے آڑے نہ آسکی۔ ان کی مثالی قیادت میں برصغیر کے غیر منظم اور منتشر مسلمان متحد ہو کر ایک قوم بن گئے تھے۔ قائد اعظم پاکستان کو ہمارے قومی نظریئے اور اقدار کی پناہ سمجھتے تھے۔ آیئے ہم آج کے دن اپنے اس عہد کا اعادہ کریں، کہ ہم بابائے قوم کے تصور اور نصب العین کی ثابت قدمی سے پابندی کرتے رہیں گے۔"

(انیسویں برسی پر قوم کے نام پیغام)

"جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی"

(صدر ایوب کی خود نوشت سیاسی سوانح حیات سے چند اقتباسات)

"برطانیہ کی فوج (ہندوستانی) میں ہم مسلمان افسر پاکستان کے حصول کے لئے قائد اعظم کی عظیم جدوجہد سے دلی ہمدردی رکھتے تھے۔"

"قائد اعظم جنہوں نے قیام پاکستان کے لئے اپنی اعلیٰ ترین صلاحیتوں کو صرف کر دیا ۱۹۴۸ء میں انتقال فرما گئے۔ وہ اپنے ملک کو اس وقت تک آئین نہ دے سکے تھے۔ یہ آئین جسے وہ اپنی زندگی میں بنا دیتے تو انتہائی مقبول ہوتا۔"

"تب ایک روز آغا خان نے قائد اعظم سے اپنے تعاون اور تعلق کے تذکرے کا آغاز کیا، انہوں نے کہا کہ میری قائد اعظم سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، لیکن میں قائد اعظم کا ایک عظیم انسان کی حیثیت سے بے حد احترام کرتا تھا۔ میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ آپ کی زندگی میں ایک دو ہی ایسے مواقع آتے ہیں۔ جب آپ کو بڑے بڑے فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ قائد اعظم اس امر کے اظہار میں ممتاز تھے، کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو پاکستان حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ وہ پاکستان کے سوا کچھ نہیں لیں گے۔ انہوں نے درست فیصلہ کیا۔ اور صحیح وقت پر کیا تھا۔ آپ ان کی وسعت نظر کا اندازہ کر سکتے ہیں، کہ وہ کتنے عظیم تھے۔ ان کا عزم کتنا راسخ تھا اور مقصد سے انہیں گہری لگن تھی۔ وہ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے۔ کاش وہ زندہ رہتے۔ ان کی شخصیت نمایاں تھی۔ ان کی قیادت بھی عظیم تھی۔ وہ اپنی قوم کو آئین دے جاتے تو پوری قوم شادماں ہوتی۔ وہ جو کچھ بھی دیتے قوم آنکھیں بچھا دیتی۔ ان کی قیادت متنازعہ نہیں تھی۔ وہ آج بھی قوم کیلئے ایک مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

"قائد اعظم نے تحریک پاکستان کو اعلیٰ بصیرت، اعلیٰ رہنمائی، جہد و کاوش اور عزم صمیم کے ساتھ پروان چڑھایا۔"

"برعظیم میں مسلمانوں کی قیادت بتدریج جدید تعلیم کے حامل افراد کی طرف منتقل ہو رہی تھی۔ قائد اعظم کی ذات میں طاقتور اور خوش گفتار سیاست دان کی صفات مجتمع تھیں۔ مقصد کے لئے پختہ عزم کے ساتھ نبرد آزما ہونا بھی انہیں ودیعت ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کے خلاف کامیاب جنگ لڑی۔ مسلمانوں کے مقاصد کے لئے قائد اعظم کی وکالت اور ان کی بے لوث خدمت نے منتشر مسلمانوں کو ایک طاقتور اور حقیقی قوم کے شیرازے میں منسلک کر دیا۔"

محمد حسین نعیمی، مفتی (سربراہ جامعہ نعیمیہ لاہور)

"پاکستان کا وجود قائد اعظم کی بصیرت، استقلال اور محنت کا ثمر ہے انہوں نے مسلمانوں میں اتحاد اور ایثار کا جذبہ پیدا کیا۔"

محمد عبداللہ شیخ (شیر کشمیر)

"قائد اعظم کو اپنے مقصد میں جو اس قدر محیر العقول کامیابی حاصل ہوئی، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ایک سچے مسلمان تھے۔ انہوں نے قوم کے مفاد کی حفاظت کا فریضہ بڑی تندہی سے انجام دیا۔ وہ ہمیشہ انصاف و دیانت کے مسلک پر کاربند رہے۔"

محمد رضا شاہ پہلوی (شاہ ایران)

"حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات کی خبر سے مجھے بہت رنج ہوا۔ اس نقصان پر میں آپ کی قوم اور پاکستانی بھائیوں کی خدمت میں دلی ہمدردی پیش کرتا ہوں۔"

محمد علی چودھری (سابق وزیراعظم پاکستان۔ ماہر مالیات۔ نظام اسلام پارٹی کے سربراہ)

"قائداعظم ایک سچے اور مخلص مسلمان تھے۔ جن کی عملی زندگی اسلام کی بنیادی تعلیمات اور پیغمبر اسلام کی سیرت پاک کی روشنی میں گزری۔"

محمد علی جوہر مولانا (تحریک خلافت کے بانی)

"کاش خداوند عالم جناح کے دل میں ڈال دے کہ مسلمانوں کی راہنمائی اب اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکے گا۔"

مختار احمد انصاری ڈاکٹر (برصغیر کی تحریک آزادی کے علمبردار سیاستدان)

"قائداعظم نے نہ صرف ہمیں آزادی دلائی، بلکہ ہمیں ایک امتیازی قوم بھی بنایا۔ جس پر ہم بلاشبہ فخر کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے رہنما کو خراج عقیدت اسی طرح ہی پیش کر سکتے ہیں، کہ ان کے نظریات کی تکمیل کریں۔"

مدن موہن مالویہ پنڈت

"وہ جس بات پر ڈٹ جاتے ہیں۔ ڈٹ جاتے ہیں۔ بڑے سخت ہیں، انہیں تو دلائل سے جھکانا بھی ممکن نہیں۔"

مسولینی (اٹلی کا سیاستدان اور فسطائی ڈکٹیٹر)

"قائداعظم کے لئے یہ بات کہنا غلط نہ ہوگی۔ کہ وہ ایک ایسی تاریخ ساز شخصیت ہے جو کہیں صدیوں میں جا کر ہی پیدا ہوتی ہے۔"

مطلوب الحسن (قائداعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری)

بابائے ملت قائداعظم محمد علی جناح قوم کو درپیش ہر مشکل ترین مسئلے کو چٹکیوں میں حل کر دیا کرتے تھے۔ وہ ایک دور کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی مدبرانہ فعال قیادت میں برصغیر کے مسلمان علیحدہ اسلامی مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

موہن داس کرم چند گاندھی (بھارتی رہنما)

"مسلم لیگ ایک زبردست جماعت ہے۔ اس کے صدر مسٹر جناح ایک وقت تھا، کانگرسی تھے۔ اور کانگرس کی امیدوں کا آفتاب۔"

"جناح کا خلوص مسلم ہے۔ وہ ایک اچھے آدمی ہیں۔ وہ میرے پرانے ساتھی ہیں اور میں انہیں زندہ باد کہتا ہوں۔"

"یہ حقیقت ہے کہ قائداعظم بلاشبہ اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ وہ سیرت و کردار کی ان بلندیوں پر تھے۔ جہاں کوئی لالچ کوئی خوف، کوئی طعنہ انہیں اپنے جادہ سے نہیں ہٹا سکتا وہ عزم و استقامت کے کوہ گراں تھے۔ نہ امارت و ثروت ان کی راہ میں حائل ہو سکی، نہ حکومت کا جاہ و جلال اُسے مرعوب کر سکا۔"

"محمد علی جناح کو مسلم عوام پر بے پناہ قابو حاصل ہے۔"

میکنزی کنگ وزیر اعظم کینیڈا

"قائداعظم کی اچانک وفات کا صدمہ کامن ویلتھ (برٹش) کے تمام حصوں میں محسوس کیا گیا ہے، اس قومی نقصان پر میں کینیڈا کی حکومت کی طرف سے پاکستان کی حکومت کو دلی ہمدردی کا پیغام دیتا ہوں۔

ناظم الدین خواجہ (پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل)

"قائداعظم ایک سخت چٹان کی طرح تھے۔ جو اپنے خیال پر جمے رہتے۔ اور اپنے پیش کئے ہوئے مطالبات میں کسی قسم کی ترمیم پر تیار نہ ہوتے۔ قائداعظم نے مسلمانوں کو ایک تازہ قوت اور حرارت بخشی۔"

"صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے میں ایک اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس بات کو چند ہی سال گزرے ہیں۔ مسٹر جناح کی سیاست نے مجھے کچھ بہت زیادہ متاثر نہیں کیا تھا۔ میں ان نظریات کے بارے میں سخت شک و شبے میں مبتلا تھا، جسے مسٹر جناح ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہے تھے لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ مجھے دوسروں کی طرح اس بات کا قائل ہونا پڑا کہ مسٹر جناح ۱۹۳۵ء کے اُن بدلتے ہوئے حالات میں جس کے اندر کانگرس اور ہندو مہاسبھا والوں کی جانب سے ملاقائی اور صوبائی خود مختاری پر زور دیا جا رہا تھا جس انداز سے رہنمائی فرما رہے تھے وہی درست اور پوری صحت کا حامل تھا۔ کئی سال کی غیر حاضری اور انگلستان میں رہنے کے بعد مسٹر جناح جب اپنے ملک واپس آئے تو انہوں نے اس کمی کو دیکھ لیا تھا جو مسلمانوں کی سیاسی جماعت کو لگ چکا تھا، ان کی صفوں میں ہر طرف نا اتفاقی اور انتشار نظر آ رہا تھا۔ خود مسلم لیگ اپنا اتفاق، قوت اور اثر کھو چکی تھی۔ مسٹر جناح نے نئے دستور کے اُس خطرے کو فوری سے بھانپ لیا تھا جس کی رو سے ہندوستان کے اندر ان کا حقیقی مقام پوری طرح محفوظ رہے ایک سچے فرزند اسلام کی طرح انہوں نے پورے اخلاص و یکسوئی کے ساتھ اسلام کی بکھری ہوئی طاقت کو آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرنا شروع کر دیا۔ حب الوطنی کے حقیقی اور سچے جذبے سے کام لیتے ہوئے انہوں نے کانگرس اور مہاسبھا والوں کو متنبہ کرتے ہوئے بتایا کہ صوبائی اور علاقائی بالادستی کی پالیسی ہندوستان کو ایک خلفشار میں مبتلا کر کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو مستقل طور پر ایک دوسرے سے جدا کر دے گی۔ اپنی عمر اور صحت کے باوجود جو بہر حال کچھ زیادہ اچھی نہ تھی مسٹر جناح نے سارے ملک کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک دورہ کیا، اور مسلمانوں کو متفق و متحد ہو جانے کی تلقین کی اگر آج مسلمان ایک ایسی طاقت بن گئے ہیں کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آج اگر ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمان شانے سے شانہ ملا کر آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے ایک مضبوط دیوار کی طرح کھڑے ہو چکے ہیں اگر آج وہ تمام منصوبے ناکام ہو چکے ہیں جو مسلمانوں کو ایک ایسی دائمی بے بس اقلیت بنا کر رکھ دینے کے لئے تیار کئے گئے تھے جو اپنے وجود تک کو برقرار رکھنے کے لئے دوسروں کی محتاج ہو تو بنیادی طور پر اس کا سہرا صرف ایک ہی شخص کے سر باندھا جا سکتا ہے اور وہ

محمد علی جناح میں۔ یہ ایک زبردست کامیابی ہے مسٹر جناح نے صرف ہندوستان کے مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ سارے ہندوستان کی خاطر جو خدمات انجام دی ہیں اُن کی جتنی بھی تعریف کی جائے۔ کم ہے اگر برطانیہ کو اس کے اپنے نازک وقت میں ایک چرچل مل چکا ہے تو ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی جناح کی صورت میں ایک ایسی ہی شخصیت مل چکی ہے۔ یہ تشبیہ بظاہر جتنی برمحل معلوم ہوتی ہے۔ گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو اس سے زیادہ مناسب اور صحیح معلوم ہوگی۔

چرچل نے پوری قوم کے ارادے اور خواہش کا مظہر بن کر کہا تھا کہ اس کی قوم نہ خود دائمی ذلت و غلامی قبول کرے گی اور نہ دنیا کی دوسری کمزور قوموں کو ایسا کرنے دے گی۔ ٹھیک اسی طرح مسٹر جناح بھی پوری مسلم قوم کے ارادے اور خواہش کا مظہر بن چکے ہیں۔ اور ہر قیمت پر جارحیت کا دفاع کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ملک کی دوسری تمام اقلیتوں کے لئے بھی ان کا پیغام یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو سرنگوں ہونے نہ دیں۔ ہندوستان کے مسلمان اسی لئے قائداعظم کے ہر طرح ممنون ہیں۔

خدا کرے وہ طویل عمر پائیں تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے اور ہمارے نظریے کو برگ و بار لاتا دیکھ سکیں۔ یعنی آزاد انڈیا میں آزاد اور متحدہ اسلام۔

نور احمد، مسٹر

(سابق رکن اسمبلی پنجاب)

"قائداعظم بڑے اصول پرست اور دیانت دار تھے۔ ایک دفعہ مشہور تاجر عبدالکریم سے انہوں نے ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے پانچ ہزار روپے فیس طلب کی۔ ان دنوں ان کی فیس پانچ سو روپے روزانہ تھی۔ مذکورہ مقدمہ میں تین دن تک پیروی کرکے کامیابی حاصل کی۔ اگرچہ انہوں نے مذکورہ رقم فیس روزانہ کے حساب سے نہیں لی تھی تاہم انہوں نے اپنے اصول پر ضرب نہ آنے دی۔ اور پندرہ سو روپے رکھ کر باقی رقم مؤکل کو واپس کر دی۔"

وجے لکشمی پنڈت، مسز

مسلم لیگ کے پاس ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام ہوتے اور کانگرس کے پاس صرف ایک محمد علی جناح ہوتا تو ہندوستان کبھی تقسیم نہ ہوتا۔

وقار الملک نواب

"قائداعظم کسی بھی بے اصولی کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ بے اصولی ان کی چڑ تھی۔ اور اصول ان کی خوشنودی۔ وہ ہمیشہ ایسے لوگوں کو پسند کرتے تھے جو اصول کے پابند ہوں۔ خواہ ان کا تعلق کسی ہی طبقہ سے کیوں نہ ہو۔"

ولنگڈن، لارڈ

"کانگرس کے بعد مسلم لیگ ہندوستان کی سب سے زیادہ با اثر اور طاقت ور جماعت تھی۔ اور قائداعظم اس جماعت کے بے باک اور نڈر رہنما تھے۔"

ونسٹن چرچل، سر

(برطانیہ کے وزیراعظم، ادیب، مقرر)

"قائداعظم ایک بہترین سیاست دان ہیں۔ بڑے ذہین و فطین ہیں۔ مسلمانوں کے اس عظیم لیڈر کی یاد کوئی بھی دل سے فراموش نہیں کر سکتا۔"

ویول، لارڈ

(وائسرائے ہند)

"مسٹر جناح اپنے ارادوں اور اپنی رائے میں بے حد سخت ہیں۔ ان کے رویہ میں کوئی لوچ نہیں پایا جاتا۔ وہ مسلم قوم کے مخلص رہنما ہی نہیں بلکہ سچے وکیل بھی ہیں۔"

ہری مودی، سر

(سابق گورنر یو۔پی)

"مسٹر جناح مدتوں سے ہماری زندگی کے ایک بہتر بالشان نمائندہ ہیں۔ ان کی روش بظاہر مجموعۂ اضداد رہ چکی ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ ہر تغیر کے ساتھ ایک مستقل اور بنیادی اصول پر جمے رہے۔ وہ نڈر ہیں۔ بے خوف ہیں۔ صاف گو ہیں۔ شہرت کے طلبگار نہیں۔"

"وہ ایک ہمہ پہلو آدمی ہیں۔ جنہوں نے انہیں پہچانا کم ہیں۔ اور وہ تو بہت کم ہیں جنہوں نے ان کے تنہائی کے قلعہ میں رسائی پائی ہو۔ ایک شخصیت جو کہ دلوں کو موہ لیتی ہے۔ تم اس کو چاہے ناپسند کرو۔ چاہے بُرا کہو۔ مگر اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔"

ہیری ٹرومین

(امریکہ کے سابق صدر)

"میں سات عظیم الشان شخصیات کی زندگی کے حالات قلمبند کر چکا ہوں۔ لیکن جس احترام اور خلوص کا احساس میں قائداعظم کی نسبت کرتا ہوں۔ وہ کسی شخصیت کی نسبت نہیں کرتا۔ جناح اب تک میرے احساسات میں اس طرح زندہ ہیں گویا وہ اب تک میرے قلب و دماغ کے بہترین ساتھی ہیں۔ ان کا دل بہت سرد لیکن دماغ بہت روشن تھا۔"

یعقوب حسن سید

(ایک صحافی)

"قائداعظم کی بلند مرتبہ شخصیت سے کون واقف نہیں آپ کا عزم و استقلال بلند خیالی، اعلیٰ کردار، حق گوئی، سیاست دانی، اصابت رائے بے غرضی اور بے باکی محتاج تشریح نہیں۔ ایک قوم کی سیاسی بقا۔ اور اس کی ملی اہمیت اور جداگانہ ہستی کی برقراری سے جس قدر آپ آگاہ تھے اس کے لئے انہیں ہندوستانی مسلمانوں کا ڈاکٹر کہا جائے گا۔ آپ نے اپنی نیم جان بستر مرگ پر پڑی ہوئی قوم کو وہ نسخۂ حیات پلایا جس سے ہندوستانی مسلمانوں میں از سر نو توانائی اور قوتِ عمل عود کر آئی۔ انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کو ایک نیا شعور، قومیت اور ایک نیا احساس ملی دیا۔"

یحییٰ کمال بتیاتی (سفیر ترکیہ)

"اس عظیم ملک کی آزادی کے لئے انہوں نے جو قربانی دی ہے، اس کے سب لوگ مداح ہیں۔ انہوں نے اپنی حکومت کی بنیادیں مضبوط کرکے ایک قابل فخر ورثہ چھوڑا ہے۔"

قائداعظم صحافیوں کی نظر میں

ایڈیٹر روزنامہ امروز لاہور

(یہ اقتباس روزنامہ امروز کے مقالہ افتتاحیہ سے لیا گیا ہے۔ جو قائداعظم کے انتقال پر "قائداعظم زندہ باد" کے عنوان سے شائع ہوا)

• اس کے نحیف جسم میں ایک طوفانی روح چھپی تھی۔ اس کا عزم کہسار سے زیادہ پائندہ اور محکم تھا اور اس کی ہمت عقاب سے جو سنگ خارا کی چٹانوں میں نشیمن بناتا ہے، زیادہ بلند پرواز اور بلند سیر تھی۔ وہ ایک جری اور بے باک سپاہی تھا۔ جو پر خروش موجوں سے لڑنے اور چٹانوں سے ٹکرانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا تھا۔ اس نے کئی بار رکاوٹوں کے پہاڑوں کو ٹھوکروں میں اڑا دیا۔ اس نے کئی مرتبہ پستیوں کو اچھالا اور بلندیوں کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔ لوگوں نے کہکشاں کو اس کی تلاش میں افلاک کی رفعتوں سے اترتے بھی دیکھا ہے۔ اور اس کے بلند ہمت کی گرد نے کبھی کبھی کہکشاں کی ہمسری کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

ہم اپنے جھگڑوں میں پھنسے ہوئے تھے، لیکن جب اس نے ہمیں پکارا۔ تو اس پکار میں کچھ ایسی کشش تھی کہ ہم اپنے سارے جھگڑے بھول کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ ہم اس سے محبت بھی کرتے تھے اور ڈرتے بھی تھے۔ کیوں کہ وہ صرف ہمارا رہنما ہی نہیں بلکہ شفیق باپ اور غم گسار دوست بھی تھا۔

آج وہ ہم میں نہیں لیکن یقین نہیں آتا کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ وہ ہم میں موجود ہے۔ اس نے ہم میں اولوالعزمی کی غیر مغلوب اور ناقابل تسخیر روح پیدا کر دی ہے۔ اس سے کوئی ہمیں محروم نہیں کر سکتا۔ وہ ہمیشہ صبح کے ستارے کی طرح ہمارے ساتھ رہے گی اور اس کی روشنی میں ہمارے قدم بڑھتے جائیں گے۔ ابھی آسمان کئی بار جھکے گا۔ کہکشاں کئی مرتبہ افلاک کی بلندیوں سے زمین پر اترے گی پھر ہم یہ کیوں کہیں کہ قائداعظم ہم میں موجود نہیں۔ جب تک ہماری روح غیر مغلوب اور ہمارا عزم پائندہ ہے۔ پاکستان زندہ ہے، اور جب تک پاکستان زندہ ہے۔ ہمارا محبوب رہنما بھی زندہ ہے۔

'قائداعظم زندہ باد'

ایڈیٹر روزنامہ پانیر ڈھاکہ،

• قائداعظم پہلے قوم پرست تھے۔ بعد میں اس سے علیحدہ ہو گئے۔ تاہم آپ دنیا کی ان عظیم الشان شخصیتوں میں شامل ہیں جنہیں قدرت بڑے کاموں کے لئے پیدا کرتی ہے۔ خواہ وہ کام تعمیری ہوں یا تخریبی۔ مسٹر جناح کو صرف خیالی آدمی سمجھ کر نظر انداز کر دینا بہت بڑی غلطی ہو گی۔ لوگ کسی طرح ان کے عملی کاموں سے آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ ان میں وہ صفات ہیں جو سیزر جیسے آدمیوں میں پائی جاتی ہیں۔ سخت کوشی اور تیزی جیسی باتیں جو قیادت کے لئے لازمی ہیں۔ قدرت نے آپ کو دل کھول کر عطا کی ہیں۔ مسٹر جناح اپنے پُرخلوص اور صحیح جذبۂ خدمت کی بنا پر آسمان شہرت پر آج اس ستارے کی طرح چمک رہے ہیں، جس سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور چند خود غرض اہل فکر ہی مسٹر جناح کی شخصیت اور مسلمانان ہند پر اس کے متعلق طلسمی اثر کو غلط کر بیان کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔"

ایڈیٹر روزنامہ حریت کراچی

"محمد علی جناح کی آواز ابھری، اور دل سے ابھری۔ "اسلام۔ حریت اسلام"۔ اس نصب العین نے مسلمانوں کے بکھرے ہوئے، ٹوٹے ہوئے، بکھرے ہوئے دلوں کو از سر نو جوڑ دیا۔ قیام پاکستان کے بعد گورنر جنرل کی حیثیت سے بھی دربار میں ہر طرف سے بے پرواہ ہو کر یہ اعلان کیا کہ "ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم اپنے شارع پیغمبر اسلام کے عطا کردہ زریں قوانین کو اپنائیں۔

جس رہنما کا ایمان اتنا پختہ اور عزم محکم، حوصلہ اتنا بلند اور نفسیات اتنی روشن ہو۔ اس کا کردار تو ایسا ہی بے داغ ہوتا ہے، جیسا محمد علی جناح کا۔ اور وہ اسی طرح فرمانروائی کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے، جیسے محمد علی جناح نے رکھا۔ ان کی یہی صفت تھی۔ جس نے ان کو مقبولیت و محبوبیت بخشی۔ اور قائداعظم بنا دیا زندۂ جاوید کر دیا۔"

ایڈیٹر روزنامہ کوہستان

"ایک قائد اور رہنما کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دلیر ہو، نڈر ہو، بے باک ہو، جری ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کا دل ملت کے درد سے لبریز ہو۔ اس میں اتنی ہمت ہونی چاہیئے کہ نہ حکومت کا جاہ و جلال اُسے مرعوب کر سکے، نہ شاہوں و شہنشاہوں کی بارگاہ عظمت پناہ میں اس کا دل دھڑکے، نہ فاتحوں اور کشور کشاؤں کے سامنے اس کی زبان گنگ ہو۔ اور نہ سپہ سالاروں اور شمشیر آزماؤں کو دیکھ کر اس پر لرزہ طاری ہو۔ نہ امارت و ثروت کے جلوے اس کی نگاہوں میں خیرگی پیدا کر سکیں، وہ حق بات سب کے سامنے کہنے کی جرأت کر سکتا ہو۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے کسی مفاہمت کا قائل نہ ہو۔ قائداعظم میں یہ تمام صفات موجود تھیں:

"ہم قائداعظم کی روح کو اس وقت تک خوش نہیں کر سکتے، جب تک ہم محنت دیانت اور خدمت کر کے پاکستان کو قائداعظم کے نظریات کے مطابق ڈھال نہ دیں۔ ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا یہی طریقہ ہے۔"

ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت

• قائداعظم محمد علی جناح کا نام پاکستان کے ساتھ اس عظیم اسلامی مملکت کے محرک اور بانی کی حیثیت سے ہمیشہ ملی عزت و احترام اور والہانہ عقیدت و شیفتگی سے لیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قائداعظم کی عظمت، کسی منصب کی مرہون منت نہیں تھی۔ بلکہ کسی منصب کے بغیر ہی وہ محض اپنے اخلاص و تدبر اور بالغ نظری کے باعث قائداعظم بن چکے تھے۔

قائداعظم دراصل کئی عظیم، عظیم اوصاف کا مجموعہ تھے۔ ایسے مایۂ ناز اصحاب روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ کوئی مورخ اور مخالف تنگ نظر تذکرہ نگار بھی قائداعظم کو خراج عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا اس لئے کہ عظمت عروج عہد سے لے وسعت وسائل یا تاحین تدبیر کی مرہون منت نہیں ہوتی، بلکہ فراخ دل ہو عظمت پر پروانہ وار نثار ہونے کے لئے بے تاب ہوتا ہے:

قائد اعظم کو شاعروں کا منظوم خراجِ عقیدت

اختر انصاری

وطن کے رہبر محبوب قائد اعظم
ہے تیری یاد عجب چیز زندگی کے لئے
تری نظر نے فروغ بہار بخشا ہے
یہ زندگی نہیں، زنداں تھی آدمی کے لئے
ترا نفس تھا سپر کارواں جرس کی صدا
یہ سوئے صبح بہاراں سبک روی کے لئے
مثالِ شمع ترے نقشِ پا سوئے منزل
جلے ہیں قافلے والوں کی آگہی کے لئے
شبوں کی زد سے نئے راہ پر نکلتے گئے
ترے چراغ سے کتنے چراغ جلتے گئے

اکبر کاظمی

تیری سیرت فروغِ شمع دیں ہے قائد اعظم
مقدر قوم کا کتنا حسیں ہے قائد اعظم
خدا شاہد ہے اچانک جب بھی تیری یاد آتی ہے
کچھ ایسے فکر و احساسات کی شمعیں جلاتی ہے
تصور میں تری تصویر پہروں مسکراتی ہے
تصور بھی ترا کتنا حسیں ہے قائد اعظم
تیری سیرت فروغِ شمع دیں ہے قائد اعظم
مقدر قوم کا کتنا حسیں ہے قائد اعظم
یہ ارضِ پاک ہے بے شک ترے افکار کی صورت
یہ ارضِ پاک ہے بے شک ترے معیار کی صورت
یہ ارضِ پاک ہے بے شک ترے کردار کی صورت
ترا کردار کتنا دل نشیں ہے قائد اعظم
تری قسم ہے ترا ذکر جب بھی آتا ہے
سب اہلِ ہوش عقیدت سے سر جھکاتے ہیں
بساطِ دل پہ ابھی تک بڑے خلوص کے ساتھ
نقوش تیری محبت کے جگمگاتے ہیں
یہ انجمن ہے تیرے حسنِ فکر کی ممنوں
کہ تو نے اس کی بصیرت کو روشنی دی ہے
بطرزِ نو اسے احساسِ آگہی بخشا!
دلِ بر شوق دیا، روحِ زندگی دی ہے

یہ تیرے حسنِ عمل کا ہے معجزہ شاید
کہ ارضِ پاک نے جب بھی ہمیں پکارا ہے
خلوص و عزم سے ہم نے یہ کر دیا ثابت!
ہمیں یہ پاک وطن جان سے بھی پیارا ہے

بشیر احمد میاں (رسالہ ہمایوں کے مدیر)

ملت ہے فوج، فوج کا سردار ہے جناح
اسلامیوں کے ہاتھ میں تلوار ہے جناح
ملت تھی بے زبان، زباں مل گئی اسے
شوقِ جہادِ قوم کا اظہار ہے جناح

رکھتا ہے دل میں تاب و تواں ٹوکرِ وقت کی
کیسے کہ ناتواں ہے محمد علی جناح
غیروں کے دل بھی سینے کے اندر دہل گئے
تقدیر کی فغاں ہے محمد علی جناح
لاہور اپنے بخت پہ نازاں ہے کیوں نہ ہو
آج اپنا مہماں ہے محمد علی جناح

حاتم علی حاتم (ایڈیٹر حقائق)

سلام اے عرشِ انساں نما اے قائد اعظم
سلام اے امتِ احمد کے سچے دلبر و ہمدم
سلام اے ملتِ صد سالہ افسوں توڑنے والے
سلام اے پھر بچھڑے حرم کے پرزے جوڑنے والے

حفیظ تائب

رہبر قوم! تیرے عزمِ فروزاں پہ سلام
جس سے منحوس اندھیروں کا جگر چاک ہوا
نہیں ملتی تیرے اخلاصِ فراواں کی مثال
جس نے کی مردِ مسلماں کو نئی روح عطا

حفیظ جالندھری ابو الاثر

ہر مسلماں کے دل میں ہے اک آگ موجزن
اس آگ کا دھواں ہے محمد علی جناح

رازؔ یوسفی

ملت کے ترجمان تھے محمد علی جناح
سالار کارواں تھے محمد علی جناح
ہر سنگ راہ جس کی روانی میں بہہ گیا
وہ سیل بے کراں تھے محمد علی جناح
تھے جس کے آگے اہل سیاست کے سرنگوں
وہ سنگ آستاں تھے محمد علی جناح
باطل کی قوتوں کے لئے تھے پیام مرگ
اک تیغ بے اماں تھے محمد علی جناح

راغبؔ مراد آبادی

سر جبر کے آگے نہ خم کیا تو نے
لہرا دیا حریت کا پرچم تو نے
جو کام کسی سے نہ ہوا تھا اب تک
وہ کام کیا قائداعظم تو نے

رشیدؔ کامل

وابستہ تجھی سے تو ہے ہر ساز کی آواز
شکوے ہوں، شکایات ہوں، نغمے ہوں کہ نالے
مٹ سکتا نہیں نام ترا لوح وطن سے
جب تک ہیں زندہ ترے چاہنے والے

رفیقؔ خاور

پیر جواں یکتائے زمانہ
مشعل ہمت کا پروانہ
مشرق کا فرزند یگانہ
طرز و روش اس کی ترکانہ
برق صفت سوزاں گفتار
وسعتِ دل کی آئینہ دار
مردہ دلوں کے حق میں مسیحا
روح رواں ملت بیضا
سینہ سپر میدان میں تنہا
سب کے مقابل معرکہ آرا
ہمہ تنہیں پیدا گر پیکار
لائے عقب میں جیت کے ہار
بلبل شجاعت قائداعظم
شعلہ تدبر جس کا مسلّم
رن میں اک گرجتا ضیغم
جس سے صف پیچاں تلاطم

ظاہر و باطن مثل شرار
نار میں نور اور نور میں نار
اپنا امیر الحاج یہی ہے
بادشہ بے تاج یہی ہے
دل پہ ہو جس کا راج یہی ہے
پاکستان کی لاج یہی ہے
یہ سالاروں کا سالار
دشت وفا کا شاہسوار

رئیسؔ امروہوی

صدیوں سے زندگی کی روش ماندہ و سست تھی
رفتار وقت تیز سہی، نبض سست تھی
صدیوں سے اس چمن میں خزاں کا رواج تھا
تاروں کی مملکت میں اندھیروں کا راج تھا
پھیلے ہوئے جو ظلم و تشدد کے جال تھے
صدیوں سے انقلاب کے نعرے مُحال تھے
کھلتے تھے پھول، دل کی گرہ کھولتے نہ تھے
بجتے تھے ساز، راگ مگر بولتے نہ تھے
مفلوج تھے جو ذہن تو شل تھے دماغ تک
بجھنے لگے تھے فکر و نظر کے چراغ تک
منزل کی دھن میں اہل طلب بھاگتے نہ تھے
راہیں تو جاگتی تھیں قدم جاگتے نہ تھے
راہی گلہ طراز کہ رہبر ہی تھک گئے
شکوہ تھا رہبروں کو کہ راہی بھٹک گئے
ناگاہ ظلمتوں کے قدم کانپنے لگے
طوفاں جو تیز رَو تھے تھے ہانپنے لگے
باتوں کی مٹھیاں جو کھل تھیں وہ بھنچ گئیں
ظلمت میں روشنی کی لکیریں سی کھنچ گئیں
نظریں رہا ہوئیں قفسِ انتظار سے
نکلا امیر قافلہ گرد و غبار سے
ہمت کی باد تند، جنوں خیز ہو گئی
ملت کی نبض تیز بہت تیز ہو گئی
اک قوم نو، عدم سے جو آئی وجود میں
بجلی سی بچ گئی، چمن ہست و بود میں
اس قوم نو کا قائداعظم جناح تھا
اس روح انقلاب کا محرم جناح تھا

زاہد الحسن زاہدؔ

قائداعظم، کہ تھا تو پیکر عزم و وفا
قوم کی کشتی کا آخر بن گیا تو ناخدا
توڑ دیں تو نے غلامی کی سلاسل توڑ دیں
اور آزادی کا جھنڈا سب سے اونچا کر دیا
غیر بھی مرعوب تھے تیری ذہانت دیکھ کر
تھا صحیح معنوں میں تو ہی قوم کا اک رہنما

سبطِ نبی

تو نے ملت کو دیا درس جہاد زندگی
سینکڑوں سالوں سے جو زنجیر استبداد کی
قوم کے احساس کا تازہ لہو پیتی رہی
تو نے اسے قائد! وہ زنجیر غلامی توڑ دی
تیرا احساس تک وہ تیرا پیماں تو ہی
ایک ہی جنبش سے دنیا میں اجالا کر دیا

شادؔ امرتسری

کسے گماں تھا کہ تقدیریں بھی بدلے گی
کسے امید تھی ٹوٹے گا یوں طلسم فرنگ
کسے خبر تھی کہ آئے گی اس طرح سے بہار
چمن سے آئے گی پھر سے صدائے بربط و چنگ
تری نوا نے ہر اک فرد کو کیا بیدار
ترے عمل نے ہر اک دل کو زندگی بخشی
بھٹک رہی تھی اندھیرے میں ملت بیضا
نظر نظر کو ترے دم نے روشنی بخشی

شاعرؔ لکھنوی

کس کو معلوم تھا صدیوں کا پرانا اک خواب
آنکھ کھولے گا ترے نام کی تعبیر کے ساتھ
کس کو معلوم تھا کچھ آئے گی گویائی بھی
ذہن میں ایک ابھرتی ہوئی تصویر کے ساتھ
کس کو معلوم تھا سینوں میں اتر جائے گی
عزم کی دھار تری شوخیٔ تقریر کے ساتھ
کس کو معلوم تھا چومے گی قدم آزادی
رقص کرتی ہوئی ہر پاؤں کی زنجیر کے ساتھ

تو نے انعام دیا ہے ہمیں آزادی کا
ہم کہتے ہیں، تجھے قائداعظم کہہ کے
تو نے ہر موج بلاخیز کو ٹھکرایا ہے
تیز رو وقت کے طوفاں میں تنہا رہ کے

تو نے آغوش میں ساحل کے اکملب ہیں
کتنے منہ زور بھاؤں کے تھپیڑے سہہ کے
تو نے اس باغ کو سینچا ہے لہو سے اپنے
تیری خوشبو سے ترا باغ ہمیشہ مہکے

شور علیگ

ظلمتِ ایام کے سنگین محل ڈھاتا ہوا
مشعلیں سی رات کے سینے میں سلگاتا ہوا
جس کا ہر نقشِ قدم تھا کارواں کا سنگِ میل
جس کے ٹوٹے دل کی ہر آواز تھی بانگِ رحیل
موت کے بربط پہ نغمہ زیست کا گاتا ہوا
وقت کی سنگین دیواروں سے ٹکراتا ہوا
بجلیوں کی آگ میں سرو و سمن کو تولتا
شب کی تاریکی میں جگنوں کے دیئے کھولتا
تیرا عزم آہنی پربت سے بھی پائندہ تر
وقت کے سینے میں تھی پیوست تیری ہر نظر
تو جہاں اُلجھا ہے طوفانوں سے ٹکر توڑ کر
ملک و ملت تو نے طوفانوں کا دھارا موڑ کر
تو ہی شمع کارواں ہے تو ہی منزل کی فلاح
زندہ و پائندہ باد اے قائداعظم جناح
دستِ مستقبل میں جب پرچم ترا لہرائے گا
مہر کی کرنوں سے تیرا نام لکھا جائے گا

صادق سرمدی آقائی (شاعر ایران)

قلب پاکستان از مرگ محمد علی جناح
قلب لشکر بشکند چوں بشکند دل ما جناح
قائداعظم جناح لشکر اسلام بود
مرگ لشکر بود سوگ قائداعظم جناح

عابد علی عابد سیفی

وہ شمع بجھ گئی مگر اس کے فروغ سے
قندیلِ آرزو ہے فروزاں اسی طرح
دیکھو تو اس کے کوکبِ اقبال کا عروج
سمٹی ہوئی ہے گردشِ دوراں اسی طرح
بالیدہ ہے زمینِ وطن کی فضا میں وہ
مضطر ہے مثلِ شعلہ ہمارے لہو میں وہ

عبدالحمید عدم

خرد سے جو صدیوں میں جوڑے ہوئی
جنوں کے لئے راہ یک گام ہے
وہ پرچم کیا نصب جو عشق نے
مشیت بھی اس کے تہِ دام ہے
ہیں جنّ و ملک تابعِ اہلِ حق
زمان و مکان زیرِ احکام ہے
عجب بات قائد نے کہہ دی عدم
خدا آپ بنیادِ اسلام ہے

قربان حسین شہید

گیارہ تاریخ ہے ستمبر کی
مگر یہی ہے جی ہے جی ہمارے جلی
بار بار آرہا ہے مجھے یہ خیال
آج کے دن قائداعظم
جس کے نقشِ قدم پر چل کر ہم
اک نئے سے آشنا ہوئے
بزمِ ہستی میں کامیاب ہوئے
جس کے اقوالِ زریں اپنا کر
ہم ہوئے زندگی سے بہرہ ور
اتحاد و یقینِ محکم کا
جس نے اطراف میں کیا چرچا
جس نے تنظیم کرکے ملت کی
روح جسموں میں پھونک دی الفت کی
جس نے ظلمت کو کر دیا کافور
اور بخشا سحر کو شب کا نور
خطۂ پاک جس نے دلوایا
سر حریفوں کا جس نے سہلایا
کارِ مشکل کو جس نے سہل کیا
زندہ رہنے کا اس نے درس دیا
دے گیا تھا مفارقت کا داغ
کرکے تاراج آرزو کا باغ
دل کو بے حد ملال ہے اس کا
گیارہ تاریخ ہے ستمبر کی

قائداعظم کی رحلت پر

(دو چینی شاعروں کا نذرانہ عقیدت (اردو ترجمہ)
(بشکریہ 'مشرق' لاہور)

لوہ بینگ

جناح! انقلاب کے نشان
جیسے صحراؤں کے خانہ بدوش بھی پہچانتے تھے
اور گنگا کے کنارے بسنے والے بھی
میرا کمزور دل آج غم کے مقابلے میں عاجز ہے
میں رونے پر مجبور ہوں
اگرچہ آنسو میرے غم کی شدت کے اظہار سے قاصر ہیں
او جناح! روحِ انسانی تجھے کبھی نہ بھولنے پائے گی
حکمرانوں کی نخوت اور دشمنوں کی لذت خوں آشامی برقرار رہے گی
لیکن تو صبر و قرار سے آنکھیں بند کر لے
کیوں کہ جنگلوں میں
اور ساحلوں پر
تیرے بیٹے (ہی نہیں)
تیری بیٹیاں بھی
تلواریں ہاتھوں میں لئے
حق کی حمایت کرتی رہیں گی
وہ تیرے طویل جہاد کو
از سرِ نو شروع کریں گی
اور یہ نسل
تیرا کام پایۂ تکمیل تک پہنچائے گی
یہ صرف ایک "نوحہ" ہی نہیں
"حلف" بھی ہے۔

ہانگ

"غم کو غصے میں بدلو
اور غصے کو آگ میں
اور آگ کو سوزندہ رکھو!"
گذشتہ رات یہ الفاظ جناح نے کہے
یا کم از کم میں نے سنے
پھر جناح نے کہا
"خون کی آبیاری کے بغیر نخل تمنا کا ہرا ہونا
ناممکن ہے"
لوگ کہہ رہے تھے،
جناح رحلت فرما گئے
یوں معلوم ہوا
دنیا کسی بھونچال کی گرفت میں ہے
زندگی کی بنیادیں لرز گئیں
یوں معلوم ہوا
جیسے رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں

ہمارا روشن دیا
یک بیک بجھ گیا ہو
یا راستہ بتلانے والا
ہمیں تنہا چھوڑ گیا ہو
یوں معلوم ہوا
جیسے ہمارا باپ
اور ہماری ماں بھی
ہم سے چھن گئی ہو
یا جیسے مصیبت کی گھڑی میں
صبر و قرار نے ہمیں جواب دے دیا ہو
ہم مصیبت زدہ ہیں
غمگیں بھی
اور صدائے ماتم بلند کر رہے ہیں

محمد دین تاثیر، ڈاکٹر

باغ باقی ہے باغباں نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا
کارواں تو رواں رہے گا مگر
ہائے وہ میر کارواں نہ رہا!
روح زندہ ہے مردِ مومن کی
وہ وہاں ہے جو اب یہاں نہ رہا

محمد قاسم نوری

اے مسیحا صفت اے قائدِ افلاک فراغ
اے غلامی کے شبستان کے درخشندہ چراغ
عمر بھر عزم ترا جرأتِ کہسار رہا
تو حقائق کا بہرحال طلب گار رہا
پیکرِ ملت کا جب دیدۂ بیدار تھا تو
عزمِ مومن کا مہکتا ہوا شاہکار تھا تو

محی الدین عوت

آج ہم سے چھن گیا تھا گوہرِ نایاب قوم
واصلِ حق ہو گیا تھا عاشقِ بے تابِ قوم
چٹکیاں لیتی ہے دل میں آج اس محسن کی یاد
ہو گیا شرمندۂ تعبیر جس سے خوابِ قوم
قائدِ اعظم کے قبل از وقت اٹھ جانے سے ہائے
چشمِ تر سے آج بھی بہتا ہے خونِ نابِ قوم

سلسلہ عالیہ قادریہ کے دو عظیم المرتبت بزرگوں کے سوانح حیات

تذکرہ حضرت شاہ سکندر کیتھلی رح

حضرت شاہ سکندر کیتھلی رح سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے خیالات و افکار سے ایک جہان کو متاثر کیا۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شیخ محمد طاہر بندگی رح اور حضرت شیخ محمد اسلام بہاری اسی شمع کے پروانے ہیں۔ یہ حضرات اس جماعت کے نمایاں افراد تھے۔ جو حضرت شاہ سکندر قادری کیتھلی رح نے تیار کی تھی اور جس نے جابر سے جابر حکمران کے سامنے اعلائے کلمۃ الحق کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔ حضرت شاہ سکندر قادری کیتھلی رح کی ذات سے سلوک کے دو عظیم سلسلے یعنی سلسلہ مجددیہ قادریہ اور طاہریہ قادریہ اب بھی بصد آب و تاب جاری ہیں۔ آپ کی روحانی عظمت کا اقرار آپ کے معاصرین اور متقدمین اولیا اللہ نے کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

"میں آفتاب کی طرح بلا خیرگیٔ چشم دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن (حضرت) شاہ سکندر کیتھلی کے قلبِ منور کی طرف وفورِ اشعاعِ انوار کی وجہ سے نظر نہیں اٹھ سکتی۔"

آفسٹ طباعت ۲۵۰ صفحات میری لائبریری میں ۱۵/۰۰ روپے
مجلد ڈاچہ معہ گرد پوش سنہری ڈائی ۲۰/۰۰ روپے

حضرت شاہ کمال قادری کیتھلی کے سوانح

الکمال

یہ کتاب سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگ اور حضرت مجدد الف ثانی رح کے والد گرامی کے مرشد حضرت شاہ کمال قادری کیتھلی کے سوانح حیات کا مبسوط تذکرہ ہے۔ مصنف نے حضرت شاہ کمال کیتھلی کی شخصیت، ان کے خاندان، خلفاء اور ان کے اصلاحی کارناموں کے بارے میں تحقیق اور تنقید کا حق ادا کیا ہے

اسلام کے اس پر جوش مبلغ اور برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے سرخیل کا اولین تحقیقی تذکرہ جسے آپ کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔

کتاب پڑھ کر ہی آپ مصنف کی محنت اور تحقیق اور کتاب کی افادیت کا اندازہ کر سکیں گے۔

• سفید کاغذ • اعلیٰ لکھائی چھپائی • بڑا سائز • ضخامت ۱۶۰ صفحات
• میری لائبریری میں قیمت ۱۰/۰ روپے
• سنہری ڈائی، مجلد مع گرد پوش قیمت ۱۵/۰ روپے

اپنے شہر کے بک سیلرز سے طلب کریں: ناشر: مکتبہ میری لائبریری لاہور ۲

درخشاں کتابوں کا تعارف

ڈیل کارنیگی کی کتاب کا نفیس ترجمہ

طلسم عمل یا میٹھے بول میں جادو ہے

اب ہر شخص خرید اور پڑھ سکتا ہے۔ آپ بھی پڑھیئے اور احباب کو تحفہ میں پیش کیجئے

قیمت بارہ روپے کی بجائے صرف تین روپے

افزائش حسن اور تربیت حسن و جمال کے لئے

بیوٹی کلینک

ایک پسندیدہ اور مفید کتاب بن گئی ہے۔
آج ہی حاصل کیجئے

قیمت ـــــ ۴ روپے

از روئے قرآن کیا حلال ہے اور کیا حرام؟
علامہ البہ پالوی کی بیحد مفید اور اہم تصنیف

حلال و حرام
قرآن کی روشنی میں

ہر مسلمان کو اس امر کا علم ہونا چاہیئے کہ اللہ نے ہمارے لئے کیا کیا حلال تجویز کیا تھا اور ہم نے از خود کس کس حلال کو حرام قرار دے رکھا ہے اور کس کس حرام کو حلال سمجھ بیٹھے ہیں۔

آج ہی اپنی کاپی محفوظ کر لیجئے۔

مرد وزن کو اپنی زندگی آسودگی سے گزارنے اور ہمیشہ صحت مند رہنے کے لئے

رہنمائے صحت

کا مطالعہ بیحد کارآمد گر بتائے گا ـــــ انسانی بدن کیوں کر کام کرتا ہے۔ اور اسے تندرست رکھنے کے کیا اصول ہیں ـــــ جدید سائنس کی روشنی میں

معلومات پاکستان

طبع جدید — مرتب — زاہد حسین انجم

ہمارا دعویٰ ہے کہ اعداد و شمار کی صحت کے لحاظ سے یہ کتاب اپنے سابق ایڈیشنوں کی طرح سنگ میل کی حیثیت رکھے گی اور اس کتاب کو کتاب حوالہ کا نام دیا جا سکے گا۔

نقشوں، چارٹوں اور تصاویر سے آراستہ

۱۹۷۶ء تک کے حالات

اتالیق اکبر، خان خاناں

بیرم خاں کے حالات و واقعات

تاریخ کے عبرت انگیز واقعات کی نقاب کشائی ـــــ

ـــــ جناب کوثر چاند پوری کی تحقیقی تالیف

ایڈورڈ فرینک ایلن کی کتاب کا ترجمہ

آپ کے خواب اور اُن کے حل

مترجم ـــــ بارک اللہ ـــــ محمد ریاض

ہماری روز مرہ ضرورت کی ایک مفید کتاب

آزادی کے مجرم

کسی ملک کی تحریک آزادی کے دوران آزادی وطن کے مخالف سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مخالف لوگ ہماری تحریک آزادی کے مجرم تھے تو انھیں اس کتاب میں عارف بٹالوی نے بے نقاب کیا ہے

کرنل کیسری سنگھ کی انگریزی کتاب کا ترجمہ

شکار پا بہ رکاب

عام شکاریوں اور شکار کے خواہش مند جوانوں کی رہنمائی کے لئے ایک عمدہ کتاب

علامہ اقبال کی جملہ انگریزی، فارسی اور اردو تصانیف میں کیا پیغام دیا گیا ہے، ہر شخص جان جاتے

عکس اقبال

میں ہر کتاب کا لب لباب ایک مقالے کی صورت میں
مصنف: بیگم و ملک محمد عظیم

ناشر: مکتبہ میری لائبریری لاہور

چند مطبوعات : مکتبہ میری لائبریری لاہور ۲

اس حقیقت سے صرف نظر ناممکن ہے کہ کسی قوم کا بہترین سرمایہ اس کے اسلاف کے کارنامے اور مکارم اخلاق ہوتے ہیں اور جو حضرات قوم کو اس کے اسلاف کی داستانیں سناتے رہتے ہیں وہ قوم پر احسان عظیم کرتے ہیں

تاریخ وسوانح

کتاب	مصنف	سادہ جلد	مجلد
حیاتِ رسول	عارف بٹالوی	۱۲/۰۰	۱۶/۰۰
ابوبکر صدیق اکبرؓ	محمد حسین ہیکل	۲۵/۰۰	۳۰/۰۰
عمر فاروق اعظمؓ	〃	۳۲/۰۰	۴۰/۰۰
دس بڑے مسلمان	محمد اسمٰعیل پانی پتی	۱۸/۰۰	۲۲/۰۰
الحسین	محمد ابوالنصر	۵/۰۰	۸/۰۰
الزہرا	〃	۴/۰۰	۸/۰۰
الہارون	〃	۸/۰۰	۱۲/۰۰
المامون	شبلی نعمانی	۸/۰	۱۲/۰۰
خالد سیف اللہ	ابوزید شبلی	۸/۰۰	۱۲/۰۰
ابوذر غفاریؓ	عبدالحمید جودۃ السحار	۸/۰۰	۱۲/۰۰
عمرؓ بن العابدینؒ	عبدالعزیز سید الاہل	۴/۰۰	۸/۰۰
رابعہ بصریؒ	وداد السکاکینی	۴/۰۰	۸/۰۰
عمر بن عبدالعزیزؒ	احمد زکی صفوت	۴/۰۰	۸/۰۰
امیر معاویہ	انیس زکریا	۴/۰۰	۸/۰۰
شیخ عبدالقادر جیلانی	غلام حید رسہیل	۴/۰۰	۸/۰۰
تذکرہ	ابوالکلام آزاد	۱۴/۰۰	۱۸/۰۰
غازی علم الدین شہید	میاں محمد ابوالفتح	۴/۰۰	۸/۰۰
سلطان محمد فاتح	محمد مصطفٰے صفوت	۵/۰۰	۱۰/۰۰
قلوپطرہ	آرتھر ویگل	۱۴/۰۰	۱۸/۰۰
سلطانی محلوں کے راز	جمال پاشا الغزی		۱۸/۰۰
روپ متی	سید فیاض حسین	۱۲/۰۰	۱۵/۰۰
خسرو شیریں زباں	اقبال صلاح الدین	۱۴/۰۰	۱۸/۰۰
سقوط مشرقی پاکستان	صفدر محمود		۱۶/۰۰
ہمارے غازی ہمارے شہید	آغا اشرف	۲۵/۰۰	۳۰/۰۰
ایک جنگ ایک المیہ (جنگ ۱۹۷۱ء)	〃		۱۲/۰۰
اجتماع ملت اسلامیہ	آغا اشرف	۲۵/۰۰	۳۰/۰
عبداللہ بن عمرؓ	سلام اللہ صدیقی	۴/۰۰	۸/۰۰
عبداللہ بن عباسؓ	〃	۴/۰۰	۸/۰۰
دیدہ بینائے قوم (محمد علی جناحؒ)	محمد سلیم ضیا	۵/۰۰	۸/۰۰
آگ اور خون کا دریا	خلش ہمدانی	۱۲/۰۰	۱۶/۰۰

مصنفین اردو باتصویر زوار زیدی آرٹ پیپر ۸/-

اردو شاعروں کا البم باتصویر زوار زیدی آرٹ پیپر ۸/-

مانیں نہ مانیں — ڈیل کارنیگی — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰

اتنالیس بڑے آدمی — 〃 — ۱۰/۰۰ — ۱۴/۰۰

کامیاب لوگوں کی دلچسپ باتیں — 〃 — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰

ہر جی منہ — مجیب الرحمٰن شامی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰

ادب

بیاضِ مبارک، سید مبارک شاہ جیلانی
مرتبہ زوار حسین — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰

اردو کا بہترین انشائی ادب مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی — ۲۵/- — ۳۰/-

غبارِ خاطر (معہ شذرات) ابوالکلام آزاد — ۱۵/- — ۲۰/-

یادگارِ آزاد — 〃 — ۸/۰۰

مفہوم غالب — احسن علی خاں — ۲۰/۰۰ — ۲۵/-

مکاتیب شوق — مرتبہ عطش درانی — ۸/۰۰ — ۱۲/۰۰

شاعری

دیوان ولی انتخاب و مقدمہ محمد خاں اشرف مع
انتخاب حسرت موہانی — ۶/۰۰ — ۱۰/-

دیوان مصحفی — 〃 فراق گورکھپوری — 〃 — ۸/۰۰ — ۱۴/۰۰

دیوان آتش — 〃 ڈاکٹر وحید قریشی — 〃 〃 — ۱۰/۰۰

دیوانِ جرات — حسن عسکری — 〃 — ۱۰/۰۰ — ۱۴/-

دیوان فانی — مرتب ملک حسن اختر — ۶/۰۰ — ۱۰/-

انتخاب غالب — 〃 سید اختر عباس — ۱/۵۰

غالب دیاں غزلاں (پنجابی) پروفیسر ارشاد کلانچوی — ۴/۰۰ — ۸/-

نجوم و جواہر، جوش ملیح آبادی مصور — ۲۰/-

قبائے ساز — مصطفٰے زیدی — ۶/۰۰

خیمے کے آس پاس، رباعیات خیام کا اردو و انگریزی ترجمہ از میراجی — ۸/۰۰ — ۱۵/۰۰

دیوان غالب (اردو) مقدمہ ملک حسن اختر معہ انتخاب حسرت موہانی — ۶/- — ۱۰/-

کلیاتِ غالب (تحقیقی ایڈیشن) مرتبہ سید ذوالرحمٰن عابدی — ۵۰/- — ۱۰۰/-

لذت آوارگی (دیوان) اے ڈی اظہر — ۱۲/۰۰

سفر دی رات (پنجابی) منیر نیازی — ۴/۰۰ — ۸/۰۰

ذکر یار — عبدالحمید عدم — ۶/۰۰ — ۱۰/-

خزانہ حکمت — شمیم رجز — ۶/۰۰ — ۱۰/-

ٹوٹ بٹوٹ (نظمیں) غلام مصطفٰے تبسم — ۱۰/۰۰ — ۱۵/-

آٹھ غزل گو (تنقید و انتخاب) مرتبہ جاوید شاہین — ۸/- — ۱۲/۰۰

دریچۂ سحر — جاوید ہوشیارپوری — ۶/۰۰ — ۱۰/-

نشانِ راہ — عبدالحمید عدم — ۴/۰۰ — ۸/۰۰

زخم مسلسل کی ہری شاخ — جاوید شاہین — ۱۲/۰۰

ہنگورے — محمد شریف صابر — ۶/۰۰ — ۱۰/-

آتش سیال — عارف عبدالمتین — ۱۰/۰۰

ناول

علی پور کا ایلی — ممتاز مفتی — ۸۰/۰۰ — ۱۰۰/۰۰

میدان عمل — پریم چند مقدمہ خواجہ محمد زکریا — ۱۵/۰۰ — ۲۰/-

میرے بھی صنم خانے — قرۃ العین حیدر — ۱۵/۰۰ — ۲۰/-

ننگی دھرتی (مسز آئی لن چانگ) مترجم اشرف صبوحی — ۱۵/-

ٹام سائر کے کارنامے (مارک ٹوین) 〃 انصار ناصری — ۱۲/- — ۱۸/-

پتھر کا دیس — عادل رشید — ۱۲/۰۰ — ۱۶/۰۰

سہرے کے پھول — 〃 — ۱۰/۰۰ — ۱۴/۰۰

آہٹیں — 〃 — ۵/۰۰ — ۸/۰۰

صبوحی — 〃 — ۱۲/۰۰ — ۱۶/۰۰

شِپلا کے پھول — سید شبر حسین — ۸/۰۰

آندھی اور لڑکی — 〃 — ۱۴/۰۰

رات اندھیرا اور انسان — 〃 — ۱۵/۰۰

خون میں ڈوبے تو سحر دیکھی — خلش ہمدانی — ۱۵/۰۰

روتے دکھ کا ساگر — 〃 — ۱۵/۰۰ — ۲۰/۰۰

تنویر لہو کی — 〃 — ۱۰/۰۰ — ۱۵/۰۰

دل بھولتا نہیں — جعفر علی سید — ۶/۰۰ — ۱۰/-

والڈن (ہنری ڈیوڈ تھورو) مترجم حبیب اشعر — ۱۶/۰۰ — ۲۴/۰۰

انسان — ڈاکٹر صلاح الدین اکبر — ۲۰/۰۰

انسان اور شیطان — غازی محمد اسحاق — ۱۵/۰۰ — ۱۸/۰۰

مور کے پاؤں — نوید انجم — ۱۶/۰۰ — ۲۰/۰۰

اچھی اور معیاری کتابیں شائع کرنے والا ادارہ

مکتبہ میری لائبریری لاہور ۲

درخشاں جدید سلسلہ

میری لائبریری

معیاری اور سستی کتاب کا نشان

طبع ہو چکی ہیں

عجیب آدمی (ناول) عصمت چغتائی ۳/-
گفتگو اور تقریر کا فن ڈیل کارنیگی (نفسیات) ۳/-
میٹھے بول میں جادو ہے یا طلسمِ عمل (نفسیات) ۳/-
پرواز، شفیق الرحمٰن (مزاح) ۳/-
شیر شاہ سوری میاں عبدالرشید (سوانح) ۳/-
بیوٹی کلینک (آرائش جمال کیلئے) (شہناز بشیر) ۴/-
مسکرائیے اور زندگی بڑھائیے (جوزف کینیڈی) ۳/۵۰
سو بڑے شہر زاہد حسین انجم (معلومات) ۳/-
پریشان ہونا چھوڑئیے جینا شروع کیجئے } ڈیل کارنیگی (نفسیات) ۵/۵۰
خدا دیکھ رہا ہے مترجم عنایت اللہ (کہانی) ۳/-
ہاتھ بولتے ہیں (پامسٹری) آغا اشرف ۳/۵۰
معلومات کا انسائیکلو پیڈیا (چیزیں کیسے بنتی ہیں) } زاہد حسین انجم ۲/۵۰
دیدہ بنائے قوم محمد علی جناحؒ } محمد سلیم ضیاء ۲/-
معلومات کا انسائیکلو پیڈیا (روزمرہ سائنس) ۲/۵۰

عنقریب آپ کے ہاتھوں میں ہوں گی

حلال و حرام، قرآن کی روشنی میں عطاالرحمٰن پالوی
بیرم خاں (سوانح) کوثر چاندپوری
معلومات پاکستان (۲ حصے) زاہد حسین انجم
آپ کے خواب اور ان کے حل ایڈورڈ فرینک ایلین

آئندہ طبع ہوں گی

آزادی کے مجرم (سیاست) عارف بٹالوی
رہنمائے صحت آغا اشرف
شکار پا بہ رکاب کرنل کیسری سنگھ
میرے بھی صنم خانے قرۃ العین حیدر
اردو میں بہترین طنزیہ و مزاحیہ شاعری (پیروڈی) مرتب محمد حسن صدیقی
اردو میں بہترین شخصیت نگاری مرتب ڈاکٹر وحید قریشی
عکسِ اقبال، علامہ اقبال کی جملہ کتب کا نچوڑ (ایک ایک مقالے کی صورت میں)

اپنے شہر کے بکسٹال / ہاکر سے خریدیں

مکتبہ میری لائبریری، چوک اردو بازار، جلال ہسپتال بلڈنگ لاہور ۲